عمران سیریز ۱۲۰

ساجان سنٹر

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

://imranseriesbymazharkaleem.blogspot

چند باتیں

محترم قارئین ! سلام مسنون !
پاور لینڈ کے سلسلے کا نیا ناول "ساجان سنٹر" آپ کے ہاتھوں میں
جب میں نے پاور لینڈ پر ناول لکھنا شروع کیا تو میرا خیال تھا
ہانی زیادہ سے زیادہ دو حصوں میں اختتام پذیر ہو جائے گی لیکن
ڈ واقعی پاور لینڈ ثابت ہوا۔ اور پھر اس کہانی کا کینوس بڑھتا
مجھے بے حد خوشی ہے کہ میرے قارئین نے پاور لینڈ کے اس
بے حد پسند کیا ہے اور ان کا مسلسل اصرار بڑھ رہا ہے کہ
لینڈ کے سلسلے پر مزید کہانیاں لکھی جائیں تو اس سلسلے کی یہ نئی
حاضر ہے۔
ساجان سنٹر ایک ایسی کہانی ہے جس میں عمران اور اس کے
ساتھیوں کو شاید پہلی بار یہ احساس ہوا کہ ایسے مجرم بھی ہوتے ہیں جو
فاکی اور درندگی کے ساتھ ساتھ ذہانت میں بھی اپنی مثال آپ ہوں
چنانچہ اس کہانی میں پاور لینڈ کی چیئرمین لیڈی الشلے اور عمران کے
درمیان ذہانت اور درندگی کا ایسا مقابلہ سامنے آیا ہے کہ گذرنے
والا ہر لمحہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا حلقہ تنگ
سے تنگ کرتا چلا گیا۔ اور عمران کی بے پناہ ذہانت بھی لیڈی الشلے کے
پھیلائے ہوئے جال میں پھنس کر اپنی روشنی گنوا بیٹھی ہے۔ اور پھر
جہاں ذہانت جواب دے جائے وہاں آگے بڑھنے کا ہر راستہ مسدود ہو

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

689

عمران کا سر نیچے اور ٹانگیں اوپر تھیں اور وہ نجانے کتنی دیر سے اسی حالت میں قالین پر کھڑا تھا۔ یہ اس کی مخصوص ورزش تھی اور اس کی اپنی تحقیق کے مطابق یہ سب سے بہترین ورزش تھی ـــــ اس لئے وہ تقریباً روزانہ ہی یہ ورزش ضرور کرتا تھا۔ البتہ ورزش کا دورانیہ اس کی مصروفیت پر مبنی ہوتا تھا۔ اگر اُسے فرصت ہوتی تو وہ گھنٹوں اسی حالت میں کھڑا رہتا ـــــ اور مصروفیت ہوتی تو چند منٹ میں ہی ورزش ختم ہو جاتی لیکن اس کی بہرحال کوشش یہی ہوتی تھی کہ وہ یہ ورزش کرے ضرور۔

آج بھی اُسے ورزش کرتے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا اور اس کا پروگرام یہی تھا کہ کم از کم دو گھنٹے تک وہ یہ ورزش ضرور کرے گا کیونکہ آج کل فرصت کا دور دورہ تھا ـــــ اسی لمحے ایک سائیڈ پر رکھی میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان ——— ارے سلیمان —— دیکھو کس کی انگلیوں میں خارش اٹھی ہے" ——— عمران نے اسی حالت میں زور سے ہانک لگاتے ہوئے کہا۔

گھنٹی وقفے وقفے سے مسلسل بج رہی تھی۔ چند لمحوں بعد سلیمان کمرے میں داخل ہوا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"جی فرمائیے" ——— سلیمان کی آواز میں ہلکی سی جھنجلاہٹ تھی۔ اگر اُسے ایک تلخ سبق نہ ملا ہوا ہوتا تو قطعاً اس کا لہجہ اور آواز کچھ اور ہوتے لیکن ایک بار سر رحمان نے فون کیا تھا اور سلیمان نے حسب عادت رسیور اٹھا کر اپنی بھرپور الاپ دی ——— اور پھر اس کا جو نتیجہ نکلا وہ بس سلیمان ہی جانتا تھا اور تب سے وہ بے حد محتاط ہو گیا تھا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ سبق میں صرف اس کی جان بچ گئی تھی۔ اور اگر دوسری بار ایسا ہوا تو پھر اس کا خاتمہ بھی یقینی تھا۔

"عمران سے بات کراؤ ——— میں سلطان بول رہا ہوں" دوسری طرف سے سر سلطان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"جی بہتر" ——— سلیمان کا لہجہ مزید مؤدبانہ ہو گیا اور اس نے بڑی پھرتی سے ٹیلی فون سیٹ اٹھا کر عمران کے ساتھ رکھا اور رسیور اُسے پکڑا کر خود تیزی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے ہاتھ سے رسیور پکڑ لیا تھا۔

"الٹا عمران بول رہا ہوں جناب" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا سمجھ گیا۔ تم اپنی مخصوص ورزش کر رہے ہو گے۔ میرا خیال ہے اسی ورزش کی وجہ سے تمہاری کھوپڑی ہی الٹ گئی ہے۔"

سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہے تو اصلی ——— آپ کی طرح کسی بادشاہ کا سر تو لگتا نہیں پڑا" ——— عمران نے سر سلطان کے نام پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے۔ تم نے بادشاہ تو تسلیم کر لیا ورنہ اگر تم کسی حجام کا سر کہہ دیتے تو میں کیا کر لیتا" ——— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی ہمارے ہاں اتنی مروت تو بہرحال موجود ہی ہے کہ لوگ ماشکی کو بہشتی۔ نائی کو خلیفہ اور حجام کو سلطان۔ خیر چھوڑیئے۔ یہ بتائیے کیا آپ کا باورچی آج چھٹی پر ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس دیئے۔

"میرا باورچی چھٹی کر جاتے تو میں بہرحال تمہارے سلیمان پاشا کی مونگ کی دال کھانے سے فاقہ کر لینا زیادہ بہتر سمجھوں گا"

سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے —— پلیز آہستہ بولئے۔ اگر عالی جاہ سلیمان پاشا نے سن لیا تو کم از کم مجھے مسلسل نہیں تو آج فاقہ ضرور کرنا پڑ جائے گا" عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور سر سلطان کا قہقہہ ایک بار پھر عمران کے کانوں سے ٹکرایا۔

"آج آپ بار بار قہقہے لگا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے ملکہ عالم آج میکے تشریف لے جا چکی ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں ——— یہ بات نہیں۔ دراصل تم سے باتیں کرتے ہوئے خواہ مخواہ ہی قہقہے حلق سے نکل جاتے ہیں۔ بہرحال تم اپنی ورزش ختم کرو۔ اور فوراً میرے پاس پہنچو۔ میں نے تمہارے لئے بہترین ناشتے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کا آرڈر دے دیا ہے" ـــــ سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی یک لخت دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔

عمران زیر لب مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ سر سلطان نے جان بوجھ کر بغیر آگے بات سنے رسیور رکھ دیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے ان کی جان نہ چھوڑتا۔ بہرحال اب جانا ضروری ہو گیا تھا۔

"سلیمان ـــ ارے بھائی سلیمان ـــ آنا جلدی۔ پلیز" اچانک عمران نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے سلیمان بوکھلایا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا ـــ میں سمجھا شاید گردن پہ وزن زیادہ پڑ گیا ہے" سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گردن پہ نہیں قالین پہ وزن بڑھ گیا ہے۔ اور قالین پہ میرا سر ہے اور سر پہ گردن۔ اس لئے مسئلہ واقعی یہی ہے۔ تم یہ ٹیلی فون اٹھا کر میز پہ رکھو تاکہ وزن کم ہو جائے اور میں ذرا الٹا بھی ہو کر دیکھوں کہ تم کیسے لگتے ہو۔ سیدھے کھڑے کھڑے میرا تو سر بھی دکھ گیا ہے" عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

اور سلیمان نے مسکراتے ہوئے ٹیلی فون سیٹ اٹھا کر واپس میز پر رکھا اور اس پہ رسیور رکھ کر واپس مڑ گیا۔ دوسرے لمحے عمران قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا ـــ اس کا چہرہ خون کی زیادتی سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ وہ چند لمحے کھڑا لمبے لمبے سانس لیتا رہا پھر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ابھی وہ باتھ روم میں ہی تھا کہ سلیمان نے سنٹرل ٹیبل پہ ناشتہ لگا دیا۔ جب عمران غسل کر کے اور لباس بدل کر باہر آیا تو میز پہ ناشتہ موجود تھا۔

"اب سلیمان کا ناشتہ تو بہرحال نہیں چھوڑا جا سکتا۔ یہ تو اسراف میں شامل ہے اور اسراف تو اللہ تعالےٰ کو بھی پسند نہیں" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور صوفے پہ بیٹھ کر تیزی سے ناشتے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی اس نے ناشتہ ختم بھی نہ کیا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اس بار عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"غخ غخ ـــ غاؤں غاؤں" ـــ عمران نے منہ میں انڈہ ہونے کی وجہ سے عجیب و غریب آوازیں نکالیں۔

"بڑا مشکل نام رکھ لیا ہے تم نے اپنا۔ غخ غخ غاؤں غاؤں۔ اس سے تو بہتر تھا چیاؤں چیاؤں ہی رکھ لیتے" ـــ دوسری طرف سے ایک بار پھر سر سلطان کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ واقعی آج ضرورت سے زیادہ خوشگوار موڈ میں تھے۔

"اب میں اتنا بھی غیر سعادت مند نہیں ہوں کہ بزرگوں کے نام رکھ لوں" ـــ عمران نے انڈہ حلق سے نیچے اتارتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــ اچھا اچھا ـــ تو سر رحمان نے اپنا نام چیاؤں چیاؤں رکھ لیا ہے۔ واہ بہت خوب نام ہے ـــ سر چیاؤں چیاؤں" سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار اپنے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ سر سلطان کا جوابی حملہ واقعی انتہائی زوردار تھا۔ اور عمران کی فطرت تھی کہ وہ اپنے کاٹ دار فقروں کے ساتھ ساتھ جوابی

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کاٹ دار فقرے سے بھی اتنا ہی محظوظ ہوتا تھا۔

"آج کا دن شاید آپ کے نام لکھ دیا گیا ہے۔ آج آپ ماشاءاللہ اُسی طرح چہک رہے ہیں جیسے شادی سے پہلے۔ کہیں کل آپ کی شادی کی سالگرہ تو نہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور سر سلطان ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گئے۔

"تمہاری آواز بتا رہی ہے کہ تم ناشتہ کر رہے تھے حالانکہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ فوراً آؤ میں ناشتے پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ انتہائی ضروری بات کرنی تھی۔ اس کے بعد میں نے ایک اہم میٹنگ میں جانا ہے" ——— سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں ناشتہ نہیں صرف ناشتے کی ریہرسل کر رہا تھا ابھی آ رہا ہوں" عمران نے جواب دیا۔

"جلدی آؤ" ——— سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران نے رومال سے منہ صاف کیا اور پھر اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار سر سلطان کی رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی ——— وہ سوچ رہا تھا کہ آخر سر سلطان کو بیٹھے بٹھائے ایسی کون سی ایمرجنسی پڑ گئی ہے۔ لیکن کوئی بات بظاہر سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ یہی سوچتا ہوا وہ سر سلطان کی کوٹھی میں پہنچ گیا۔ ملازم شاید اُسی کے انتظار میں برآمدے میں کھڑا تھا ——— عمران کے کار روکتے ہی وہ تیزی سے اس کے قریب آیا۔

"آئیے جناب ——— صاحب آپ کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں" ——— ملازم نے کہا۔

"ارے آخر ہوا کیا۔ تمہارے صاحب کو کیا بدہضمی تو نہیں ہو گئی۔ اور وہ مجھے بطور چورن استعمال کرنا چاہتے ہوں" ——— عمران نے حیرت سے کہا۔

"نہیں جناب ——— ایک مہمان آئے ہوتے ہیں کوئی غیر ملکی صاحب ہیں اور ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے" ——— ملازم نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"مہمان غیر ملکی ——— اچھا کمال ہے سر سلطان نے تو مجھے بتایا ہی نہیں سارے یہ بتاؤ عورت ہے یا مرد" ——— عمران نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

"عورت ہے جناب" ——— ملازم نے دانت نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ——— یہ بات ہے۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر آج تمہارے صاحب کا موڈ اتنا خوشگوار کیوں ہے" ——— عمران نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اب اُسے بات کی سمجھ آ گئی ہو۔

چند لمحوں بعد وہ ڈائننگ روم کے دروازے پر موجود تھا۔

"آؤ آؤ عمران۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ جلدی کرو" سر سلطان نے اُسے دروازے پر دیکھتے ہی بے چین لہجے میں کہا۔

"عجیب بات ہے اتنی عمر کے باوجود جذبات ٹھنڈے نہیں ہو سکتے تو ناشتہ کیسے ٹھنڈا ہو سکتا ہے۔ بہرحال السلام علیکم" ——— عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے اردو میں کہا۔ کیونکہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی خوب صورت عورت کو وہ دیکھ چکا تھا۔ شکل و صورت سے وہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ایکریمین ہی لگتی تھی۔

"بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہماری مہمان مس برٹ ہیں۔ ایکریمیا سے ان کا تعلق ہے اور مس برٹ یہ ہے علی عمران سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی" ــــ سر سلطان نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ہاؤ گلیڈ ٹو میٹ یو" ــــ مس برٹ نے بڑے خوشدلانہ انداز میں اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مس برسٹ" ــــ عمران نے چہرے پر مکمل حماقت کا نقاب چڑھاتے ہوئے جواب دیا۔

"آئی ایم ناٹ برسٹ بٹ برٹ" ــــ مس برٹ نے اپنے نام کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ خوب صورت نام ہے بٹ برٹ۔ ہمارے ہاں بھی ایسے نام ہوتے ہیں لیکن وہ بٹ آخر میں لگاتے ہیں۔ لیکن بہرحال ایکریمیا ہم سے زیادہ ترقی یافتہ ہے اس لئے بٹ پہلے پہنچ گیا ہو گا" عمران کی بکواس شروع ہو گئی۔

اور مس برٹ حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ جس سے مل رہی ہے وہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی ہے۔

"مس برٹ ــــ میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ فضول باتیں کرنا اس کی فطرت بن چکی ہے۔ اس لئے اس طرف دھیان نہ دیں۔ بہرحال ناشتہ شروع کیجئے بعد میں باتیں کرتے رہیں گے۔"

سر سلطان نے مس برٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی ناشتے کا آغاز کر دیا۔ انہیں شاید ضرورت سے کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔ مس برٹ اور سر سلطان تو ناشتے میں مصروف ہو گئے جب کہ عمران صرف چیزوں کو اٹھا کر سونگھتا اور پھر برا سا منہ بنا کر رکھ دیتا۔ ظاہر ہے ناشتہ تو وہ کر چکا تھا۔

"ڈسمس۔ ایک دم ڈسمس" ــــ اچانک عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مس برٹ اس کی بات سن کر چونک پڑی۔

"کیا مطلب" ــــ مس برٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ڈسمس کا مطلب مجھ سے زیادہ سر سلطان بتا سکیں گے۔ ہمارے ہاں بڑے افسران کو صرف یہی لفظ سکھایا جاتا ہے۔ کہ وہ بس اپنے ماتحتوں کو ڈسمس کرتے رہیں اور سر سلطان بھی بڑے افسر ہیں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ ناشتہ کر آیا ہے اور اب بیٹھا منہ بنا رہا ہے اور میرے باورچی کو ڈسمس کر رہا ہے" ــــ سر سلطان نے مسکرا کر مس برٹ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور مس برٹ نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا۔

"واہ ــــ واقعی عورت کی موجودگی بڑے بڑوں کو عقلمند بنا دیتی ہے" ــــ عمران نے کہا اور سر سلطان اس بار جھینپ گئے۔

ناشتہ ہو چکا تھا۔ سر سلطان نے ملازم کو بلا کر سامان لے جانے کے لئے کہا۔

"اچھا مس برٹ ــــ میں نے ایک اہم میٹنگ میں جانا ہے۔ آپ عمران سے بات کر لیں۔ اگر اس نے وعدہ کر لیا تو سمجھ لیں کہ پاکیشیا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سیکرٹ سروس کے چیف نے وعدہ کر لیا"۔۔۔۔ سرسلطان نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اس بار عمران حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔۔۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ ڈیڈی کو اطلاع دینے تو نہیں جا رہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"سنو عمران۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میں نے انتہائی اہم میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے اور صرف چند منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ مس برٹ ایکریمین ڈیفنس سیکرٹری کی خصوصی نمائندہ ہیں۔ اور کسی اہم مسئلے پر ایکسٹو سے کوئی بات کر کے وعدہ لینا چاہتی ہیں۔ ڈیفنس سیکرٹری مسٹر راجر نے مجھ سے فون پر براہ راست بات کی تھی۔۔۔ میں نے وہ بات جاننے کی کوشش کی لیکن ان کا اصرار ہے کہ وہ بات صرف ایکسٹو یا اس کے نمائندے کو ہی بتائی جا سکتی ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں ناشتے پر بلا لیا۔ اس لئے اب تم باتیں کرو اور مجھے اجازت دو"۔۔۔۔ سرسلطان نے مختصر لفظوں میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتے باہر کی طرف لپک پڑے۔ عمران سمجھ گیا کہ سرسلطان کی میٹنگ اتنی اہم نہیں جتنی وہ بتا رہے ہیں وہ دراصل اس بات پر غصہ کھا گئے ہیں کہ انہیں رازدار کیوں نہیں بنایا گیا۔ انکار وہ اس لئے نہیں کر سکتے تھے کہ بہرحال ایکریمیا کے ساتھ سفارتی تعلقات میں رخنہ اندازی بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی۔

"ہاں تو مس برسٹ اوہ سوری برٹ۔ فرمایئے۔ مسٹر راجر کے کون سے کان میں تکلیف ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کان میں تکلیف۔۔۔ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں"۔۔۔۔ مس برٹ نے اس بار ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے کوئی بات ان کے کان میں پڑی ہو گی۔ اور انہیں تکلیف ہوئی ہو گی۔ اس لئے انہوں نے آپ کو یہاں بھیجا ہے۔ کون سے کان سے مطلب ہے دایاں کان ہے تو پھر اس بات کا تعلق ایکریمین بلاک کے کسی ملک سے ہو گا اور بائیں کان کا مطلب ہے کہ سوشلسٹ ممالک کا مسئلہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں باقاعدہ فلسفہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

اور مس برٹ یوں حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اسے واقعی یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ کس سے بات کر رہی ہے۔

"کیا باتیں اسی ڈائننگ ٹیبل پر ہی کرنی ہوں گی۔ میری تو سمجھ میں نہیں آ رہی کہ یہ کیسا ملک ہے۔ میں انتہائی اہم اور نازک مشن پر آئی ہوں۔۔۔ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اور آپ لوگ مجھے اس طرح ڈیل کر رہے ہیں جیسے میں یہاں سیاحت کے لئے آئی ہوں" مس برٹ نے قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کو بڑی ڈائننگ ٹیبل پسند نہیں تو چھوٹی ڈائننگ ٹیبل پر چل بیٹھتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چھوٹی ڈائننگ ٹیبل۔۔۔ آخر آپ کیسی باتیں کرتے ہیں" مس برٹ اس بار واقعی جھنجلا اٹھی۔

"ایک تو آپ بڑی جلدی ناراض ہو جاتی ہیں۔ اور مجھے بار بار مطلب سمجھانا پڑتا ہے۔ دیکھئے ہوٹل میں چل کر بات کریں گے تو وہاں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

چھوٹی ٹیل ہوگی بہرحال آتی وہ بھی کھانے پینے کے کام ہی ہے۔ بس اتنی سی بات ہے۔ بہرحال آئیے ادھر ڈائننگ روم میں بیٹھتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور مس برٹ بھی عمران کی بات سن کر اس بار مسکرا دی۔ شاید بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

"ہاں اب فرمایئے"۔۔۔ اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا کیونکہ مس برٹ کی باتیں سن کر اُسے بھی اکتاہٹ سی ہونے لگی تھی۔

"یہ خط دیکھیے"۔۔۔ مس برٹ نے ہینڈ بیگ سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

عمران نے ایک نظر لفافے کو دیکھا۔ اور پھر اُسے ایک طرف سے کھول کر اس میں موجود کاغذ باہر کھینچ لیا۔ یہ سرکاری پیڈ تھا۔ جس پر سیکرٹری ڈیفنس مسٹر باجر کے دستخط اور سرکاری مہر موجود تھی۔ اس پر ایکسٹو کے نام پیغام درج تھا جو کچھ یوں تھا۔

مسٹر ایکسٹو چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ میں بحیثیت سیکرٹری دفاع حکومت ایکریمیا آپ سے ایک اہم معاملے میں درخواست کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔ کچھ روز قبل ہمیں ایک خفیہ اطلاع ملی کہ ہمارے ملک کے شمال مشرق میں واقع ایک صحرا کے اندر ایک خوف ناک دفاعی ہتھیار کا تجربہ کیا گیا ہے۔ ہم نے تحقیقات کیں تو پتہ چلا کہ واقعی یہ خوف ناک دفاعی ہتھیار ہے ۔۔۔ لیکن اس کا تعلق حکومت ایکریمیا سے نہیں ہے۔ چنانچہ ہماری ایجنسیوں نے تحقیقات کیں تو ایسی اطلاعات سامنے آئیں جس نے حکومت ایکریمیا

کو چونکا دیا ہے۔ اس ہتھیار کا تجربہ ایک مجرم تنظیم کی طرف سے کیا گیا ہے جسے پاورلینڈ کہا جاتا ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں مزید تحقیقات کیں تو پتہ چلا کہ پاورلینڈ انتہائی خوف ناک مجرم تنظیم ہے۔ جو پوری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہی ہے ۔۔۔ لیکن ہماری سرتوڑ کوششوں کے باوجود ہمیں اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہو سکا البتہ ایسی حتمی اطلاعات ملی ہیں جن سے پتہ چلا ہے کہ کہیں ایک ایسا ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے جس سے پوری دنیا کے انسانوں کے ذہنوں کو ایک لمحے میں کنٹرول کیا جا سکے گا ۔۔۔ ہم نے اس سلسلہ میں حکومت روسیاہ سے رابطہ قائم کیا۔ ہمارا خیال تھا کہ شاید پاورلینڈ کا تعلق روسیاہ سے ہو۔ لیکن روسیاہ والے بھی اس سے لاعلم نکلے ۔۔۔ بلکہ انہیں بھی ایسی اطلاعات ملی تھیں اور وہ بھی تحقیقات کر رہے تھے۔ یہ انتہائی نازک اور اہم صورت حال تھی۔ پھر ہمیں پتہ چلا کہ پاورلینڈ والوں کا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو چکا ہے۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس سلسلہ میں کچھ کامیابیاں بھی حاصل کی ہیں ۔۔۔ چنانچہ ایکریمیا کے صدر کے نوٹس میں جب یہ بات آئی۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس سلسلہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے خفیہ طور پر رابطہ قائم کیا جائے۔ اور اگر وہ پاورلینڈ کے خلاف کام کرنے پر رضامند ہوں تو انہیں حکومت ایکریمیا نہ صرف ہر قسم کی امداد دینے پر تیار ہے ۔۔۔ بلکہ اگر جناب ایکسٹو چاہیں تو بین الاقوامی سطح پر کوئی ٹیم بھی آرگنائز کی جا سکتی ہے جسے مسٹر ایکسٹو لیڈ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ان کی ہدایت پر مس برٹ کو آپ کے پاس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ آپ کے جوابی خیالات سے جناب صدر کو مطلع کیا جا سکے" ۔۔۔ عمران نے خط پڑھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کو علم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے مس برٹ سے پوچھا۔

"جی ہاں ۔۔۔ اسے میں نے ہی ٹائپ کیا ہے۔ میں سٹر راجر کی خصوصی نمائندہ ہوں" ۔۔۔ مس برٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر جا کر مسٹر راجر سے کہہ دیجئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس حکومت ایکریمیا کی ملازم نہیں ہے کہ ان کی کال پر دوڑ پڑے۔ باقی رہا پاور لینڈ کا مسئلہ تو انہیں کہیں کہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہم ان کی برتری کو پاور لینڈ ختم نہیں کر سکے گا" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور خط واپس مس برٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ انہیں بھی یہی امید تھی۔ تھینک یو۔ اب آپ پلیز مجھے سر سلطان کے دفتر ڈراپ کر دیجئے۔ اب باقی باتیں ان سے ہوں گی" ۔۔۔ مس برٹ نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آیئے۔ تشریف لایئے" ۔۔۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ملازم کو کہہ کر عمران مس برٹ سمیت باہر پورچ میں آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار سر سلطان کی کوٹھی سے نکل کر سڑک پر دوڑنے لگی ۔۔۔ عمران خلافِ توقع سنجیدہ بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے مس برٹ کو دفتر میں چھوڑا اور کار لے کر واپس اپنے فلیٹ جانے کی

نے تو اس سلسلے میں خاص طور پر درخواست کی ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق اس سے بہتر آفر ممکن ہی نہیں" ۔۔۔ سر سلطان نے اسے بزرگانہ انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ اور صدر مملکت ٹیم لے کر چلے جائیں اور جا کر پاور لینڈ کو تباہ کر آئیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ اور یہ بھی سن لیں کہ آئندہ اس سلسلے میں کم از کم مجھ سے آپ بات نہیں کریں گے۔ گڈ بائی" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ ۔۔۔ یہ امیر ملک سمجھتے ہیں کہ لالچ دے کر ہم ہر ایک کو خرید سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سامنے میز پر رکھی ہوئی اپنی نئی ایجاد کو مشینوں کی مدد سے چیک کرنے میں مصروف ہو گیا۔ چونکہ وہ سارا دن لیبارٹری میں گزارتا تھا۔ اس لئے اس نے فون بھی یہیں رکھا ہوا تھا۔

لیکن چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے ہونٹ بھینچے اور رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران کا لہجہ عام حالات سے کچھ زیادہ ہی سخت تھا۔

"عمران ۔۔۔ صدر مملکت تم سے براہِ راست بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان سے لائن کنکٹ کر رہا ہوں۔ تم خود بات کر لو"

سر سلطان کی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"بات کرائیں" ـــــ عمران نے بھی اُسی طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو" ـــــ چند لمحوں بعد رسیور پر صدر مملکت کی باوقار آواز ابھری۔

"ایکسٹو سپیکنگ" ـــــ عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"مسٹر ایکسٹو۔ ابھی سر سلطان نے مجھے بتایا ہے کہ آپ پاورلینڈ کے خلاف ایکریمیا کی اس قدر فائدہ مند آفرز کے باوجود کام کرنے پر تیار نہیں ہیں" ـــــ صدر مملکت کا لہجہ ایسا تھا جیسے انہیں سر سلطان کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔

"انہوں نے آپ کو درست رپورٹ دی ہے" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ مسٹر ایکسٹو ـــــ آپ نے شاید ان آفرز پر غور نہیں کیا پاکیشیا کے لئے یہ انتہائی سود مند آفرز ہیں۔ ویسے بھی سر سلطان نے مجھے بتایا ہے کہ آپ پاورلینڈ کے خلاف کام کرتے رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ان آفرز کو رد کر دینا عقلمندی تو نہیں ہو سکتی" صدر مملکت کے لہجے میں ہلکی سی ناگواری کا تاثر بھی موجود تھا۔

"سوری جناب صدر ـــــ ایکسٹو کسی لالچ اور دباؤ کے تحت کام نہیں کر سکتا۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔ باقی رہی پاورلینڈ کی بات۔ تو ہو سکتا ہے کوئی وقت ایسا آجائے کہ میں پاورلینڈ کے ـــــ عمران نے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"لیکن ...... " ـــــ صدر مملکت نے احتجاجاً کچھ کہنا چاہا۔

"لیکن ویکن کی گنجائش نہیں ہے۔ جب میں نے کہہ دیا کہ یہ میرا آخری فیصلہ ہے تو اسے آخری ہی سمجھا جائے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں صدر مملکت کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

اور صدر مملکت نے چند لمحوں تک کوئی جواب نہ دیا۔ شاید اس طرح کا جواب انہوں نے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔

"مسٹر ایکسٹو ـــــ میں پاکیشیا کے مفادات کا نگہبان ہوں۔ اس لئے میں آپ کو حکم بھی دے سکتا ہوں" ـــــ صدر مملکت نے اس بار واضح طور پر تلخ لہجے میں کہا۔

"میں آئینی طور پر آپ کے احکامات کے تابع نہیں ہوں جناب صدر۔ آپ سر سلطان کو حکم دے سکتے ہیں کیونکہ وہ آپ کے تابع ہیں مجھے نہیں ـــــ اور آئندہ کے لئے یہ بات خاص طور پر نوٹ کر لیں کہ ایکسٹو حکم ماننا نہیں بلکہ حکم دینا جانتا ہے۔ گڈ بائی" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور کریڈل پر پٹخ دیا حالانکہ یہ بات بھی پروٹوکول کے خلاف تھی کہ صدر مملکت جب تک بات ختم نہ کریں مقابل اپنی طرف سے سلسلہ ختم نہ کر سکتا تھا ـــــ لیکن عمران عمران ہی تھا وہ بھلا ایسے پروٹوکول کی کہاں پرواہ کر سکتا تھا وہ رسیور رکھ کر ایک بار پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یہ تو بھوت بن کر چمٹ ہی گئے ہیں" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"ایکسٹو" ــــ عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"جناب ایکسٹو صاحب ــــ میں حکومت پاکیشیا کا ایک ادنیٰ سا ملازم آپ سے گفتگو کرنے کی گستاخی کر رہا ہوں۔ میرا نام سلطان ہے اور میں وزارت خارجہ کا سیکرٹری ہوں۔ صدر مملکت نے مجبوراً حکومت ایکریمیا کی آفر قبول کرنے سے معذرت کر لی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں" ــــ دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی طنزیہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران ان کا یہ انداز دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن وزارت خارجہ کے سیکرٹری بے سر کے کیسے ہو سکتے ہیں۔ پہلے تو سر سلطان ہوتے تھے۔ کیا اب سر کو آپ نے ڈرائی کلیننگ کے لئے بھیجا ہوا ہے" ــــ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ ملک کی بہت بڑی شخصیت ہیں آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ آپ ایک ادنیٰ سے ملازم کے ساتھ ایسی گفتگو فرمائیں" سر سلطان واقعی سخت ناراض تھے۔

"سر سلطان۔ آپ میری طبیعت سے اچھی طرح واقف ہیں اس کے باوجود آپ ناراض ہو رہے ہیں۔ آپ کو علم ہے کہ میں لالچ میں آ کر کبھی کام نہیں کرتا ــــ جہاں تک پاکیشیا کے مفادات کا تعلق ہے۔ آپ حکم کریں تو میں کہیں سے کوئی بڑا خزانہ ڈھونڈ کر آپ کے قدموں میں ڈھیر کر سکتا ہوں۔ جدید ترین طیارے اغوا کر کے آپ کے حوالے کر سکتا ہوں۔ لیکن سودے بازی میرے بس سے باہر ہے۔

ایکریمیا والے سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی آفرز سے جسے چاہیں خرید سکتے ہیں، لیکن وہ ایکسٹو کو نہیں خرید سکتے۔ کبھی نہیں خرید سکتے" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے بیٹے۔ لیکن میں جس سیٹ پہ کام کر رہا ہوں وہاں بیٹھ کر مجھے یہ آفرز بے حد فائدہ مند نظر آتی ہیں۔ بہرحال تم نے اچھا کیا کہ انہیں جواب دے دیا ــــ واقعی یہ لوگ ہم سے سوداگری کرتے ہیں۔ یہ ہمیں بکاؤ مال سمجھتے ہیں۔ اب میرا ذہن صاف ہو گیا ہے اور تم فکر نہ کرو میں صدر مملکت کو سمجھا لوں گا۔ بے غیرت بن کر پیٹ بھرنے سے غیرت مند بھوکا زیادہ بہتر ہے" ــــ سر سلطان نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ خدایا شکر ہے۔ واقعی تو چاہے تو ادنیٰ ملازم کو اعلیٰ بنا دے اب تو آپ اعلیٰ ملازم ہیں اس لئے ذرا اپنا نام تو بتائیں تاکہ مجھے یقین آ جائے کہ سر واپس آ گیا ہے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا اب مذاق نہ اڑاؤ۔ خدا حافظ" ــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی سلسلہ ختم ہو گیا۔

"ان بوڑھوں کو سمجھانا واقعی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے" عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک تھی۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کمرے پر موت کا سا سکوت طاری تھا۔ کمرے کے وسط میں[1] ہارکر پڑا اکھڑے اکھڑے سانس لے رہا تھا۔ ریڑھ کی ہڈی سمیت اس کی ٹانگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں ــــ چہرہ خاصی حد تک مسخ ہو چکا تھا۔ نیم دائرے میں رکھی ہوئی تین کرسیوں پر لیڈی ایشلے۔ ترمذی اور ہنری ہیکم بت بنے بیٹھے تھے۔ لیڈی ایشلے کے ہاتھ میں عمران کا بھیجا ہوا رقعہ تھا ــــ جس میں اس نے پاور لینڈ اور لیڈی ایشلے کا دل کھول کر مذاق اڑایا تھا۔

"میرے خیال میں ہم تینوں کو اب خودکشی کر لینی چاہیئے۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں" ــــ لیڈی ایشلے اچانک پھٹ پڑی۔

"خودکشی کیوں ــــ ہم پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے ہیں۔ سنو بیگم۔ اب تک تم اور ہنری اس مسئلے سے نمٹتے رہے ہو۔

[1] اس کے لئے انتہائی دلچسپ کتاب پڑھیئے "ایجنٹ فرام پاور لینڈ"۔

اور تمہاری کوششوں کا یہ حشر ہوا ہے۔ وجہ یہ کہ تم ایک آدمی کے پیچھے بھاگتے رہے ہو۔ جب کہ میرا طریقہ کار اور ہے۔ پاکیشیا کے دارالحکومت کو اگر بموں اور میزائلوں سے اڑا دیا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ چند لاکھ ایشیائی کیڑے مر جائیں گے ــــ اور ان میں یہ کیڑا بھی لازماً مرے گا جسے تم عمران کا نام دیتے ہو"

ترمذی نے انتہائی اشتعال آمیز لہجے میں کہا۔

"یہ ضروری نہیں کہ چند لاکھ افراد کے ساتھ عمران بھی مر جائے"

ہنری نے بھی زبان کھولی۔

"کیسے ضروری نہیں۔ جب وہ دارالحکومت میں ہو گا تو لازماً مرے گا۔ جب پورے دارالحکومت پر قیامت ٹوٹ پڑے گی تو پھر وہ اس قیامت سے کیسے بچ سکے گا" ــــ ترمذی نے ابلتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ اب عمران تو کیا اس کے ساتھ اس کے لاکھوں ہم وطنوں کو بھی مرنا چاہیئے۔ بس ٹھیک ہے۔ یہی پاور لینڈ کا فیصلہ ہے ــــ ترمذی۔ تم ان کاموں میں ماہر ہو۔ پاکیشیا کے دارالحکومت پر قیامت توڑ دو۔ اس پورے شہر کو صفحہ ہستی سے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دو۔ تاکہ پوری دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ پاور لینڈ کا قہر کسے کہتے ہیں" ــــ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے جواب دیا۔

"جب آپ دونوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے تو ٹھیک ہے میں آپ کے ساتھ ہوں" ــــ ہنری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

جواب دیا۔

اور لیڈی ایشلے کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ وہ تصور ہی تصور میں پاکیشیا کے دارالحکومت کو نیست و نابود ہوتا دیکھ رہی تھی۔

"ریڈ پاور ——— ٹھیک ہے ریڈ پاور استعمال کی جائے گی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ریڈ پاور کے مقابلہ میں آکر پاکیشیا کا دارالحکومت کتنے لمحات زندہ رہ سکتا ہے" ——— ترمذی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر ترمذی ——— ریڈ پاور اتنی دور سے تو فائر نہیں کی جا سکتی اس کے لئے تو اسے دارالحکومت کے اندر نصب کرنا ہوگا" ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ اس کے نصب ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔ اور میں خود اس مشن کی نگرانی کروں گا۔ تم جانتے ہو کہ ریڈ پاور کیا ہے۔ ریڈ پاور ایٹم بم سے بھی زیادہ خوفناک طاقت ہے ——— بلکہ اس کی طاقت دس ہائیڈروجن بموں کی مجموعی طاقت سے بھی زیادہ بنتی ہے اور ریڈ پاور کے کامیاب فائر کے بعد پاکیشیا کا دارالحکومت مکمل طور پر نہ صرف راکھ کا ڈھیر بن جائے گا بلکہ آئندہ پچاس سال تک یہاں گھاس کا تنکا بھی پیدا نہ ہو سکے گا" ——— ترمذی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھئے مسٹر ترمذی ——— آپ جذباتی انداز میں سوچ رہے ہیں۔ لیڈی ایشلے ریڈ پاور کے متعلق تفصیلات نہیں جانتیں۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ ریڈ پاور کوئی بم نہیں ہے کہ ہم یہاں اپنی لیبارٹری سے

اسے اٹھا کر پاکیشیا لے جائیں گے اور وہاں جا کر لانچر کے ذریعے اسے دارالحکومت پر داغ دیں گے۔ بلکہ ریڈ پاور ایک ایسی قوت ہے جو مرکز سے ابھر کر لہروں کی صورت میں چاروں طرف پھیلتی چلی جاتی ہے ——— اور اس قوت کو فوری طور پر تیار کر کے فوری طور پر فائر کر دیا جاتا ہے۔ یہ سٹاک نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ایک کافی بڑی اور قیمتی زمین دوز لیبارٹری چاہیئے۔ اور لیبارٹری کے تنصیب کے بعد پاور لینڈ کے ماہرین وہاں اسے دن رات لگا کر تیار کریں جتنی جلدی بھی کی جائے۔ تب بھی اس کی تیاری میں بہرحال دس بارہ دن تو لگ ہی جائیں گے ——— اس کے بعد اس کے فائر کا نمبر آئے گا۔ جب کہ اس رقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عمران کسی بھی وقت دارالحکومت سے ہمارے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے چل سکتا ہے۔ اور اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ وہ وہیں ہوگا تو جس قسم کا وہ آدمی ہے۔ اس نے لیبارٹری کی لازماً سونگھ لینی ہے ——— اور پھر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لے کر لیبارٹری پر ٹوٹ پڑے گا۔ اور نتیجہ یہ کہ ہماری یہ قیمتی ایجاد اس کے ہاتھ لگ جائے گی اور ہمارے پاس سوائے بے بسی سے ہاتھ ملنے کے اور کچھ باقی نہ رہے گا" ——— ہنری نے کہا۔

"ہنری ——— جب ڈائریکٹروں کی اکثریت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ پاکیشیا دارالحکومت پر ریڈ پاور کو فائر ہونا ہے تو یہ فیصلہ قطعی ہے اس پر لازماً عملدرآمد ہوگا۔ میں اب نہ صرف عمران بلکہ اس کے ملک اور شہر کے لاکھوں افراد سے بھی عبرت ناک انتقام لینا چاہتی ہوں۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اب پاکیشیا کے دارالحکومت کو ہر صورت میں راکھ کا ڈھیر بننا ہی ہوگا۔“ لیڈی اینشلے نے کرسی کے بازو پر زور سے مکا مارتے ہوئے کہا۔

”مسٹر ہنری ——— پاکیشیا میں لیبارٹری قائم کرنا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ ایکریمیا کے ایک دور دراز صحرا میں ہم بالکل چھوٹے پیمانے پر ریڈ یادر کا کامیاب تجربہ کر چکے ہیں۔ حکومت ایکریمیا اب تک اس سلسلے میں سر پٹختی پھر رہی ہے ——— میرے پاس مکمل مشینری موجود ہے۔ جسے آسانی سے پاکیشیا شفٹ کیا جا سکتا ہے۔ وہاں لوکیشن کے انتخاب سے لے کر لیبارٹری کی تیاری تک زیادہ سے زیادہ دو ہفتے لگیں گے اور اس کے بعد ریڈ یادر کے فائر تک ایک ہفتہ ——— کل تین ہفتوں کا مشن ہے۔ تین ہفتے اور پاکیشیا کا دارالحکومت راکھ کا ڈھیر بن جائے گا۔ اس میں موجود لاکھوں افراد دم توڑ دیں گے۔ اور اس طرح پاور لینڈ کا انتقام پورا ہو جائے گا۔“ ترمذی نے سرد لہجے میں کہا۔

”لیکن اگر تین ہفتوں کے دوران لیبارٹری کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دست برد سے بچایا جا سکا تو ———“ ہنری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم ضرورت سے زیادہ ہی اس سے مرعوب ہو ہنری۔ اور یہ پاور لینڈ کی توہین ہے۔ ٹھیک ہے ریڈ یادر کا مشن مکمل طور پر میں ہی انجام دوں گا۔ اور پھر تم دیکھنا کہ عمران کا کیا حشر ہوتا ہے ——— ترمذی نے آج تک عمران کو اہمیت ہی نہیں دی ورنہ عمران جیسے آدمی تو میرے جوتے کی خاک چاٹنا اپنے لئے فخر محسوس کرتے ہیں“ ——— ترمذی

نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ———“ ہنری نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

”اس کا کیا کرنا ہے“ ——— ہنری نے فرش پر پڑے ہوئے بے بس اور مفلوج بارکر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ترمذی کا ہاتھ جیب سے باہر آیا۔ اور دوسرے لمحے کٹک کی آواز کے ساتھ ہی گولی بارکر کے سینے میں گھس گئی ——— گولی ٹھیک دل پر پڑی تھی۔ اس لئے بارکر غریب تڑپ بھی نہ سکا۔

”یہ میرا خاص آدمی تھا۔ اور میں اس کا انتقام عمران اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے لاکھوں افراد سے لوں گا“ ——— ترمذی نے ریوالور واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور کمرے سے باہر آگیا۔

”مسٹر ترمذی ——— مجھے ایک بات یاد نہیں رہی جو کہ پاور لینڈ کے لئے انتہائی کمزوری تھی“ ——— ہنری نے اچانک رک کر کہا۔

”وہ کیا“ ——— ترمذی اور لیڈی اینشلے دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

”یہ انتہائی سیکرٹ مسئلہ ہے اس لئے میری درخواست ہے کہ سپیشل میٹنگ ہال میں بیٹھ کر اسے ڈسکس کیا جائے“ ——— ہنری نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے آؤ“ ——— ترمذی نے کہا۔

اور پھر وہ تینوں مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچ گئے۔ یہ ہال خصوصی انداز میں بنایا گیا تھا۔ یہاں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہونے والی بات چیت کسی بھی صورت میں باہر نہ جا سکتی تھی۔

"ہاں اب بتلائیے کیا مسئلہ ہے" ___ ترمذی نے سپیشل میٹنگ ہال کا حفاظتی نظام آن کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"لیڈی ایشلے کو علم ہے کہ عمران ٹرانسمٹ فیوز سے آگاہ ہو چکا ہے۔ اور اس کا ثبوت بھی ہمیں مل گیا ہے" ___ ہنری نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ فیوز تو تباہ کر دیا گیا تھا" ___ لیڈی ایشلے نے چونک کر کہا۔

"عمران کو صرف فارمولا چاہیئے تھا۔ بنا وہ خود لیتا ہے۔ اور ثبوت یہ کہ بارکر کے جسم میں عام فیوز نصب تھا۔ یعنی بارکر کسی پوائنٹ کی مدد سے پاورلینڈ میں داخل ہو سکتا تھا ___ لیکن آپ نے دیکھا کہ اسے عمران نے براہِ راست پاکیشیا سے پاورلینڈ میں ٹرانسمٹ کر دیا ہے ___ اس کا مطلب ہے کہ اس نے بارکر کے جسم سے عام ٹرانسمٹ فیوز نکالا۔ اور اسے آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز میں بدل کر بارکر کے جسم میں دوبارہ نصب کیا ___ اور تبدیلی مکمل طور پر کامیاب ہے۔ اس لئے بارکر یہاں پہنچ گیا" ___ ہنری نے کہا۔

اور لیڈی ایشلے اور ترمذی دونوں کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ ___ اوہ ___ ہم نے تو اس بات پر غور ہی نہیں کیا۔ اوہ ہنری۔ تم واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو" ___ لیڈی ایشلے نے

بے اختیار ہو کر کہا۔

"واقعی ہنری۔ میں تمہیں داد دیتا ہوں۔ تم ہم سے زیادہ ہوشیار ہو اور تمہاری بات درست ہے۔ یہ انتہائی سنگین مسئلہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران جب چاہے خود بھی اور اپنے ساتھیوں کو بھی لے کر براہِ راست پاورلینڈ میں داخل ہو سکتا ہے" ترمذی نے کہا۔

"جی ہاں ___ اور جہاں تک میں عمران کی نفسیات کو سمجھتا ہوں اس نے بارکر کو بھیجا بھی یہی جتانے کے لئے ہے کہ وہ ایسا کر سکتا ہے" ___ ہنری نے کہا۔

"لیکن اگر اس نے ایسا سوچا ہے تو پھر یہ اس کی حماقت ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم ہوشیار ہو جائیں گے" ___ لیڈی ایشلے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی عمران اور دوسرے افراد میں فرق ہے۔ عمران ہمیں ہوشیار کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس کا فلسفہ یہ ہے کہ آدمی کو پہلے سے ہوشیار کر دیا جائے تو پھر وہ بوکھلاہٹ میں غلطیاں کرتا ہے اور ان غلطیوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے" ___ ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا فوری مداوا ہونا چاہیئے" ___ ترمذی نے کہا۔

"میرے خیال میں اس کا اب ایک ہی حل ہے کہ ہم ٹرانسمٹ فیوز کا سسٹم بدل دیں" ___ لیڈی ایشلے نے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"ٹرانسمٹ فیوز کا سسٹم بدلنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمیں اپنی لیبارٹری کا حفاظتی سسٹم بدلنا پڑے گا۔ مطلب یہ کہ اگر عمران اس ٹرانسمٹ فیوز کے ذریعے یہاں پہنچنا چاہے تو وہ یہاں نہ پہنچ سکے"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ہاں بالکل ایسا ہی کرنا ہوگا اور فوری طور پر کرنا ہوگا۔ اس کا یہاں پہنچ جانا واقعی خطرناک ہوسکتا ہے اور ہم موجودہ حالات میں کوئی رسک نہیں لے سکتے"۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"لیکن اس سسٹم کو بدلنے پر تو طویل عرصہ لگے گا اور انتہائی کثیر سرمایہ بھی خرچ کرنا پڑے گا۔ تمام پیچیدہ مشینری بدلنی پڑے گی" لیڈی ایشلے نے پریشان لہجے میں کہا۔ اور ترمذی نے بھی سر ہلا دیا۔

"نہیں۔۔۔ اگر آپ اجازت دیں تو کچھ وقت کے لئے ایک نیا چکر چلایا جاسکتا ہے"۔۔۔ ہنری نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"وہ کیا"۔۔۔ لیڈی ایشلے اور ترمذی نے چونک کر پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ چار ہفتوں کے لئے ٹرانسمٹ فیوز کا رخ ہیڈ کوارٹر کی جگہ کسی اور طرف پھیرا جاسکتا ہے۔ مشینری میں وقتی طور پر ایسی تبدیلی کی جاسکتی ہے کہ ٹرانسمٹ فیوز کا مرکز بدل دیا جائے۔۔۔ مطلب یہ کہ عمران ٹرانسمٹ فیوز کی مدد سے جب یہاں پہنچنا چاہے تو وہ یہاں پہنچنے کی بجائے کسی بے آباد صحرا میں بھی پہنچ سکتا ہے۔ لیکن یہ تبدیلی وقتی ہوگی۔ چار ہفتے بعد مشینری خود بخود

واپس ایڈجسٹ ہو جائے گی۔ اور اس وقت کے دوران نہ کوئی ہیڈ کوارٹر سے جاسکے گا اور نہ واپس آسکے گا"۔۔۔ ہنری نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہوسکتا ہے تو بالکل ٹھیک ہے۔ ان چار ہفتوں کے دوران میں ریڈ پاور کو پاکیشیا میں ایڈجسٹ کر لوں گی۔ اور اگر عمران وہاں سے آیا بھی تو بھٹکتا پھرے گا"۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ ہم کوئی ٹیم بھیج کر عمران کو وہاں پاکیشیا میں ہی الجھا لیں"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"نہیں لیڈی ایشلے۔۔۔ اگر آپ واقعی انتقامی طور پر پاکیشیا کے دارالحکومت کو تباہ کرنا چاہتی ہیں تو اس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ عمران وہاں موجود نہ ہو"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"لیکن پھر اس انتقام کا فائدہ۔ بے گناہ افراد تو مر جائیں گے۔ لیکن ہمارا اصل دشمن عمران اور اس کے ساتھی تو پھر بھی بچ جائیں گے" لیڈی ایشلے نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تو ہوگا۔۔۔ آپ کو دو میں سے ایک منصوبہ منتخب کرنا ہوگا" ہنری نے کہا۔

"اس کا ایک اور حل میرے ذہن میں آرہا ہے۔ ریڈ پاور لیبارٹری ہم پاکیشیا میں بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ آج تک پاکیشیا میں ریڈ پاور کا کوئی مرکز نہیں بنایا گیا۔ حالانکہ وہ اہم جگہ ہے۔۔۔ اس دوران اگر عمران ٹرانسمٹ فیوز کے ذریعے ہیڈ کوارٹر آتا ہے تو

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہنری کے مطابق مشینری میں تبدیلی کر کے اُسے کسی ایسی جگہ پھنسایا جا سکتا ہے۔ جہاں وہ آسانی سے مارا جا سکے۔ اگر عمران مر جاتا ہے تو ہم اس لیبارٹری کو اپنے مرکز کے طور پر استعمال کرتے رہیں گے اور اگر وہ مرتا نہیں ہے اور بچ کر واپس اپنے ملک پہنچ جاتا ہے تو پھر وہاں اس کے پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی دارالحکومت پر ریڈ پاور فائر کر دیا جائے گا"۔۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"گڈ ۔۔۔ یہ تجویز بے حد اچھی ہے۔ اس طرح دونوں صورتوں میں عمران کا خاتمہ یقینی ہے اور ہمیں بھی ایک اہم مرکز بنانے کا موقع مل جائے گا"۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ہاں ایسا ہونا زیادہ فائدہ مند ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ عمران کو ہیڈ کوارٹر کی بجائے کہاں بھیجا جائے"۔۔۔۔ ہنری نے بھی ترمذی کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں اُسے کسی ایسے سنٹر تک پہنچایا جائے جہاں ہماری انتہائی طاقتور تنظیم پہلے سے موجود ہو۔ اور وہ تنظیم اس کا وہاں خاتمہ کر دے"۔۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ عمران کو ڈاج دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جہاں پہنچے۔ اس جگہ کی صورت حال ایسی ہو کہ وہ یہی سمجھے کہ وہ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا ہے۔ اگر اُسے ذرا بھی شک ہو گیا تو پھر نہ صرف وہ بچ نکلے گا بلکہ ہو سکتا ہے وہ اس تبدیلی کو بھی سمجھ جائے۔ اور اس کا کوئی حل نکال لے ۔۔۔ ہم مطمئن بیٹھے رہیں اور وہ یہاں ہمارے سروں پر چڑھ آئے"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"تو پھر تمہاری کیا تجویز ہے"۔۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"ساجان لینڈ کا پہاڑی سلسلہ اس مقصد کے لئے زیادہ مناسب رہے گا۔ اس پہاڑی سلسلے کے نیچے ہماری وسیع و عریض لیبارٹری بھی موجود ہے ۔۔۔ اب ہیڈ کوارٹر میں سپیشل لیبارٹری بننے کے بعد اس کی افادیت ہمارے لئے ایک عام لیبارٹری کی طرح ہو گئی ہے۔ وہاں ساجان سنٹر کی طاقتور اور با وسائل تنظیم بھی موجود ہے۔ جو آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں سے الجھ سکتی ہے ۔۔۔ اس لئے میرا خیال ہے ٹرانسمٹ فیونڈ کا مرکز بدل کر ساجان سنٹر کر دیا جائے اور جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچے تو پوری تنظیم اس پر ٹوٹ پڑے ۔۔۔ وہاں پہنچ کر ساجان سنٹر کی وجہ سے عمران یہی سمجھے گا کہ وہ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا ہے۔ اس دوران مسٹر ترمذی پاکیشیا میں اپنا منصوبہ بھی اطمینان سے مکمل کر لیں گے"۔ ہنری نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ یہ بہترین تجویز ہے۔ انتہائی بہترین۔ ساجان سنٹر میرا اپنا سنٹر ہے۔ میں وہاں خود وہ کر عمران کا آسانی سے خاتمہ کر سکوں گی۔ اس سے بھرپور انتقام لے سکوں گی"۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا تم ساجان سنٹر میں رہو گی"۔۔۔۔ ترمذی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ میرا پرانا علاقہ ہے۔ جتنا میں اس علاقے کو سمجھ سکتی ہوں اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ وہاں کی تنظیم بھی میری پرانی تنظیم کا اڈہ۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

چہرے پر حماقتیں پوری آب وتاب سے جلوہ گر تھیں۔ عمران جب مین گیٹ کے سامنے پہنچا تو دروازے پر کھڑے ہوئے دو باوردی دربانوں نے اُسے دیکھ کر منہ بنایا اور پھر ایک نے ہاتھ بڑھا کر اسے اندر جانے سے روک دیا۔

"آپ اندر نہیں جا سکتے جناب" ۔۔۔ دربان کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"کیوں ۔۔۔ کیا مردوں کا داخلہ ممنوع ہے" ۔۔۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"آج کے فنکشن کے لئے تھری پیس سوٹ اور ٹائی پہننا ضروری ہے بغیر سوٹ اور ٹائی کے آپ اندر نہیں جا سکتے" ۔۔۔ دربان نے اُسے بازو سے پکڑ کر ایک طرف ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ آنے جانے والوں کے لئے راستہ بنانا چاہتا تھا۔

"تم اندر جا سکتے ہو" ۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا

"ہاں ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔ دربان نے چونک کر پوچھا۔

"لیکن تم نے تو سوٹ اور ٹائی نہیں پہن رکھی" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں تو ملازم ہوں" ۔۔۔ دربان نے اکڑتے ہوئے جواب دیا

"کس کے ملازم ہو" ۔۔۔ عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہوٹل کے اور کس کے" ۔۔۔ دربان نے جواب دیا۔

"اور جو حکومت پاکیشیا کا ملازم ہو۔ ڈائریکٹر جنرل ہو وہ اندر نہیں جا سکتا۔ کیوں" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت تلخ ہو گیا۔

اور اس بار دربان کے سخت چہرے پر خوف کے آثار پھیلتے گئے۔ ڈائریکٹر جنرل کا لفظ شاید بم کے دھماکے کی طرح اس کے ذہن پہ پھٹا تھا۔

"ج ۔۔۔ جناب ۔۔۔ آپ ۔۔۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ آپ تشریف لے جا سکتے ہیں ۔۔۔ ج ۔۔۔ ج ۔۔۔ جناب" ۔۔۔ دربان نے بے اختیار رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"سوٹ اور ٹائی" ۔۔۔ عمران کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

"آپ کے لئے کوئی شرط نہیں۔ آپ ۔ میں معافی چاہتا ہوں" دربان اب پوری طرح ناک آؤٹ ہو چکا تھا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہونے لگا۔ مگر دوسرے لمحے وہ مڑا اور دربان سے مخاطب ہو کر بولا۔

"یہ تو تم نے بتایا نہیں کہ ڈائریکٹر جنرل اندر جا سکتا ہے یا نہیں" عمران نے کہا۔

"ج ۔۔۔ ج ۔۔۔ جی ۔۔۔ جا سکتا ہے" ۔۔۔ دربان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"تو جب ڈائریکٹر جنرل صاحب آئیں انہیں اندر آنے دینا روکنا نہیں۔ میں تو ان کا چپڑاسی ہوں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر اندر داخل ہو گیا۔

اور دربان چند لمحے تو سکتے کے عالم میں کھڑا رہا پھر جب اُسے احساس ہوا کہ اس کے ساتھ چکر چلایا گیا ہے تو وہ تیزی سے دروازہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کھول کر اندر داخل ہوا۔ لیکن اسی لمحے سپر وائزر نے اُسے ڈانٹ کر واپس بھیج دیا اور وہ سر لٹکائے واپس چلا گیا۔

عمران دروازے کے ساتھ ہی کھڑا دربان کو ڈانٹ کھا کر واپس جاتے دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ سپر وائزر کی نظریں اس پر پڑ گئیں۔

"آپ ــــ آپ اس لباس میں اندر کیسے آئے" ــــ سپر وائزر کے لہجے میں تلخی کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی۔

"مجھے ڈھونڈتے تھے تو دربان اندر آیا تھا تم نے اُسے خواہ مخواہ بھگا دیا" ــــ عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

سپر وائزر شاید اس کے پیچھے لپکنا چاہتا تھا کہ عمران میزوں کے درمیان سے ہوتا ہوا ممبرز کے لئے ریزرو سیٹ پر پہنچ گیا۔ ابھی تک میز خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران بڑے اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا ــــ ہال میں خاصا رش ہو چکا تھا۔ اور گرد بیٹھے ہوئے لوگ حیرت سے اس کے لباس کو دیکھ رہے تھے۔ سبز رنگ کی پتلون کے اوپر سرخ رنگ کا کوٹ اور نیلے رنگ کی قمیض کے ساتھ وہ واقعی کوئی جوکر لگ رہا تھا ــــ جب کہ ہال میں بیٹھے ہوئے افراد ایسا لباس پہن کر آئے تھے جیسے کسی بین الاقوامی فیشن شو میں شرکت کے لئے آئے ہوں۔ عمران کے بیٹھنے اور لوگوں کے دیکھنے کا انداز بھی ایسا ہی تھا جیسے کوئی دیہاتی زندگی میں پہلی بار اتنے بڑے ہوٹل میں غلطی سے آ گیا ہو۔

عمران کے دائیں جانب ایک میز پر ایک خوش پوش جوڑا بیٹھا ہوا تھا۔ مرد ادھیڑ عمر تھا جب کہ لڑکی بالکل نوجوان اور ترو تازہ تھی۔ مرد اپنی شکل و صورت اور رکھ رکھاؤ سے کسی بڑی کمپنی کا عہدیدار لگ رہا تھا ــــ عمران کو وہ بار بار دیکھتا اور ہر بار اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے آثار ابھر آتے۔ عمران نے بھی ان تاثرات کو نوٹ کر لیا۔ اور پھر وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس بار مرد نے جیسے ہی اُسے دیکھا عمران نے اُسے آنکھ مار دی۔ اور وہ مرد اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اسے کس نے اندر آنے کی اجازت دی ہے۔ یہ شرفا کا ہوٹل ہے یا سرکس کے مسخروں کا" ــــ مرد نے زور سے میز پر مکہ مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔

اور عمران یوں منہ پھیر کر بیٹھ گیا جیسے اُسے کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔ اس آدمی کے چیختے ہی ایک سپر وائزر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"جی فرمائیے ــــ کیا بات ہے" ــــ سپر وائزر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"ادھر اس میز پر بیٹھے ہوئے اس جوکر کو دیکھو۔ کیا یہ شریفوں کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ اور پھر اس نے لفنگوں کی طرح مجھے آنکھ ماری ہے" ــــ مرد نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ــــ ٹھیک ہے۔ میں ان سے بات کرتا ہوں۔ نجانے اس لباس میں یہ اندر کیسے آ گئے ہیں" ــــ سپر وائزر نے حیرت

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

بھرے انداز میں کہا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"آپ پلیز باہر چلے جائیے۔ آپ کا لباس فنکشن کی شرائط پوری نہیں کرتا"۔۔۔۔ سپروائزر کا لہجہ سخت تھا۔ لیکن بہرحال کاروباری مجبوری کی وجہ سے وہ براہِ راست سخت بات نہ کر سکتا تھا۔

"آپ سپروائزر ہیں"۔۔۔۔ عمران نے پیروں سے لے کر سر تک سپروائزر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں میں سپروائزر ہوں"۔۔۔۔ سپروائزر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس نے سپروائزر بنایا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایسے پوچھا جیسے سپروائزر سے کسی نوکری کے لئے انٹرویو لے رہا ہو۔

"ہوٹل کی انتظامیہ نے اور کس نے۔۔۔ آپ پلیز"۔۔۔۔ سپروائزر نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور انتظامیہ کس نے بنائی ہے"۔ عمران کی آواز اس بار اور اونچی ہو گئی۔

"یہ آپ نے کیا انٹرویو شروع کر دیا ہے۔ میں کہتا ہوں آپ اٹھتے ہیں یا نہیں"۔۔۔۔ اس بار سپروائزر کا لہجہ انتہائی ناخوشگوار تھا۔

"میرے سوالوں کا جواب دو سپروائزر"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت سرد ہو گیا۔

"انتظامیہ کو ہوٹل کے مالکان نے بنایا ہے اور کون بنا سکتا ہے"۔ سپروائزر نے حیرت بھرے انداز میں جواب دیا۔

"تو تم مالکان کو بھی نہیں پہچانتے مسٹر سپروائزر۔ کتنی سروس ہے تمہاری"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور سپروائزر بری طرح چونک کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ آپ۔۔۔۔ آپ مالک۔۔۔۔ اوہ سوری سر۔۔۔۔ ویری سوری سر"۔۔۔۔ سپروائزر نے انتہائی ندامت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اگر وہ ایک لمحہ بھی مزید وہاں ٹھہرا تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

ادھیڑ عمر آدمی جس نے شور مچایا تھا۔ یہ ساری باتیں سن رہا تھا۔ اس نے بھی جب ہوٹل کے مالکان کا لفظ سنا تو اس کے اکڑے ہوئے کندھے بھی یک لخت سکڑ گئے۔۔۔۔ اور اسی لمحے عمران نے شرارت بھرے انداز میں اسے آنکھ مار دی۔ اور ادھیڑ عمر نے جھینپ کر منہ پھیر لیا۔ ظاہر ہے۔ عمران کی حیثیت اس سے کہیں اونچی نکل آئی تھی۔۔۔۔ اس قدر شاندار اور قیمتی ہوٹل کا مالک تو چاہے صرف نیکر پہن کر آجائے۔ کوئی اس پر اعتراض نہ کر سکتا تھا۔ اور ظاہر ہے اس کے ہاتھ بھی بلے ہوں گے۔ اس لئے ادھیڑ عمر آدمی سکڑ کر رہ گیا۔۔۔۔ البتہ اس کی ساتھی لڑکی اب بڑی دلچسپی سے عمران کو دیکھنے لگی تھی۔ اس کی توجہ اب ادھیڑ عمر سے یک لخت ہٹ گئی تھی۔ عمران نے ابھی سوچا ہی تھا کہ لڑکی کو ٹیبل پر بلا کر اس ادھیڑ عمر آدمی کا مزید دل جلایا جائے کہ جولیا سمیت ساری ٹیم میز کے قریب پہنچ گئی۔

"ارے۔۔۔۔ تم اتنا پہلے آ گئے ہو۔ ابھی تو فنکشن میں ایک گھنٹہ باقی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"مم ـــ مم ـــ میں تو صبح سے یہاں بیٹھا ہوں تمہارے انتظار میں" ـــ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ تم کس قسم کا لباس پہن کر آ گئے ہو۔ یہ لباس ہے ایسے فنکشنز میں پہن کر آنے کا" ـــ تنویر نے حسب عادت برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ساتھ والی میز پر بیٹھی لڑکی دیکھ رہے ہو" ـــ عمران نے یکدم چہرہ آگے کر کے سرگوشیانہ انداز میں پوچھا۔

"ہاں ـــ دیکھ رہا ہوں۔ کیوں" ـــ تنویر نے ایک ہی بھرپور نظر میں لڑکی کا جائزہ لیتے ہوئے حیرت بھرے انداز میں جواب دیا۔

"یہ ابھی میرے لباس کی بڑی تعریف کر رہی تھی۔ اپنے ساتھی کو جو اس کا ڈیڈی ہے۔ کہہ رہی تھی۔ کیا خوب صورت۔ شاندار لباس ہے کتنا جچ رہا ہے" ـــ عمران نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا تاکہ وہ ادھیڑ عمر بھی ڈیڈی کا لفظ سن لے۔

"اوہ۔ لڑکیوں کی بھی سمجھ نہیں آتی جو کردن جیسے لباس کو پسند کر لیتی ہیں اور......" ـــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اس کے لہجے میں حسد کا جذبہ صاف نمایاں ہو گیا تھا۔ باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر کہو تو چل کر ڈرائنگ روم میں لباس بدل لیں۔ لڑکی بڑی بیٹا ہے۔ کیا خیال ہے" ـــ عمران نے جان بوجھ کر قریب بیٹھی جولیا کو تپانے کے لئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ کیا لفنگوں کی سی زبان استعمال کر رہے ہو"

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

جولیا عمران کی توقع کے عین مطابق پھٹ پڑی۔

"ارے ارے۔ تم کیوں جلتی ہو وہ پٹاخہ ہے تو تم دھماکہ ہو، اور دھماکہ بھی ایٹم بم کا۔ میں تو تنویر کو ادھر شفٹ کر رہا تھا تاکہ سالم ایٹم بم پہ قبضہ کر سکوں ـــ اور بے چارہ تنویر پٹاخے چلا تا رہ جائے" عمران نے اس انداز میں کہا جیسے اس کی ساری سکیم ہی برباد ہو گئی ہو۔ جولیا تو عمران کے الفاظ پر بری طرح جھینپ گئی۔ البتہ باقی ممبرز بے اختیار ہنسنے لگے۔ جب کہ تنویر نے برا سا منہ بنا لیا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تمہیں ایسا لباس پہن کر نہ آنا چاہئے تھا" ـــ جولیا نے بات کا رخ بدلنے کے لئے کہا۔

"تمہیں پسند نہیں تو ابھی اتار دیتا ہوں" ـــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کوٹ اتارنے لگا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ پاگل ہو گئے ہو۔ ہمیں بھی ساتھ ہی تماشا بناؤ گے" ـــ جولیا نے بوکھلا کر اسے روکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ عمران کی عادت سے واقف تھی۔ عمران سے بعید نہ تھا کہ وہ سارا لباس اتار کر زیر جامے میں اطمینان سے بیٹھ جائے۔

"کمال ہے ـــ خود ہی کہتی ہو لباس پسند نہیں اور اتارنے بھی نہیں دیتی" ـــ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے پسند ہے" ـــ جولیا نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"دیکھا تنویر۔ پٹاخے اور دھماکے سب یہی لباس پسند کرتے ہیں۔ بولو۔ کسی اور پھلجھڑی سے بھی تصدیق کرا دوں" ـــ عمران نے

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

فاتحانہ انداز میں تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جولیا ۔۔۔ تم اس مسخرے کو آخر کیوں یہاں لے آئی ہو۔ سارے فنکشن کا مزہ ہی خراب کر دے گا" ۔۔۔ تنویر نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"مجھے تو جب مس جولیا نے بتایا کہ عمران صاحب فنکشن پر آنے کے لئے راضی ہو گئے ہیں تو مجھے یقین ہی نہ آیا تھا" ۔۔۔ صفدر نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"یقین تو ابھی مجھے بھی نہیں آ رہا کہ یہاں کوئی فنکشن ہو رہا ہے۔ تم دیکھو فنکشن ایسے ہوتے ہیں۔ ہر طرف چپ چاپ۔ نہ شور نہ شرابا۔ نہ شور نہ غل بلکہ نہ غلیل نہ غلیلہ" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ایک ویٹر تیزی سے ان کی میز پر پہنچا۔

"آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں" ۔۔۔ ویٹر نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"کیوں ۔۔۔ اس نے تمہاری رقم تو نہیں دینی" ۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔ ویسے ویٹر کی بات سن کر اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"ان کا فون ہے۔ ایمرجنسی ہے کوئی" ۔۔۔ ویٹر نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ کس کا ہو سکتا ہے" ۔۔۔ عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ شاید سوائے سلیمان کے اور کسی کو بھی اس کی یہاں موجودگی کا نہ تھا اور سلیمان کو بھلا کیا ایمرجنسی ہو سکتی تھی۔ بہرحال وہ اٹھا اور تیزی

سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر علی عمران" ۔۔۔ کاؤنٹر مین نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور عمران کے سر ہلانے پر اس نے کاؤنٹر پر پڑا ہوا رسیور اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ میں سلطان بول رہا ہوں۔ بڑی مشکل سے تمہیں ٹریس کیا ہے۔ فوراً سنٹرل ہسپتال پہنچو۔ کسی نے سر رحمان پر فائرنگ کر دی ہے۔ اور وہ شدید زخمی ہیں انتہائی شدید زخمی۔ جلدی پہنچو" سر سلطان نے کہا۔

"او کے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور واپس کاؤنٹر پر پھینک کر وہ بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ سر رحمان کچھ بھی تھے بہرحال اس کے والد تھے ۔۔۔ اور سر سلطان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ سیریس ہے جتنا وہ بتا رہے ہیں۔ اس لئے اس نے ممبرز کو بتلانے میں بھی وقت ضائع نہ کیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار سپیڈ کے تمام ریکارڈ توڑتی ہوئی سنٹرل ہسپتال کی طرف اڑی جا رہی تھی

اور پھر سنٹرل ہسپتال پہنچ کر اس نے کار روکی اور اتر کر بے تحاشا انداز میں بھاگتا ہوا ہسپتال کے مخصوص شعبے کی طرف بڑھا۔ شعبے میں اس وقت سر سلطان بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔

"کیا ہوا ۔۔۔ سر سلطان کیا ہوا۔ کیا حال ہے ڈیڈی کا" ۔۔۔ عمران

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"وہ آپریشن تھیٹر میں ہیں۔ سر حسن غوری اپنی ٹیم کے ساتھ آپریشن میں مصروف ہیں۔ میں ابھی پہنچا ہوں" ۔۔۔۔۔ سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"آخر ہوا کیا۔ کچھ بتایئے تو سہی" ۔۔۔۔ عمران نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیا ہوا۔ بس مجھے فون پر کسی نے اطلاع دی۔ کہ سر رحمان دفتر سے اٹھ کر اپنی رہائش گاہ کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں ان کی کار پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی اور سر رحمان شدید زخمی ہیں" ۔۔۔۔ سر سلطان نے عمران کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن فائرنگ کس نے کی۔ کتنے افراد تھے" ۔۔۔۔ عمران نے بے چینی سے پوچھا۔

"ابھی تو کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ میں نے اطلاع ملتے ہی تمہارے فلیٹ فون کیا تو سلیمان نے بتایا کہ تم ہوٹل ڈین پر گئے ہو۔ چنانچہ میں نے وہاں فون کیا ۔۔۔۔ تمہارے گھر میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ سر رحمان ایک ضروری کام کے لئے شہر سے باہر گئے ہیں" ۔۔۔۔ سر سلطان نے گمبھیر لہجے میں کہا۔

اسی لمحے آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا اور سر حسن غوری باہر نکلے۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ حقیقت یہی تھی کہ اسے کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہ ہو رہی تھی۔

"اوہ ۔۔۔ آپ سر رحمان کے لئے آئے ہیں۔ سر رحمان تو بالکل ٹھیک ہیں۔

باریک گولی ان کے بازو کے گوشت میں ٹکی سی لگی تھی۔ اس کی بینڈیج کر دی گئی ہے۔ البتہ انہیں آرام کرنے کے لئے کچھ دیر کے لئے روک لیا گیا ہے۔ وہ کمرہ نمبر دس میں ہیں" ۔۔۔۔ سر حسن غوری نے سر سلطان کو دیکھتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تو یہ آپریشن کسی اور کا ہو رہا تھا" ۔۔۔۔ سر سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ یہ اور مریض تھا۔ سر رحمان کی تو صرف بینڈیج کی گئی ہے" سر حسن غوری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ بے شک جائیں سر سلطان۔ میں ڈیڈی سے بات کرتا ہوں۔ اب بہرحال وہ صورت حال تو نہیں جو آپ کو بتائی گئی تھی" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ جب تک مجھے پوری تسلی نہ ہو جائے میں نہیں جا سکتا" سر سلطان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور عمران ان کے بے پناہ خلوص پر سر ہلا کر رہ گیا۔ اور وہ دونوں سر حسن غوری کے ساتھ چلتے ہوئے مخصوص وارڈ کی طرف بڑھ گئے ۔۔۔۔ اور وہ چند لمحوں بعد وہ وارڈ کے ایک خصوصی کمرے میں پہنچ گئے۔ سر رحمان بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان کے بازو پر بینڈیج کی گئی تھی ویسے وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے۔

"سر رحمان ۔۔۔ اللہ تعالٰی نے رحمت کی۔ مبارک ہو" سر سلطان نے قریب رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور سر رحمان مسکرا دیئے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/
http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"ڈیڈی ___ فائرنگ کرنے والے کون تھے" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ میرا مسئلہ ہے۔ میں نمٹ لوں گا" ___ سر رحمان کی ضد ویسے ہی قائم تھی۔

"سر رحمان آپ پر حملہ صرف آپ کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ مجھے صدر مملکت کو رپورٹ کرنی ہو گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اگر آپ کو کچھ معلوم ہو تو بتا دیں" ___ سر سلطان نے کہا۔

"میں دفتر میں موجود تھا کہ ایک کال آئی۔ بولنے والا اپنے آپ کو پاورلینڈ کا ایجنٹ بتا رہا تھا لہجہ غیر ملکی تھا۔ اس نے مجھ سے ایک سیکرٹ فائل طلب کی ___ اور کہا کہ دفتر اٹھنے سے پہلے میں وہ فائل اپنے پاس منگالوں۔ اور ساتھ کو بھی لے جاؤں ورنہ مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا۔ میں نے پرواہ نہ کی پلازا بلڈنگ کے پاس اچانک ایک غیر ملکی ایک بلڈنگ کی سائیڈ سے نکلا اس کے پاس آٹومیٹک رائفل تھی۔ اس نے مجھ پر فائر کھول دیا ___ میں جھک گیا۔ ایک گولی البتہ بازو میں یہ زخم کرتے گزر گئی" ___ سر سلطان کے کہنے پر سر رحمان نے تفصیل بتا دی۔

"او کے ___ آپ آرام کریں۔ اب مجھے اجازت۔ تم یہیں ٹھہرو گے" ___ سر سلطان نے اٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ___ میں نے ابھی ڈیڈی کی ٹانگیں دبانی ہیں" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان تو بے اختیار ہنس پڑے

اور سر رحمان نے ہونٹ بھینچ لئے۔ سر سلطان ہنستے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ عمران نے بڑے سعادت مندانہ انداز میں سر رحمان کی پنڈلی پر ہاتھ رکھے اور دبانا شروع کر دیا۔

"ارے ارے ___ کیا کر رہے ہو احمق" ___ سر رحمان نے غصے سے کہا لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ غصہ مصنوعی ہے اور شاید انہیں پہلی بار عمران کی اس سعادت مندی پر خوشگوار مسرت کا احساس ہو رہا ہے۔

"احمق ہی کام کرتے ہیں ڈیڈی۔ آخر آپ میرے ڈیڈی ہیں" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور سر رحمان شاید زندگی میں پہلی بار بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ادھر بیٹھو" ___ اس بار سر رحمان نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کی مرضی۔ میں نے تو سوچا تھا کہ شاید وصیت میں میرا حصہ بڑھ جائے مگر......" ___ عمران نے معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ چکر ہے اس لئے سعادت مندی ہو رہی ہے" سر رحمان کا لہجہ اس بار واقعی غصیلا تھا۔

"ارے نہیں ڈیڈی۔ آپ غلط سمجھے ہیں۔ مجھے بھلا وصیت کے چکر میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں آپ کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ ناخلف ہوں تو کیا ہوا ___ میرا مطلب تھا کہ جن لوگوں نے آپ کو وصیت تک پہنچانے کی کوشش کی ہے میں انہیں تلاش کر رہا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم یہاں دوڑتے چلے آؤ۔ اور یہ سلطان کو کس نے اطلاع دی ہے" ۔۔۔۔۔ سر رحمان کے لہجے میں ناگواری تھی۔

"سر سلطان کو تو بڑی ہولناک اطلاع دی گئی تھی۔ بہرحال اللہ نے کرم کیا" ۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور سر رحمان نے منہ بنا لیا۔

"ڈیڈی ۔۔۔ کیا واقعی کال کرنے والے نے پاورلینڈ کا نام لیا تھا" ۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔۔ سر رحمان نے چونک کر پوچھا وہ اب غور سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

"کون سی فائل مانگی تھی انہوں نے" ۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"سنو ۔۔۔ تمہارا میرے محکمے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے سرکاری باتیں مت کرو۔ اور جاؤ۔ میں کچھ دیر آرام کر کے چلا جاؤں گا" ۔۔۔۔ سر رحمان نے سخت لہجے میں کہا اور اس طرح آنکھیں بند کر لیں جیسے اب وہ مزید بات چیت کرنا پسند نہ کرتے ہوں۔ عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ ہسپتال سے نکل کر اپنی کار کی طرف آ گیا ۔۔۔ اس کے ذہن میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ پاورلینڈ کا نام لینا اور پھر اس طرح کھلے عام سر رحمان پر ناکام حملہ کر دینا بات کچھ سمجھ میں نہ آتی تھی۔ پاورلینڈ جیسی تنظیم کو وہ اچھی طرح جانتا تھا ۔۔۔ ایسی تنظیمیں فائلیں اس طرح نہیں مانگا کرتیں پھر

آخر یہ کیا چکر ہے۔ اسی ادھیڑ بن میں وہ کار چلاتا ہوا دانش منزل پہنچ گیا۔

ابھی وہ آپریشن روم میں داخل ہی ہوا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب۔ میں نے پہلے بھی فون کیا تھا لیکن پیغام نوٹ کرانا پڑا۔ عمران ہمارے ساتھ ......" ۔۔۔ جولیا نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"مجھے معلوم ہے۔ تفصیل کی ضرورت نہیں۔ سر رحمان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ وہ معمولی زخمی ہوئے ہیں۔ سر سلطان کو کسی نے ان کے شدید زخمی ہونے کی اطلاع دے دی تو انہوں نے عمران کو تلاش کیا۔ اور سلیمان سے پتہ کر کے ہوٹل فون کیا ۔۔۔ شدید زخمی کی اطلاع ملنے کی وجہ سے وہ تم لوگوں سے بات کئے بغیر ہسپتال چلا گیا" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا سر۔ یہ بات تھی۔ ہم سب عمران کی وجہ سے سخت پریشان تھے۔ ہم نے فنکشن بھی چھوڑ دیا۔ اور سب میرے فلیٹ میں آ گئے سر ۔۔۔ کس نے حملہ کیا ہے سر رحمان پر سر" جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ان پر حملہ پاورلینڈ کی طرف سے ہوا ہے۔ تم صفدر کو کہہ دو کہ وہ ہلارڈ بلڈنگ کے اردگرد کے علاقے میں جا کر تفتیش کرے۔ حملہ آور غیر ملکی تھا اور اس کے پاس آٹومیٹک رائفل تھی۔ اسے ٹریس کرنے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کی کوشش کرے " ــــ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران سے بات کراؤ۔ میں سلطان بول رہا ہوں"۔ سر سلطان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"میں عمران بول رہا ہوں" ــــ عمران نے خلاف توقع سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران ــــ سر رحمان پر حملہ کرنے والے غیر ملکی کو سپرنٹنڈنٹ فیاض نے گرفتار کر لیا تھا۔ لیکن وہ اس کی حراست سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ البتہ اس کی تلاشی لے لی گئی تھی۔ اس کے پاس سے ایک رقعہ نکلا ہے ــــ جس میں صدر مملکت اور میرے علاوہ بڑے بڑے اعلیٰ عہدیداروں کے ناموں کی لسٹ موجود ہے اس اطلاع پر صدر مملکت نے کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کر دیا ہے ــــ تم سپرنٹنڈنٹ فیاض سے وہ رقعہ حاصل کر لو۔ اور فوراً اس گینگ کا پتہ چلاؤ" ــــ سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب آپ میں سے کسی کو وصیت کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سر سلطان کا فون ملنے پر اس کی آنکھوں میں چمک سی لہرا گئی تھی۔

"صدر مملکت بے حد پریشان ہیں" ــــ سر سلطان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں تسلی دیں کہ فکر نہ کریں۔ ویسے وہ مس برٹ کیا واپس چلی گئی ہیں" ــــ عمران نے پوچھا۔

"مس برٹ ــــ ہاں وہ تو چلی گئی ہیں۔ ویسے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایکریمیا کے فرسٹ سیکرٹری اور صدر ایکریمیا کے دست راست کا فون آیا تھا۔ انہیں تمہارے انکار پر بے حد رنج پہنچا ہے۔ اور وہ کہہ رہے تھے کہ صدر ایکریمیا اس سلسلے میں براہ راست ہمارے صدر سے عنقریب بات کریں گے" ــــ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ صدر مملکت سے کہہ دیں کہ وہ ایکریمیا کے صدر پر واضح کر دیں کہ اس طرح کے منفی حربے استعمال کر کے وہ کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے ــــ اور انہوں نے ڈیڈی پر اس طرح کا قاتلانہ حملہ کرا کر انتہائی بزدلانہ کام کیا ہے" ــــ عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"کیا مطلب ــــ میں سمجھا نہیں۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"۔ سر سلطان نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سر سلطان۔ مجھے یقین ہے کہ ڈیڈی پر حملہ ایکریمیا کی طرف سے کرایا گیا ہے۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح پاورلینڈ کا نام سامنے آنے پر اور پوری ہٹ لسٹ بھاگنے والے غیر ملکی کی جیب سے نکلنے پر ایکسٹو لازماً پاورلینڈ کے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا۔ کیونکہ میں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

پاور لینڈ کو اچھی طرح جانتا ہوں - وہ جتنی بڑی تنظیم ہے اس سے ایسے احمقانہ ڈرامے کی ایک فیصد بھی توقع نہیں رکھی جا سکتی - کہ پہلے اعلیٰ عہدیدار کو فون کیا جائے کہ فائل لے کر چل پڑو ---- اور پھر اس پر ناکام حملہ کر دیا جائے - اور قاتل کو آسانی سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ہاتھوں گرفتار کرا دیا جائے تاکہ اس کی جیب سے ہٹ لسٹ نکل آئے - اور ہٹ لسٹ دے کر فرار ہو جائے ---- میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس حملہ آور کو کسی اور طریقے سے فیاض تک پہنچایا گیا ہو گا - اور سپرنٹنڈنٹ فیاض صرف اپنے نمبر بنانے کے لئے گرفتاری کا ڈھونگ رچا رہا ہے " عمران نے واقعات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا -

" کیا انہیں معلوم ہے کہ سر رحمان کا ایکسٹو سے یعنی تم سے کوئی تعلق ہے " ---- سر سلطان کے لہجے میں خاصی حیرت تھی -

" نہیں ---- ایسی کوئی بات نہیں - یا تو یہ محض اتفاق ہے کہ پہلے ڈرامے کے لئے ڈیڈی کو منتخب کیا گیا یا پھر اس طرح انہوں نے علی عمران کو ٹریپ کرنا چاہا ہے - کیونکہ بہرحال علی عمران ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی ہے ---- اور سر رحمان علی عمران کے ڈیڈی حقیقی ہیں - بہرحال سیکرٹ سروس کے ممبر تو کام کر رہے ہیں - جلد ہی اصل بات سامنے آ جائے گی " ---- عمران نے جواب دیا -

" اوہ میں سمجھ گیا - تمہارا تجزیہ درست معلوم ہوتا ہے - وہ جب لالچ دینے میں ناکام ہو گئے تو شاید یہاں کے کسی افسر نے ایسا پروگرام بنایا ہو گا " ---- سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا -

" لگتا ہے یہاں کے کسی افسر کا ہی ڈرامہ ہے - بہرحال اس سے ظاہر

ہوتا ہے - کہ ایکریمیا پاور لینڈ سے شدید خوفزدہ ہو گیا ہے " عمران نے جواب دیا -

" افسوس سے ایکسٹو کی عظمت بھی سامنے آتی ہے کہ ایکریمیا کے نقطہ نظر سے پاور لینڈ سے کامیاب ٹکر پوری دنیا میں ایکسٹو ہی لے سکتا ہے " ---- سر سلطان نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا -

" انہوں نے خواہ مخواہ اتنا احمقانہ ڈرامہ کھیلنے کی تکلیف کی - میں تو پاور لینڈ سے پہلے ہی ٹکرا چکا ہوں - اس کے ہیڈ کوارٹر کا بھی مجھے علم ہے میں تو صرف اس لئے رک گیا تھا کہ ان کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے لئے ایک خصوصی ٹرانسمٹ فیوز کی ضرورت تھی ---- اور وہ میں سر داور سے کہہ کر کافی تعداد میں تیار کرا رہا تھا - سر داور جیسے ہی انہیں مطلوبہ تعداد میں تیار کر لیں گے میں ٹیم لے کر چل پڑوں گا " ---- عمران نے کہا

" اوہ ---- اگر ایسی بات تھی تو تم نے خواہ مخواہ اتنی اچھی آفر سے انکار کر دیا - تم نے تو بہرحال پاور لینڈ سے ٹکرانا ہی تھا - اس میں پاکیشیا کا بھی کچھ فائدہ ہو جاتا " ---- سر سلطان نے کہا -

" آپ پھر اسی چکر میں الجھ گئے - میں نے آپ کو سمجھایا تو تھا کہ میں کسی کے دیئے ہوئے لالچ کے تحت کوئی کام نہیں کرتا - پاور لینڈ نے میرے ملک کے چار سائنسدان اغوا کر لئے ہیں - اس لئے پاور لینڈ سے میرا ٹکرانا ناگزیر ہے ---- مجھے اپنے چار سائنسدان پوری دنیا کی دولت سے زیادہ عزیز ہیں - اس لئے میں ان کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے یا تو ملک کے سائنسدان واپس لاؤں گا یا پھر ملک کی خاطر اپنی جان دے دوں گا " ---- عمران کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا -

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

" اوہ اچھا ـــــ واقعی مجھے اس کا خیال نہ رہا تھا ۔ بہرحال میں صدر مملکت سے بات کر لوں گا ۔ انہیں تسلی دے لوں گا "

سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ اور عمران مسکرا دیا ۔ وہ سر سلطان کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا ۔ کہ سر سلطان پاکیشیا کو ملنے والے کسی بھی فائدے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے ـــــ جس طرح عمران پاکیشیا کی سلامتی اور عزت کے لئے جان لڑا دیتا ہے ۔ اسی طرح سر سلطان کو پاکیشیا کا فائدہ بھی ہر صورت میں منظور ہے ۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ اب وہ صدر مملکت سے بات کریں گے ـــــ اور پھر وہ ایکریمیا کو یقین دلا دیں گے کہ ایکسٹو اپنے طور پر پاورلینڈ سے ٹکرا رہا ہے ۔ اب یہ اور بات ہے کہ ملکی سطح پر وہ آپس میں کیا بات چیت کرتے ہیں ۔ اس سے عمران کا کوئی تعلق نہ تھا ـــــ اور عمران جانتا تھا کہ ایکریمیا کے لئے اتنی تسلی ہی کافی تھی کہ ایکسٹو پاورلینڈ سے ٹکرائے گا ۔ باقی ایکریمیا اپنے طور پر پاورلینڈ کے خلاف کیا کریں گے اس سے عمران کو کوئی دلچسپی نہ تھی ۔ اس نے کریڈل دبا کر دوبارہ جولیا کے نمبر ڈائل کئے ۔

" جولیا سپیکنگ " ـــــ چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی ۔

" کیا رپورٹ ہے ۔ ایکسٹو سپیکنگ " ـــــ عمران نے پوچھا ۔

" سر ۔ ابھی چند لمحے پہلے صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ حملہ آور کو چند غیر ملکی راہگیروں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا تھا اور پولیس سے وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض تک پہنچا ۔ لیکن پھر وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی حراست سے فرار ہو گیا ـــــ صفدر نے اپنے طور پر تفتیش کی ـــــ تو

مزید حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے کہ حملہ آور غیر ملکی کا تعلق ایکریمین سفارت خانے سے ہے ۔ اس کا جو حلیہ بتایا گیا ہے ۔ وہ ایکریمین سفارت خانے کے ایک رکن سے ملتا ہے ـــــ اور صفدر اس رکن کو ذاتی طور پر جانتا ہے ۔ اس کے علاوہ سر ۔ صفدر نے یہ بھی تفتیش کی ہے کہ جن غیر ملکی راہگیروں نے اُسے پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا ۔ ان کا تعلق بھی ایکریمین سفارت خانے سے تھا ۔ کیونکہ چند مقامی راہگیروں نے انہیں ایکریمین سفارت خانے کی کار میں ہی بیٹھ کر واپس جاتے ہوئے دیکھا تھا " ـــــ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے مجھے پہلے سے ہی اس کا اندازہ تھا ۔ اچھا ۔ مزید تفتیش کی ضرورت نہیں ۔ تم سب ممبرز کو کہہ دو کہ وہ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر پر مشن کے لئے جانے کے لئے تیار ہو جائیں ۔ عنقریب انہیں اس مشن پر بھیجا جائے گا " ـــــ عمران نے کہا ۔

" اوہ ـــــ اچھا سر ـــــ ٹھیک ہے سر " ـــــ جولیا نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔ اور پھر وہ سردار کے نمبر ڈائل کرنے لگا ۔ تاکہ ان سے ٹرانسمٹ فیوڈ کی تیاری کے بارے میں بات چیت کر سکے ۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

انٹر کام کی گھنٹی بجتے ہی ہنری نے بٹن دبا دیا - انٹر کام کے ساتھ منسلک چھوٹی سی سکرین پر لیڈی ایشلے کی تصویر ابھر آئی -

"ہیلو ہنری ــــ کیا رپورٹ ہے" ــــ لیڈی ایشلے نے پوچھا۔

"تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں لیڈی ایشلے - اب آپ جس وقت کہیں ایک بٹن دبا کر ہیڈ کوارٹر کا ٹارگٹ بدل دیا جائے گا" ــــ ہنری نے جواب دیا -

"میں نے بھی ساجان سنٹر میں تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ تمہیں اندازہ ہے کہ ٹرانسمٹ ویوز عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساجان سنٹر کے کس حصے میں پہنچائے گا تاکہ میں وہاں خصوصی چیک اپ کے انتظامات کر لوں" ــــ لیڈی ایشلے نے پوچھا -

"نو میڈم - کچھ کہا نہیں جا سکتا - ٹارگٹ کا ایریا خاصا وسیع ہے - اس لئے معلوم نہیں کہ جس وقت عمران ٹرانسمٹ ویوز آن کرے ٹرانسمٹ ویوز کہاں مرتکز ہو جائیں - آپ کو البتہ وہاں کافی وسیع فاصلے تک چیکنگ رکھنی چاہیئے" ــــ ہنری نے کہا -

"وہ تو میں نے کر لی ہے - بہرحال ٹھیک ہے - ایک بار انہیں آنے دو - ایسی عبرت ناک سزا دوں گی کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی" ــــ لیڈی ایشلے نے جواب دیا -

"ہیلو ہیلو ــــ میں ترمذی بول رہا ہوں" ــــ اچانک ہنری کے کان میں ترمذی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین کے ایک کونے میں ترمذی کی تصویر ابھر آئی

"ہیلو ڈیئر ــــ میں ایشلے بول رہی ہوں - تمہاری طرف سے کوئی اطلاع نہ تھی" ــــ لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی -

"میں کام میں مصروف تھا - مشینری انتہائی پیچیدہ اور نازک تھی - اس لئے اس کی لوڈنگ اور پیکنگ میں خاصا وقت لگ گیا - اور مجھے یہاں ایکریمیا میں ایک اور اطلاع ملی ہے - میں نے اسی لئے تم سے رابطہ کیا ہے" ــــ ترمذی نے کہا -

"کیا اطلاع ہے مسٹر ترمذی" ــــ اس بار ہنری نے بے چین لہجے میں کہا -

"ہمارے ریڈیا ویو کے چھوٹے تجربے نے ایکریمیا کو خاصا خوفزدہ کر دیا ہے - اور ان کی تمام ایجنسیاں اس کی چھان بین کے لئے کام کر رہی ہیں ــــ مجھے ملنے والی اطلاعات کے مطابق انہوں نے پاور لینڈ کا نام تلاش کر لیا ہے - وہاں ایک آدمی الیاس ان کے ہاتھ لگ گیا ہے جس سے انہوں نے سائنٹیفک مشینری کے ذریعے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

معلومات اگلوا لیں۔ اس طرح انہیں ریڈ پاور کی اہمیت کا کسی حد تک اندازہ ہو گیا۔ اور ساتھ ہی انہیں پاور لینڈ کا علم بھی ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک اور بات ہوئی کہ انہیں اس بات کی اطلاع بھی مل گئی کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس پاور لینڈ سے ٹکرا چکی ہے ــــ وہ شاید پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے پہلے ہی معترف چلے آ رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو پاور لینڈ سے ٹکرانے کے لئے حکومتی سطح پر زبردست آفرز کی ــــ جدید ترین دفاعی اسلحہ دینے اور قرضے کی معافی کی آفرز "ــــ ترمذی نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ــــ یہ تو بہت برا ہوا۔ اب تو پاکیشیا والے اور زیادہ تیز ہو جائیں گے "ــــ ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" سنو تو سہی ــــ اصل اور دلچسپ بات تو میں اب بتانے لگا ہوں۔ اس قدر زبردست آفرز کے باوجود ایکسٹو نے پاور لینڈ سے ٹکرانے سے معذرت کر لی "ــــ ترمذی نے ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

" معذرت کر لی ــــ وہ کیوں "ــــ ہنری کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

" ظاہر ہے کرنی ہی تھی۔ ان کو پتہ چل گیا ہو گا کہ پاور لینڈ واقعی پاور لینڈ ہے "ــــ لیڈی ایشلے نے پُرمسرت اور فاتحانہ انداز میں کہا۔

" نہیں لیڈی ایشلے۔ یقیناً ایسا نہیں ہو گا۔ پاکیشیا والے

جب ہمارے ٹرانسمٹ فیوز تک پہنچ چکے ہیں وہ اسے بنا چکے ہیں۔ بارکر کی صورت میں ہمیں تحفہ بھیج کر اس کا عملی ثبوت بھی دے چکے ہیں ــــ اس کے بعد ان کے پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کوئی اور چکر ہو گا "ــــ ہنری نے کہا۔

" اور چکر کیا ہو سکتا ہے۔ مجھے سمجھاؤ "ــــ ترمذی اور لیڈی ایشلے نے بیک وقت کہا۔

" مسٹر ترمذی۔ کہیں انہیں ریڈ پاور کے تجربے کا تو علم نہیں ہو گیا۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سوچا ہو کہ براہِ راست کام کر کے وہ اس ایجاد کو اپنے ملک کے لئے لے اڑیں ــــ اس طرح ان کا ملک دفاعی لحاظ سے انتہائی طاقتور ہو جائے گا "ــــ ہنری نے کہا۔

" نہیں ــــ اول تو ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ ریڈ پاور دفاعی لحاظ سے بے کار ہے۔ اسے کسی بھی ملک میں استعمال کے لئے وہاں لیبارٹری قائم کرنی پڑتی ہے۔ تم خود جانتے ہو کہ پاکیشیا کے دارالحکومت پر اسے بڑے پیمانے پر استعمال کرنے کے لئے ہمیں لیبارٹری قائم کرنی پڑ رہی ہے "ــــ ترمذی نے جواب دیا۔

" ہاں آپ کی بات بالکل درست ہے۔ لیکن پھر آخر انکار کی کیا وجہ ہو سکتی ہے "ــــ ہنری نے کہا۔

" وجہ کچھ بھی ہو۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میں وہاں لیبارٹری قائم کر کے جب ریڈ پاور استعمال کر دوں گا تو پاکیشیا کے دارالحکومت کے ساتھ ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی سنا تھا ہی دفن ہو

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

جائے گی" ــــ ترمذی نے کہا۔

"تو پھر ٹارگٹ تبدیل کرنے کا پروگرام کینسل کر دیا جائے" ہنری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ــــ تم پروگرام تبدیل نہ کرو۔ ہو سکتا ہے اس میں بھی کوئی چکر ہو۔ اور ایسی اطلاعات ترمذی تک خاص طور پر پہنچائی گئی ہوں تاکہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور وہ اپنا وار کر لیں۔ ہمیں اس وقت تک اپنے پروگرام پر مکمل عمل کرنا چاہیے جب تک پاکیشیا کا دارالحکومت ریڈیائی ریز سے خاک کا ڈھیر نہ بن جائے ــــ اور اس بات کی مکمل طور پر تصدیق نہ ہو جائے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں" ــــ لیڈی ایشلے نے زور دے کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا ہی ہونا چاہیے" ہنری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال ٹھیک ہے۔ کب ٹارگٹ تبدیل کر رہے ہو" ترمذی نے کہا۔

"جس وقت آپ لوگ کہیں۔ میری طرف سے تمام انتظامات مکمل ہیں" ــــ ہنری نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ آج رات بارہ بجے ٹارگٹ بدل دو" ترمذی نے کہا اور اس کی تائید لیڈی ایشلے نے بھی کر دی۔

"سوچ لیجئے۔ آپ دونوں۔ کیونکہ ٹارگٹ بدل جانے کے بعد ہیڈکوارٹر آپ لوگوں سے بالکل کٹ جائے گا۔ صرف ٹرانسمیٹر پر ہی بات چیت ہو سکے گی" ــــ ہنری نے کہا۔

"ہم نے اپنے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ تم بے فکر رہو۔ اور ہیڈکوارٹر کو فوراً محفوظ کرو۔ کہیں وہ شیطان آنہ دھمکے۔ اور ہم پروگرام ہی بناتے رہ جائیں" ــــ ترمذی نے جواب دیا۔

"او۔ کے ــــ ٹھیک ہے۔ رات بارہ بجے ہیڈکوارٹر کا رابطہ پوری دنیا سے کٹ جائے گا۔ لیکن یہ خیال رہے کہ یہ انتظام صرف چار ہفتوں کے لئے ہے ــــ اس کے بعد مشینری خود بخود اپنے آپ کو ایڈجسٹ کرے گی اور اس کے بعد اسے دوبارہ تبدیل نہ کیا جا سکے گا۔ اس لئے جو کچھ ہونا چاہیے انہی چار ہفتوں میں ہو جانا چاہیے" ــــ ہنری نے باقاعدہ تقریر کر ڈالی۔

"ہمیں معلوم ہے تم بے فکر رہو۔ میں ان چار ہفتوں میں ریڈیائی ریز کی لیبارٹری قائم کر لوں گا۔ اگر اس دوران عمران یہاں آیا تو اس کا خاتمہ لیڈی ایشلے کرے گی ــــ اور اگر نہ آیا تو پھر چار ہفتوں بعد دارالحکومت سمیت وہ راکھ کا ڈھیر بن چکا ہو گا" ــــ ترمذی نے کہا۔

"لیڈی ایشلے ــــ آپ خاص طور پر محتاط رہیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ عمران لازماً ہیڈکوارٹر آئے گا۔ اور ظاہر ہے آپ کے پاس پہنچے گا۔ اور آپ وہاں اکیلی ہوں گی۔ ہم صرف آپ کو مشورہ دے سکیں گے ــــ عملی طور پر آپ کی کوئی مدد نہ کر سکیں گے" ہنری نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اس بار عمران کو آنے دو پھر دیکھنا اس کا کیا حشر ہوتا ہے" ــــ لیڈی ایشلے نے ہنستے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اور اس کے ساتھ ہی سکرین صاف ہو گئی۔ اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ہنری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے انٹرکام کا بٹن آف کر دیا ۔۔۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے آدمیوں کو رات بارہ بجے ٹارگٹ تبدیل کرنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ سرداور نے اسے بتایا تھا کہ مطلوبہ تعداد میں ٹرانسمٹ فیوز تیار ہونے میں ابھی تین روز لگیں گے ۔۔۔ اور ظاہر ہے ٹرانسمٹ فیوز کے بغیر وہ پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر نہ پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے یہ تین روز گزارنے ضروری تھے۔

"میرے خیال میں ڈیڈی پر حملہ کرنے والوں کو اگر تین روز میں سبق دے دیا جائے تو بہتر رہے گا تین دن بھی آسانی سے گزر جائیں گے ۔۔۔ اور انہیں بھی پتہ چل جائے گا کہ حملے کی کیا قیمت

پڑتی ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار وہ صفدر کے نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

"صفدر سپیکنگ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد صفدر کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"صفدر یار جنگ کہا کرو۔ یہ کیا۔ صفدر سپیکنگ۔ پورا نام لیا کرو۔ تاکہ سننے والے کو پتہ چلے کہ اس کا واسطہ کسی ایک آدمی سے نہیں بلکہ پورے توپ خانے سے پڑ رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے اصل آواز میں کہا۔

"آپ نے یار جنگ کا ترجمہ توپ خانہ خوب کیا ہے عمران صاحب۔ لیکن میرا نام تو صفدر سعید ہے۔ یہ یار جنگ کہاں سے ٹپک پڑا" صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"لفظ سعید کے معنی جانتے ہو۔ پھر تو تمہارا نام صفدر سعید کی بجائے تقریب سعید ہونا چاہیئے۔ ویسے یار صفدر۔ یہ نام خاصا خوش بخت رہے گا ۔۔۔ ہر شادی کارڈ پر تمہارا نام لکھا ہوگا۔ اور تم جانتے ہو روزانہ شہر میں کتنی شادیاں ہوتی ہیں۔ میرے خیال میں دنیا میں سب سے بڑا جرم ہی تمہارا ہوگا" ۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

اور صفدر کے قہقہے اس بار اتنے بلند تھے کہ عمران کو بے اختیار رسیور کان سے دور کرنا پڑا۔

"آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ میں اتنے بڑے جرم کا کیا کروں گا اور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

پھر ایسا مرم جس میں روزانہ سینکڑوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ نہ جناب۔ میں نہیں رکھ سکتا یہ نام" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری مرضی ــــ ویسے اگر میں یہ مشورہ تنویر کو دیتا تو اس نے فوراً ہی قبول کر لینا تھا۔ اور نہ صرف قبول کر لیتا بلکہ مشورہ فیس بھی دے دیتا۔ بزرگ سچ کہتے ہیں مشورہ بھی کسی قدر دان کو دینا چاہیئے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مشورہ فیس تو میں بھی دے سکتا ہوں۔ فرمایئے کیا فیس ہے" صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"دس ٹن گیہوں کے پر بیس ٹن مچھروں کی ٹانگیں۔ پچاس ٹن بلیوں کی مونچھیں۔ شرط یہ کہ مونچھیں ساری سفید رنگ کی ہوں" ــــ عمران نے باقاعدہ مشورہ فیس بتاتے ہوئے کہا۔

"خدا کی پناہ۔ یہ فیس تو آپ کو تنویر ہی دے سکتا ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ البتہ اگر کوئی رعایت کر دیں تو شاید بات بن جائے" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"دس دس گرام کم کر لو۔ بس اس سے زیادہ رعایت نہیں ہو سکتی ورنہ حسن و شباب کی وہ دوا تیار نہ ہو سکے گی جو میں تیار کر کے تحفے کے طور پر مس جولیا نافٹز واٹر کو دینا چاہتا ہوں ــــ بے چاری اب بوڑھی ہوتی جا رہی ہے۔ کل ہی مجھ سے کہہ رہی تھی کہ سر کا ایک بال سیاہ ہوتا جا رہا ہے" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"بال سیاہ ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن سیاہ بال کا بڑھاپے سے کیا تعلق" ــــ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یار تم کس دنیا میں رہتے ہو۔ اب سفید بال جوانی کی نشانی بن گئے ہیں بلکہ نوجوانی کی۔ اور کہتے ہیں سو سال عمر گزرنے کے بعد بال سیاہ ہونے لگ جاتے ہیں ــــ اور سو سال عمر میرے خیال میں بڑھاپے کی نشانی بن سکتی ہے" ــــ عمران نے کہا۔ اور اس بار بھی صفدر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اس بار آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں آج کل تو بارہ سال کے بچے کے سر میں بھی سفید بال نظر آنے لگ گئے ہیں" صفدر نے کہا۔

"اسی لئے تو میں جولیا کو حسن و شباب کی ایسی دوا بنا کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کے بال سفید ہی رہیں سیاہ نہ ہوں ہی ناں۔ لیکن اب کیا کیا جائے پاکیشیائی سیکرٹ سروس جس کی ساری دنیا میں دھوم ہے کہ ہر ناممکن کو ممکن بنا لیتی ہے۔ وہی اس دوا کے اجزا نہیں پورے کر سکتی" ــــ عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ واقعی کئی روز سے فارغ بیٹھے بیٹھے اب ہونا بھی یہی چاہیئے۔ کہ ہم گیہوں کے پر اور مچھروں کی ٹانگیں تلاش کرنا شروع کر دیں" ــــ صفدر نے کہا۔

"فارغ ــــ لیکن ابھی وہ تمہارا باس کہہ رہا تھا کہ صفدر کام میں مصروف ہے۔ ڈیڈی پر قاتلانہ حملے کے مجرموں کو تلاش کرتے کرتے ایکریمین سفارت خانے کے اندر سے ہو آیا ہے۔"

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔۔۔ میں سمجھ گیا۔ تو آپ انہیں ٹریس کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یار ابھی تو تم فراغت کا رونا رو رہے تھے۔ اور شاید تین چار روز بعد فراغت کا لفظ ہماری ڈکشنریوں سے ہمیشہ کے لئے کٹ جاتا ۔۔۔ اس لئے میں نے سوچا کہ لگے ہاتھوں ڈیڈی کو ہی خوش کر دیا جائے۔ ہو سکتا ہے واقعی خوش ہو جائیں اور وصیت میں سلیمان کے نام لکھی جانے والی ہماری جائیداد میں سے کچھ میرے نام بھی لکھ ہی ڈالیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سلیمان کے نام ساری جائیداد ۔۔۔ کیا مطلب" صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بس کچھ نہ پوچھو۔ اس عمر میں آدمی کو اولاد سے زیادہ باورچی سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور تم جانتے ہو سلیمان مجھے تو مونگ کی دال پر ٹرخا دیتا ہے ۔۔۔ لیکن ڈیڈی کو ایسے ایسے حریرے بنا کر دیتا رہتا ہے کہ بس۔ اور ان حریروں کی تیاری میں جائیداد یوں سمٹتی جا رہی ہے کہ آخر میں صرف وصیت نامہ ہی رہ جائے گا جائیداد غائب ہو جائے گی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور صفدر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اچھا اچھا ۔۔۔ تو یہ ہے اس وصیت نامے کی حقیقت میں سمجھا تھا شاید سر رحمان نے غصے میں آ کر ساری جائیداد سلیمان کے نام لکھ دی ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"وہ تو شاید لکھ بھی دیتے لیکن وہ میری اماں بی ہیں ناں۔ وہ بڑی سخت طبیعت کی ہیں۔ اور ڈیڈی بھی سربراہ نے افسر کی طرح صرف اپنی بیگم سے ڈرتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور صفدر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا اگر تمہیں ہنسنے سے فرصت مل جائے تو ایکریمین سفارت خانے کے سامنے کیفے ایگزینڈر میں پہنچ جانا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھا۔ اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو لباس بدلا ہوا تھا اور میک اپ کے مطابق وہ کوئی ایکریمین لگ رہا تھا ۔۔۔ دانش منزل کے نظام کو آٹومیٹک کر کے وہ کار لے کر باہر آ گیا۔ اس کا رخ کیفے ایگزینڈر کی طرف تھا۔

جب وہ کیفے ایگزینڈر میں داخل ہوا تو اس نے صفدر کو پہلے سے ایک خالی میز پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ شاید فون سنتے ہی ادھر کو چل پڑا تھا ۔۔۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک پڑا۔

"یار اس طرح گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو۔ میری شکل بدلی ہے صنف تو نہیں بدل گئی" ۔۔۔ عمران نے کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ اس بار تو بالکل ہی نئے میک اپ میں ہیں۔ میں تو بالکل نہیں پہچان سکا" ۔۔۔ صفدر نے سر

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہلاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اور ہاں ۔۔۔ لیکن ایک بات تو بتاؤ۔ باس اس بار کیوں خاموش ہو گیا ہے۔ اس نے ان حملہ آوروں میں کوئی دلچسپی نہیں لی حالانکہ ایک سرکاری آدمی پر حملہ ہوا ہے" ۔۔۔ صفدر نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

اور عمران دل ہی دل میں اس کی ذہانت پر داد دینے لگا۔ صفدر واقعی ذہین آدمی تھا۔ اس لئے وہ فون پر باس کا لفظ عمران کے منہ سے سن کر مشکوک ہو گیا تھا کہ کہیں عمران ہی تو باس نہیں ہے۔

"یار تم اپنے باس کی عادت جانتے ہو۔ ڈیڈی پر حملہ اس کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ انٹیلی جنس اور پولیس کا کام ہے۔ بس اتنی مہربانی اس نے کر دی ہے کہ اپنی ابتدائی تفتیش کی تفصیل مجھے بتا دی۔ کہ آخر میرے ڈیڈی پر حملہ ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا واقعی عمران کی بات درست تھی۔ باس ایسا ہی اصول پسند آدمی تھا۔

"تو آپ پرائیویٹ طور پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن میں تو سرکاری آدمی ہوں" ۔۔۔ صفدر نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔

"یار حصہ لے لینا۔ دل تھوڑا نہ کرو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"حصہ ۔۔۔ کیسا حصہ" ۔۔۔ صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس کیس کا جو میں مجرم کو سپرنٹنڈنٹ فیاض کے حوالے کرنے کی وصولی کروں گا۔ اور فیس بھی موٹی ملے گی کیونکہ ڈیڈی کا پارہ

یقیناً آسمان پر ہو گا اور بے چارہ سوپر فیاض فرش نشین" عمران نے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اچھا اچھا ۔۔۔ اب سمجھا۔ تو آپ کو اپنے ڈیڈی سے کوئی ہمدردی نہیں۔ مسئلہ سوپر فیاض سے فیس کی وصولی کا ہے" صفدر نے کہا۔

"ڈیڈی کو بھی مجھ سے ہمدردی نہیں ہے۔ میں بھوکا مروں یا بھیک مانگوں۔ انہیں بس حریرہ کھانے سے مطلب" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ آج آپ کو حریرے کی گردان کیسے یاد آ گئی" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا ویٹر ان کے سر پر آ پہنچا۔

"آرڈر سر" ۔۔۔ ویٹر نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا۔

"کوکا لے آؤ" ۔۔۔ صفدر نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور ویٹر منہ بنا کر واپس چلا گیا۔ شاید اسے اتنے سستے آرڈر کی توقع نہ تھی۔

اسی لمحے ایک ایکریمی کیفے میں داخل ہوا تو صفدر چونک پڑا۔

"کیا ہوا" ۔۔۔ عمران نے اسے چونکتے دیکھ کر پوچھا۔

"یہ وہی آدمی ہے جس نے سر رحمان پر حملہ کیا تھا۔ اسی کا حلیہ بتایا گیا تھا۔ یہ ایکریمین سفارت خانے کا ملازم ہے۔ خاصا عیاش طبع آدمی ہے" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔۔۔ وہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

آدمی اس دوران کونے کی ایک میز پر جا کر بیٹھ گیا۔

"تمہارا کیسے واقف ہے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ایک تقریب میں ملاقات ہو گئی تھی۔ پھر اکثر ہوٹلوں میں میل میلو ہوتی رہی۔ مجھے اس کا حلیہ خصوصی طور پر اس لئے یاد رہ گیا کہ اس کا ایک ابرو درمیان سے کٹا ہوا ہے جو خاصا بدنما لگتا ہے۔۔۔۔ اور یہی حلیہ حملہ آور کا اردگرد کے دکانداروں نے بتایا تھا"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

ویٹر نے اسی دوران کوک کی بوتلیں ان کے سامنے لا کر رکھ دیں۔

"تم بوتلیں لے آؤ۔ تم نے مجھے اسی کیفے میں ملنے والا واقعہ بتانا ہے۔ اور چونکہ میں نے تم سے فرمائش کی ہے کہ مجھے سفارت خانے کے کسی افسر سے ملا دو۔ تو تم مجھے اس سے ملانے لے جا رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے اسے تفصیل بتائی اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

اور پھر وہ دونوں اپنی بوتلیں ہاتھ میں پکڑ کر کرسی سے اٹھے اور تیز تیز قدم اٹھاتے اس میز کی طرف بڑھ گئے۔ جس پر وہ ایکریمین اکیلا بیٹھا شراب کی چسکیاں لے رہا تھا۔

"ہیلو"۔۔۔۔ صفدر نے قریب جا کر کہا۔ اور وہ صفدر کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"اوہ۔ ہیلو۔۔۔۔ آپ اور یہاں"۔۔۔۔ غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایک دوست سے ملنے یہاں آیا تھا کہ یہ صاحب مل گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں ایکریمین سفارت خانے کے کسی ذمہ دار آدمی سے ملنا ہے۔۔۔۔ لیکن یہ کسی وجہ سے سفارت خانے کے اندر نہیں جانا چاہتے۔ مجھے تو اس کا علم نہیں کہ یہ کیا چکر ہے۔ بہرحال آپ نظر آ گئے تو میں نے سوچا کہ آپ سے انہیں ملا دوں اس کے بعد آپ دونوں ہم وطن ہیں آپس میں جانیں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔ رابرٹ کلارک میرا نام ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جیمسن ہے۔ فرمایئے۔ آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں۔ میرا تعلق سفارت خانے سے ہے"۔۔۔۔ جیمسن نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا مسٹر ساعید آپ کا شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے خالصتاً ایکریمیوں کے لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تھینک یو۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر واپس مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کیفے سے باہر کی طرف مڑ گیا۔ عمران اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"مسٹر جیمسن۔۔۔۔ آپ سفارت خانے میں کس عہدے پر کام کرتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بس ملازم ہوں یہی سمجھ لیجئے"۔۔۔۔ جیمسن نے گول مول سا جواب

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

دیا۔

"سنیئے ——— میں ڈیفنس سیکرٹری مسٹر داجر کا خصوصی نمائندہ ہوں اس سے پہلے مس برٹ یہاں آئی ہیں۔ اور مس برٹ کی رپورٹ کے بعد مجھے بھیجا گیا ہے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— آپ ——— لیکن آپ اس طرح کیسے گھوم رہے ہیں۔ آپ کی آمد کی اطلاع تو یہاں فرسٹ سیکرٹری مسٹر فریکلن کو ضرور ہونی چاہیئے۔ لیکن ان کو تو علم ہی نہیں۔ میں ان کا خاص آدمی ہوں" جیمسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"انہیں اطلاع ہو جاتی تو پھر میرے یہاں آنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا۔ مجھے اس آپریشن کی خفیہ رپورٹ ڈیفنس سیکرٹری تک پہنچانی ہے جو مس برٹ کی واپسی سے متعلق ہے ——— اگر آپ مسٹر فریکلن کے خاص آدمی ہیں تو لازماً آپ جانتے ہوں گے" ——— عمران نے کہا

"ہو سکتا ہے میں جانتا ہوں۔ لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے۔ کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں سچ ہے" ——— جیمسن نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات بالکل درست ہے۔ بلکہ میں تو کافی پہلے اس سوال کا منتظر تھا۔ صورت حال کے مطابق خصوصی کارڈ ساتھ نہیں رکھا جا سکتا تھا ——— لیکن اگر آپ کو واقعی اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے۔ تو آپ مجھے یہ باتیں بتانے کی بجائے براہِ راست ڈیفنس سیکرٹری سے بات کر لیں۔ میں ان سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر آپ کی بات کرا سکتا

ہوں" ——— عمران نے کہا۔

"ڈ ——— ڈ ——— ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے براہِ راست بات اور میں" ——— جیمسن عمران کی بات سنتے ہی بُری طرح بوکھلا گیا۔ اور عمران اس کی بوکھلاہٹ کی وجہ بھی جانتا تھا کہ جیمسن جیسے کم حیثیت کے ملازم کے لئے براہِ راست ایکریمیا جیسی سپر پاور کے ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرنا واقعی بوکھلاہٹ کی بات تھی۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں مسٹر جیمسن۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ بڑی ممکن ہے اور ہو سکتا ہے اس طرح آپ اعلیٰ سطح پر کوئی مقام حاصل کر لیں۔ چانس ہی انسان کو آگے لے جاتے ہیں" ——— عمران نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ——— بالکل ٹھیک ہے۔ میں بات کر لوں گا۔ یہ واقعی حیرت انگیز چانس ہے کہ جو کچھ وہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ اس کا براہِ راست تعلق بھی مجھ سے ہی ہے۔ اور اس کی صحیح رپورٹ بھی میں ہی دے سکتا ہوں" جیمسن نے اب مطمئن لہجے میں کہا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔ بلکہ اب اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"سوچ لیجئے۔ بہرحال اعلیٰ سطح کا معاملہ ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ ——— آپ فکر نہ کریں۔ کہاں جانا ہو گا" ——— جیمسن کو اب اعلیٰ سطح پر اپنا مقام بنتا صاف دکھائی دے رہا تھا اس لئے وہ کچھ زیادہ ہی پرجوش ہو گیا تھا۔

"یہاں ایک صاحب ہیں رانا تیمور علی صندوقی بہت بڑے جاگیردار ہیں ان کی حویلی ہے۔ وہ ایکریمیا کے خاص آدمی ہیں۔ میں ان کی حویلی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/
http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

میں رہ رہا ہوں۔ آپ کو وہاں چلنا ہو گا کیونکہ وہ بات کرنے کے لئے محفوظ جگہ ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلئے" ۔۔۔۔ جیمسن نے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ تو عمران کی توقع سے بھی زیادہ پرجوش لگ رہا تھا۔

عمران سر ہلاتا ہوا اُسے ساتھ لئے کیفے سے باہر نکلا اور ایک طرف کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کار بھی رانا صاحب کی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اور خوبصورت اور جدید ماڈل کی کار دیکھ کر جیمسن نے سر ہلا دیا۔ اب اُسے رانا تیمور علی صندوقی کی جاگیرداری پر کچھ زیادہ ہی یقین آ گیا تھا۔

اور چند لمحوں بعد عمران اُسے کار میں بٹھلائے رانا ہاؤس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے صفدر کی کار کو اپنے تعاقب میں آتے ہوئے دیکھا۔ لیکن خاموش رہا ۔۔۔ کیونکہ اب صفدر کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اتفاق سے کام خود ہی ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے کار رانا ہاؤس کے گیٹ پر جا کر روکی۔ اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن مخصوص انداز میں تین بار دبا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف نے باہر جھانکا۔

"عمران ۔۔۔ پھاٹک کھولو" ۔۔۔۔ عمران نے دبے لہجے میں کہا۔ تاکہ کار میں بیٹھے ہوئے جیمسن تک آواز نہ پہنچ سکے۔ اور جوزف ایک لمحے کے لئے چونکا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر غائب ہو گیا۔ جب کہ عمران

واپس ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ گیا۔

"یہ تو کوئی حبشی تھا" ۔۔۔۔ جیمسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ایک اور بھی ہے۔ یہ رانا صاحب کے باڈی گارڈ ہیں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے پھاٹک کھلا اور عمران کار اندر لیتا چلا گیا۔

"یہ تو بہت بڑی حویلی ہے" ۔۔۔۔ جیمسن اور بھی زیادہ مرعوب ہو گیا۔ عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور کار پورچ میں جا کر روک دی۔ اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ برآمدے میں کھڑا جوانا غور سے عمران اور جیمسن کو دیکھنے لگا ۔۔۔ کیونکہ وہ عمران کو اس میک اپ میں نہ پہچانتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے پھاٹک جوزف نے کھولا تھا۔ اور اتنا وہ جانتا تھا کہ جوزف جیسا آدمی کسی غلط آدمی کے لئے پھاٹک نہیں کھول سکتا۔

"آئیے مسٹر جیمسن۔ اندر میرے کمرے میں آئیے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر عمارت کے اندر راہداری میں اشارہ کرتے ہوئے حیرت سے گم سم اور خاص طور پر جوانا کو دیکھتے ہوئے جیمسن سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جیمسن سر ہلاتا ہوا عمران کے پیچھے چلتا ہوا راہداری میں سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔

"تشریف رکھیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جیمسن خاموشی سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتائیے۔ سر رحمان پر ڈرامائی حملہ کرنے کی پلاننگ کس نے سوچی تھی" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اس بار وہ اپنے اصل لہجے میں بولا تھا۔

"کیا مطلب — کون ہو تم" —— جیمسن یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"آرام سے بیٹھ جاؤ مسٹر جیمسن۔ اور شکر کرو کہ تمہاری گولیوں سے سر رحمان زیادہ زخمی نہیں ہوئے۔ ورنہ اب تک تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ ہو چکی ہوتی" —— عمران کے لہجے میں خاصی تلخی عود کر آئی تھی۔

"تم کون ہو" —— جیمسن نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"میں سر رحمان کا بیٹا ہوں۔ علی عمران۔ اور یہ دونوں میرے اسسٹنٹ ہیں۔ جوزف اور جوانا" —— عمران نے کہا۔ البتہ دونوں کے نام اس نے خاصی بلند آواز سے کہے تھے۔ اور نتیجہ یہ کہ دوسرے لمحے وہ دونوں کمرے میں داخل ہو گئے۔ جوزف نے عمران کے متعلق جوانا کو بتا دیا تھا —— اس لئے اس بار اس کی نظروں میں حیرت نہ تھی۔

"دیکھو جیمسن —— یہ دونوں انسانی ہڈیاں توڑنے اور گوشت کے ریشے علیحدہ کرنے میں مہارت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر تم مجھے تفصیل بتا دو کہ اصل ڈرامہ کیا تھا اور کس نے یہ پلان بنایا ہے تو شاید میں تمہیں معاف کر دوں —— ورنہ میں خاموشی سے باہر نکل جاؤں گا اور یہ دونوں تمہارا کیا حشر کرتے ہیں مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہو گی" —— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اور سنو۔ میرا تعلق ایکریمین سفارتخانے سے ہے۔ مجھے سفارتی تحفظ حاصل ہے۔ اس لئے تم مجھ پر انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے" —— جیمسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"پہلے بیٹھ جاؤ۔ اور میری بات اطمینان سے سنو۔ اس کے بعد فیصلہ کرنا تمہارے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ ایکریمیا کے ڈیفنس سیکرٹری کی نمائندہ خصوصی مس برٹ کسی خاص مقصد کے لئے یہاں آئی —— اس نے یہاں کی حکومت کو اس خاص مقصد کے حصول کے لئے آمادہ کرنا چاہا۔ لیکن حکومت نے کورا جواب دے دیا۔ اس کے بعد تم نے پلازا بلڈنگ کے پاس سر رحمان کی کار پر فائرنگ کی —— سر رحمان معمولی زخمی ہوئے۔ تمہیں چند راہ گیروں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ اور وہاں سے تم انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس پہنچ گئے۔ تمہاری جیب سے ایک لسٹ برآمد ہوئی۔ جس میں صدر مملکت سے لے کر بڑے بڑے عہدیداروں کے نام تھے —— اس حملے سے پہلے تم نے سر رحمان کو فون کر کے پادرلینڈ کے الفاظ کہے۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی حراست سے تم فرار ہو گئے اور اطمینان سے سفارت خانے پہنچ گئے اور اب آزادانہ گھومتے پھر رہے ہو۔ بولو میں ٹھیک کہہ رہا ہوں"

عمران نے بڑی تفصیل سے ساری بات دہراتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں" —— جیمسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مخصوص حلیہ ایسا ہے کہ تم ہزاروں میں نہیں چھپ سکتے۔ اس کے علاوہ جن راہ گیروں نے تمہیں پکڑا۔ وہ بھی ایکریمین تھے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اور پولیس کے حوالے کر کے وہ اکٹھے ہی سفارت خانے کی کار میں بیٹھ کر گئے۔ اب بولو۔ اور یہ بھی سن لو کہ پاور لینڈ انتہائی خطرناک تنظیم ہے ـــــ اگر تم پاور لینڈ کے نمائندے ہو تو پھر تمہارا حشر اتنا زیادہ عبرت ناک ہو گا" ـــــ عمران کا لہجہ آہستہ آہستہ سرد ہوتا جا رہا تھا۔

"مجھے سفارت خانے فون کرنے دو۔ بکتے تم کون ہو۔ اور کیا کہہ رہے ہو" ـــــ جیمسن نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"جوزف اور جوانا ـــــ اس نے ڈیڈی پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ میں اسے ہاتھ نہیں لگانا چاہتا ورنہ مسئلہ ذاتی انتقام کا پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے اب تم دونوں نے اس سے اصل معلومات اگلوانی ہیں۔ بس اتنا خیال رہے کہ اس کی سانس چلتی رہے۔ باقی کی فکر نہ کرنا" عمران نے ایک طرف کھڑے جوزف اور جوانا سے کہا۔ اور پھر تیزی سے اٹھ کر کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ دوسرے لمحے کمرے سے جیمسن کی ہولناک چیخ سنائی دی ـــــ اور پھر تو جیسے کمرے میں چیخوں کا طوفان امڈ آیا۔ لیکن عمران بڑے اطمینان سے دوسرے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ سر رحمان پر حملے کی بہر حال کچھ نہ کچھ سزا تو جیمسن کو ملنی چاہئے تھی ـــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد جوزف دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"وہ سب کچھ بتانے پر تیار ہے باس" ـــــ جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"یعنی ابھی اس کی زبان حرکت کر سکتی ہے" ـــــ عمران نے منہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

بناتے ہوئے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جب وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا تو ٹھٹھک کر رک گیا۔ فرش پر جیمسن پڑا ہوا تھا۔ لیکن اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں ـــــ چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ سارے جسم پر زخم تھے۔ اور اس کا جسم یوں کانپ رہا تھا جیسے رعشہ زدہ ہاتھ کانپتا ہے۔ جوانا اس کے منہ میں پانی انڈیل رہا تھا۔

"واہ ـــــ ہمارے ہاں بکری کو ذبح کرنے سے پہلے پانی پلاتے ہیں۔ تمہارے ہاں شاید ذبح کرنے کے بعد پلانے کا رواج ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ یہ بول نہ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا پانی پلا ہی دیا جائے" ـــــ جوانا نے دانت نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے شاید اسے فٹ بال سمجھ کر باقاعدہ میچ کھیلا ہے۔ کتنے زیادہ گول کئے ہیں" ـــــ عمران نے جیمسن کے قریب پہنچ کر جھکتے ہوئے کہا۔ جیمسن مسلسل کراہ رہا تھا۔

"ہاں تو مسٹر جیمسن عرف فٹ بال۔ فرمائیے۔ یا پھر میچ کا دوسرا ہاف شروع کرا دیا جائے" ـــــ عمران نے کہا۔

"تت ـــــ تت ـــــ تم درندے ہو۔ یہ انسان نہیں درندے ہیں" ـــــ جیمسن نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"افریقہ میں درندے ہی پائے جاتے ہیں مسٹر جیمسن۔ لیکن یہ بات تم سر رحمان پر فائر کھولنے سے پہلے بھی سوچ سکتے تھے۔ آخر گولیاں بھی تو انسانی جسم کو تکلیف ہی پہنچاتی ہیں ـــــ یہ ڈم ڈم کی گولیاں

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تو نہیں ہوتیں کہ طاقت بخشتیں" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مس برٹ نے سفارت خانے میں آکر ڈیفنس سیکرٹری سے بات کی تو ڈیفنس سیکرٹری نے فرسٹ سیکرٹری مسٹر فریکلن سے کہا کہ وہ کسی اعلیٰ شخصیت پر حملہ کرائیں اور اس سے پہلے پادرلینڈ کا نام اچھالیں اس طرح حکومت ایکریمیا کا مقصد حل ہو جائے گا چنانچہ مسٹر فریکلن نے مجھے بلایا ــــ پھر مجھے کہا گیا کہ میں نے کار پر فائر کرنا ہے۔ لیکن یہ فائر صرف کار کے نچلے حصے پر ہونا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ حملے کا مقصد قتل نہیں بلکہ صرف دھمکانا ہے۔ پروگرام شاید پہلے ہی بن چکا تھا ــــ پھر سفارت خانے کی کار میں چند دوسرے آدمیوں کے ساتھ بیٹھ کر میں یلانا بلڈنگ پہنچ گیا۔ مجھے وہاں چھپا دیا گیا۔ جب وہ مطلوبہ کار نظر آئی تو مجھے اس کی نشاندہی کی گئی۔ میں نے باہر نکل کر اس پر فائر کھولا ــــ وہ الٹ گئی۔ پھر سفارت خانے کے افراد نے ہی منصوبے کے مطابق مجھے پکڑ کر پولیس کے حوالے کیا۔ بعد میں مجھے سی۔ آئی۔ ڈی کے حوالے کیا گیا۔ سی۔ آئی۔ ڈی کے سپرنٹنڈنٹ نے میری جیب سے لسٹ برآمد کی اور پھر مجھے بھگا دیا اس کے ساتھ مسٹر فریکلن شاید پہلے ہی معاملہ طے کر چکے تھے۔ میں وہاں سے فرار ہو کر واپس سفارت خانے چلا گیا۔ بس اتنی سی بات ہے" ــــ جیمسن نے رک رک کر تفصیل بتائی اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اس کو اٹھا کر بیڈ پر ڈالو۔ اور اس کی ضروری مرہم پٹی کر دو۔ ابھی اس کا زندہ رہنا ضروری ہے" ــــ عمران نے جوزف اور جوانا سے

مخاطب ہو کر کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل کر واپس اپنے مخصوص کمرے میں آگیا۔ اس نے رسیور اٹھایا۔ اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــــ سپرنٹنڈنٹ فیاض آف سنٹرل انٹیلی جنس سپیکنگ"

فیاض کی تحکمانہ آواز رسیور پر ابھری۔

"میں ایکریمین سفارت خانے سے بول رہا ہوں۔ آپ کو ہمارے معاملے میں زیادہ پریشانی تو نہیں ہوئی" ــــ عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"اوہ ــــ وہ باس پر حملے والا معاملہ آپ نے تو مجھے کہا تھا کہ حملہ صرف ڈرامہ ہوگا لیکن باس زخمی ہو گئے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ مجرم میری حراست سے فرار ہوا ہے اسلئے مسئلہ انتہائی خراب ہو گیا ہے۔ آپ کو مزید خرچ کرنا پڑے گا" ــــ فیاض نے اپنی لالچی طبیعت سے مجبور ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر فیاض ــــ آپ کو پہلے ہی انتہائی بھاری رقم ادا کی گئی تھی۔ ورنہ ہم چاہتے تو ویسے بھی اسے چھوڑ سکتے تھے!" عمران نے کہا۔

"ہونہہ ــــ بھاری رقم ــــ دس ہزار ڈالر بھاری رقم ادا کی گئی تھی۔ معاملہ ڈائریکٹر جنرل کے زخمی ہونے کا ہے" ــــ فیاض نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ آپ ڈائریکٹر جنرل کو بتا دیں کہ آپ نے رقم لے کر مجرم کو چھوڑا تھا۔ وہ آپ کو مزید رقم دے دیں گے گڈ بائی۔"

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت بھری چمک تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ فیاض اب بیٹھا ایکریمین سفارت خانے کو گالیاں دے رہا ہوگا —— چند لمحے انتظار کرنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا۔ اور دوبارہ سوپر فیاض کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس —— سپرنٹنڈنٹ فیاض آف سنٹرل انٹیلی جنس سپیکنگ" اس بار فیاض کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ شاید ابھی تک وہ غصے کے عالم سے باہر نہ آیا تھا۔

"آہستہ بولا کرو یار —— میرے خیال میں اب تمہیں اپنے کانوں کا معائنہ کرانا چاہیئے۔ صرف بہرے ہی اتنے زور سے بولتے ہیں۔ اور ہاں۔ ساتھ ساتھ دماغ کا بھی معائنہ کرا لینا۔ شاید تمہاری یادداشت ختم ہوتی جا رہی ہے جو ہر بار اپنا عہدہ تمہیں یاد رکھنے کے لئے دوہرانا پڑتا ہے" —— عمران کی زبان چل پڑی۔

"تم —— تم نے فون کیوں کیا ہے" —— سوپر فیاض نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ ڈیڈی پر قاتلانہ حملے کا مجرم تمہاری حراست سے فرار ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں اب تمہیں کہیں شادی دفتر کھولنا پڑے گا —— یا پھر کسی یتیم خانے کا منیجر بننا ہوگا۔ نوکری تو تمہاری رہ نہیں سکتی" —— عمران نے کہا۔

"مجرم حراست سے فرار ہو بھی جاتے ہیں۔ میں اُسے تلاش کر رہا ہوں۔ تمہارے ڈیڈی نے تو مجھے انتہائی سخت وارننگ دے

دی ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مسئلہ ختم ہو گیا کیونکہ کیس ہی میرے محکمے سے ٹرانسفر ہو گیا۔ اب جان بچ جائے گی" فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے حیرت ہے کہ ڈیڈی نے تمہیں بولنے کے قابل کیسے چھوڑا" —— عمران نے کہا۔

"میں نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لی تھی" سوپر فیاض نے بڑے رازدارانہ لہجے میں بتایا۔ اور عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"واہ —— کمائی کا یہ اچھا طریقہ ہے۔ پہلے رقم لے کر مجرم کو دوڑا دیا پھر ہاتھ جوڑ کر رقم ہضم کر لی" —— عمران نے کہا۔

"کک —— کک —— کیا کہہ رہے ہو تم۔ مجھ پر الزام لگا رہے ہو" —— فیاض کی بُری طرح بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"الزام کی حقیقت کا تو اس وقت پتہ چلے گا جب وہ مجرم ڈیڈی کے سامنے پیش کیا جائے گا اور وہ خود ساری صورت حال بتلائے گا —— تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ڈیڈی پر قاتلانہ حملے کا مجرم اس وقت میرے قبضے میں ہے۔ بولو۔ کب پیش کر دوں اُسے ڈیڈی کے سامنے" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے" —— فیاض کی آواز ہی بتا رہی تھی کہ اس کی کھوپڑی ماؤف ہو چکی ہے۔

"تمہاری اس کال کا ٹیپ بھی میرے پاس موجود ہے۔ جس میں تم نے دس ہزار ڈالر کی رقم ایکریمین سفارت خانے سے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

وصول کرنے کا اقرار کیا ہے ۔ اور مزید رقم طلب کی تھی ۔ وہ ٹیپ ڈیڈی کو تحفے میں پیش کیا جائے گا ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"عم ۔۔ عم ۔۔ عمران ۔۔ تم کہاں سے بول رہے ہو" اب فیاض پوری طرح بوکھلا چکا تھا ۔ اسے معلوم تھا کہ اگر واقعی ایسا ہو گیا تو پھر سر رحمان کے ہاتھوں اس کی عبرت ناک موت یقینی ہے ۔

"ٹیلی فون کے کیبن سے بول رہا ہوں ۔ کیوں" ۔۔۔ عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا ۔

"دیکھو عمران ۔۔ تم میرے دوست ہو میرے یار ہو ۔ دیکھو ۔۔۔۔" ۔۔۔ فیاض نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہنا شروع کر دیا ۔

"دیکھوں کیسے ۔۔ ابھی میری نظر اتنی تیز نہیں ہوئی کہ ٹیلی فون کے مائیک میں سے تمہاری شکل دیکھ سکوں" ۔۔۔ عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے جواب دیا ۔

"پلیز عمران ۔۔ مجھے بتاؤ تم کہاں ہو ۔ میں تم سے فوراً ملنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ فیاض نے کہا ۔

"سوری فیاض ۔۔ اس بار بات ختم نہیں ہو سکتی ۔ ایک تو مسئلہ ڈیڈی پر حملے کا ہے دوسرا یہ کہ اس مسئلے میں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم وابستہ ہے ۔ اگر ڈیڈی اس حملے میں ہلاک ہو جاتے تو اور پھر تم نے لسٹ بھی دیکھی تھی ۔۔ اس میں ملک کے اعلیٰ عہدیداروں

کے نام موجود تھے ۔ اور تمہارا چھوٹا ہوا مجرم دوسرا حملہ بھی کر سکتا تھا ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ میں نے لسٹ بعد میں پڑھی تھی ۔ خدا کے لئے مجھے معاف کر دو عمران ۔ مجھے صرف یہی بتایا گیا تھا کہ حملہ صرف ڈرامہ ہو گا ۔ سر رحمان ذرہ برابر بھی زخمی نہ ہوں گے ۔ میں مر جاؤں گا عمران ۔۔ پلیز عمران ۔۔۔۔" ۔۔ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا ۔ عمران کے فقروں سے شاید اسے پہلی بار صورت حال کی سنگینی کا احساس ہوا تھا ۔

"دیکھو سوپر فیاض ۔۔ تمہارے ساتھ دوستی کا یہ مطلب نہیں کہ اگر تم روپے کے لالچ میں ملکی اور قومی مجرموں کو چھوڑ دو تو پھر بھی تمہارے ساتھ رعایت کی جائے ۔ چھوٹے موٹے بدمعاشوں سے بھتہ وصول کرنے کی بات اور ہے ۔۔ لیکن بین الاقوامی مجرموں کو رقم لے کر چھوڑ دینا یہ اور بات ہے" ۔۔ عمران کا لہجہ بے پناہ سنجیدہ ہو گیا ۔

"مم ۔۔ مم ۔۔ میں معافی مانگ رہا ہوں ۔ آئندہ اگر تمہیں ایسی شکایت ہو تو مجھے گولی مار دینا" ۔۔۔ سوپر فیاض ساری اکڑ فوں بھول کر اب باقاعدہ رونے پر اتر آیا تھا ۔

"تم سے رقم کی بات کس نے کی تھی" ۔۔۔ عمران نے پوچھا ۔

"مسٹر فرینکلن ہیں فرسٹ سیکرٹری ۔ وہ میرے واقف ہیں ۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ ایک ڈرامہ کرنا چاہتے ہیں ۔ یقین کرو مجھے اس وقت تک یہ بھی خبر نہ تھی کہ یہ حملہ سر رحمان پر کیا جائے گا"

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

عمران نے جواب دیا۔

"تم نے کتنی رقم مانگی تھی" ——— عمران نے پوچھا۔

"میں نے پچاس ہزار ڈالر مانگے تھے۔ لیکن وہ دس ہزار ڈالر اڑ گئے۔ میں نے بھی سوچا چلو حکومت ایکریمیا کو اس رقم سے کیا فرق پڑتا ہے ——— سنو عمران ——— تم یہ دس ہزار ڈالر مجھ سے لو۔ اور سنو۔ میں اس سے بھی مزید دینے کے لئے تیار ہوں بس مجھے معاف کر دو" ——— فیاض نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا۔

"میں لعنت بھیجتا ہوں اس رقم پر۔ تم نے مجھے بھی اپنی طرح گھٹیا سمجھا ہے۔ جہاں ملک کی عزت اور سلامتی کا مسئلہ ہو وہاں دس ڈالر چھوڑ دس کروڑ ڈالر پر بھی میں تھوکنا تک گوارا نہیں کرتا۔ مجھے یہ سن کر بے حد دکھ ہوا ہے کہ تم اس حد تک گھٹیا پن پر اتر آئے ہو کہ اب ملک و قوم کی سلامتی اور عزت بھی چند ٹکوں کی خاطر بیچنے لگے ہو" ——— عمران کا لہجہ بے حد تلخ ہو گیا۔

"عمران پلیز عمران ——— اب بس کر دو مجھے اتنی سزا نہ دو پلیز ہے میں نے غلطی کی ہے۔ ٹھیک ہے اب میں خودکشی کر لوں گا۔ یہی میرا یہی علاج ہے۔ واقعی میں گھٹیا ہوں۔ واقعی میں انتہائی پستی میں گر چکا ہوں" ——— فیاض کی ذہنی رو اس حد تک پلٹ گئی کہ عمران نے محسوس کر لیا کہ اسے نہ صرف اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔ بلکہ اگر اسے روکا نہ گیا تو واقعی خودکشی کر لے گا ——— اور عمران کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ سوپر فیاض کو اس کی غلطی کا احساس ہو جائے۔

کہ وہ اتنا سنجیدہ ہوا تھا۔

"سنو ——— اگر تم نے واقعی اپنی غلطی محسوس کر لی ہے۔ تو خودکشی کرنے کی بجائے اس کا کفارہ ادا کرو" ——— عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"میں تیار ہوں ——— بالکل کفارہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوں اور یقین کرو کہ آئندہ ایسی غلطی نہ ہو گی" ——— فیاض نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— دس ہزار ڈالر کی رقم کے ساتھ پچاس ہزار روپے مزید اپنی طرف سے ملاؤ۔ اور جتنی رقم بنتے وہ تم عوامی ہسپتال میں بننے والے نئے وارڈ میں بطور چندہ جمع کراؤ۔ اپنے نام سے نہیں اپنے بچے کے نام سے ——— اور پھر وہ رسید لے کر میرے پاس رانا ہاؤس آجاؤ۔ یہاں وہ مجرم موجود ہے۔ اسے لے جا کر سر رحمان کے پیش کر دو۔ میں تو تمہاری یہی خدمت کر سکتا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران ——— گریٹ عمران ——— تم

میں مزید ساٹھ ہزار روپے جمع کرا

کی مسرت سے لرزتی ہوئی آواز

طویل سانس لے کر رسیور رکھ

سر رحمان پر حملے کی سزا بھی جھ

رقم لے کر مجرم چھوڑنے کی۔

گا۔ لیکن آئندہ ایسی حرکت

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سے باہر آ گیا۔

"کیا پوزیشن ہے زخمی کی"۔۔۔ عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"مرہم پٹی تو کر دی ہے لیکن شاید زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکے" جوزف نے کہا۔

"اوکے۔۔۔ اب میں جا رہا ہوں۔ جوانا کو بھی بتا دینا۔ سوپر فیاض ابھی تھوڑی دیر بعد یہاں آئے گا۔ زخمی اس کے حوالے کر دینا۔ اگر پوچھے تو کہہ دینا کہ وہ کسی ضروری کام کے لئے چلے گئے ہیں" عمران نے جوزف کو سمجھایا اور پھر جوزف کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔

خوب صورت اور نرم بیڈ پر لیٹی ہوئی لیڈی ایشلے نے دروازہ کھلنے کی آواز سن کر سر اٹھایا۔ اور پھر دروازے پر کھڑے لمبے تڑنگے نوجوان کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔

"آؤ وارن۔۔۔ آؤ"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔ وارن نے بڑے مؤدبانہ انداز میں قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"۔۔۔ میڈم نے ایک طرف رکھی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔ وارن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"کیا رپورٹ ہے" ـــــ میڈم نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے شراب کے بھرے جام کو اٹھا کر منہ سے لگاتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم۔ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے میں آپ کو فون پر رپورٹ دے چکا ہوں" ـــــ وارن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں سن چکی ہوں۔ لیکن میں تمہارے منہ سے براہ راست رپورٹ سننا چاہتی ہوں" ـــــ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میڈم ـــ رپورٹ او۔کے ہے۔ پورا ایریا ہمارے کنٹرول میں ہے۔ ایک ایک چپہ چیک کیا جا رہا ہے۔ ایمرجنسی اسکواڈ تیار ہیں۔ جیسے ہی کوئی اجنبی ایریے میں داخل ہوا۔ اُسے فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے گا" ـــــ وارن نے دوبارہ رپورٹ دوہراتے ہوئے کہا۔

"اور اگر وہ گرفتار نہ ہو سکے تو" ـــــ لیڈی ایشلے نے جام کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔

"تو انہیں گولی مار دی جائے گی" ـــــ وارن نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہاری ڈیوٹی کس وقت تک ہوتی ہے" ـــــ لیڈی ایشلے نے پوچھا۔

"میری ڈیوٹی ختم ہو رہی تھی کہ آپ کی کال موصول ہوئی ہے۔ اور میں رہائش گاہ پر جانے کی بجائے آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں" ـــــ وارن نے نظریں جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں وہ پہلے والا وقت یاد ہے۔ جب تم میری تنظیم کے ممبر ہوا کرتے تھے" ـــــ مادام نے یک لخت میٹھے لہجے میں کہا۔

"وہ وقت کیسے بھول سکتا ہوں میڈم۔ لیکن اب تو اس کے متعلق سوچنا ہی حماقت ہے" ـــــ وارن نے جواب دیا۔

"کیوں ـــ کیا وہ وقت دوبارہ نہیں آسکتا" ـــــ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور وارن نے چونک کر نظریں اٹھائیں لیڈی ایشلے کی آنکھوں میں وارفتگی کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"اوہ میڈم ـــ آ ـــ آپ" ـــــ وارن نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں ـــ تم اب بھی وہی وارن ہو اور میں وہی ایشلے" مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وارن کوئی جواب دیتا۔ اچانک بیڈ کے ساتھ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی تیزی سے بج اٹھی۔ اور لیڈی ایشلے کے ساتھ ساتھ وارن بھی چونک پڑا۔

لیڈی ایشلے نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر سختی اور جھنجلاہٹ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"یس" ـــــ لیڈی ایشلے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میڈم ـــ میں جیگری بول رہا ہوں کنٹرول روم سے۔ سکس زیرو ایریے میں چند مشکوک افراد کو چیک کیا گیا ہے۔ وہ ایک پہاڑی غار میں چھپے ہوئے ہیں ـــــ دوسری طرف سے

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

وارث کی جگہ ڈیوٹی دینے والے جیگری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ۔۔۔ فوراً انہیں گھیرو۔ انتہائی احتیاط سے۔ میں کنٹرول روم میں آ رہی ہوں" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر موجود ساری رومانیت یک لخت غائب ہو گئی تھی۔

"میرے خیال میں پاکیشیا کے لوگ پہنچے ہیں" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے جلدی سے ایک سائیڈ پر رکھا ہوا اپنا نائٹ گون اٹھا کر پہنتے ہوئے وارث سے کہا جو مؤدبانہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اور کون ہو سکتا ہے میڈم۔ آپ حکم دیں تو میں" ۔۔۔ وارث نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ تم میرے ساتھ چلو۔ یہی تو وہ اہم مشن ہے۔ جس کا مجھے کتنے عرصے سے انتظار تھا۔ اور سنو ۔۔۔ اگر یہ مشن کامیاب ہو گیا تو پھر تم اور میں واپس پرانے دور میں لوٹ جائیں گے۔ ایک طویل اور خوب صورت جشن" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے کہا اور وارث کا چہرہ جشن کے تصور سے ہی گلنار ہو گیا۔

اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ ساجان سنٹر کا مین کنٹرول روم تھا ۔۔۔ دیواروں کے ساتھ فٹ مشینری کے سامنے آپریٹر مسلسل کام کر رہے تھے۔ ایک سائیڈ پر شفاف شیشے کا بڑا سا کیبن تھا جو مین آپریٹنگ روم تھا۔ لیڈی ایشلے اور اس کے پیچھے چلتا ہوا وارث اس کیبن میں داخل ہوئے تو وہاں موجود

ایک نوجوان تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا رپورٹ ہے جیگری" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میڈم ۔۔۔ اس غار کو گھیرا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی تک اس میں سے کوئی باہر نہیں آیا۔ آپ حکم دیں تو فائنل آپریشن کر دیا جائے" جیگری نے کہا۔

"جو آدمی تم نے چیک کئے تھے ان کی فلم دکھاؤ" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا:

اور جیگری نے جلدی سے سامنے موجود مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اور پھر سائیڈ سکرین پر جھماکے شروع ہوئے اور پھر پہاڑیوں کا ایک منظر ابھر آیا ۔۔۔ سخت اور اونچی نیچی ویران چٹانیں ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ اور چند لمحوں بعد اچانک ایک چٹان کے پیچھے سے تین چار سائے سے کودے اور تیزی سے ایک اور چٹان کے پیچھے غائب ہو گئے۔

"یہاں ایک بڑی غار ہے میڈم۔ یہ اس غار میں گئے ہیں" جیگری نے کہا۔

"لیکن یہ آئے کہاں سے ہیں۔ بس اچانک چٹان کے پیچھے سے نکل آئے ہیں" ۔۔۔ وارث نے جو لیڈی ایشلے کی پشت پر کھڑا تھا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے اچانک ہی آنا تھا۔ لیکن مجھے کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ سائے انسانوں کے نہ ہوں"

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

لیڈی لیشلے نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔
"انسانوں کے نہیں۔۔۔ لیکن میڈم یہ کیسے ہو سکتا ہے" جیگری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"فائنل آپریشن کرو۔ ابھی پتہ لگ جائے گا۔ سکس زیرو بم استعمال کرو"۔۔۔ لیڈی لیشلے نے کہا۔
"سکس زیرو بم۔۔۔ ٹھیک ہے میڈم۔ اس طرح ان کے جسم ختم نہ ہوں گے البتہ وہ ذہنی طور پر مر بھی جائیں گے" وارث نے کہا۔
اور جیگری نے تیزی سے ایک بٹن دبا کر آپریٹر کو تیز لہجے میں احکامات دینے شروع کر دیئے۔
لیڈی لیشلے کی نگاہیں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد آسمان پر ایک سرخ رنگ کا نقطہ دکھائی دیا۔ اور پھر وہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔۔۔ کافی نشیب پر پہنچ کر وہ پھٹا اور سرخ رنگ کی تیز شعاعیں ارد گرد کی چٹانوں پر پھیل گئیں اور سکرین کا سارا منظر سرخ رنگ میں ڈوب سا گیا۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ سرخی غائب ہونے لگی اور پھر منظر بالکل واضح ہو گیا۔
"آؤ وارث۔ ہم موقع پر چیک کریں"۔۔۔ لیڈی لیشلے نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے کنٹرول روم سے باہر نکلے اور پھر ایک بند جیپ پر دونوں سوار ہو گئے۔ جیپ کے ڈرائیور کو شاید جیگری پہلے ہی ہدایات دے چکا تھا۔ اس لئے ان کے بیٹھتے ہی جیپ تیزی سے آگے بڑھتی گئی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ

چٹانوں کے قریب پہنچ گئے۔
"یہاں سے آگے جیپ نہ جا سکے گی میڈم"۔۔۔ ڈرائیور نے ایک جگہ جیپ روکتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم ہمارا یہیں انتظار کرو"۔۔۔ میڈم نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آئی۔ دوسری طرف سے وارث بھی اتر آیا۔ انہیں معلوم تھا کہ کنٹرول روم میں انہیں مسلسل چیک کیا جا رہا ہو گا۔ اس لئے وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے چٹانیں پھلانگتے تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔۔۔ وارث کے ہاتھ میں ایک بڑی ٹارچ تھی جو اس نے روشن کر رکھی تھی۔
"میڈم۔۔۔ آپ نے تو کہا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں" اچانک وارث نے کہا۔
"ہاں۔۔۔ میں نے درست کہا تھا"۔۔۔ میڈم نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ایسی صورت میں میڈم ہمیں انتہائی احتیاط سے آگے بڑھنا چاہئے"۔۔۔ وارث نے کہا۔
"نہیں۔۔۔ اب یہ اتنے بھی خطرناک نہیں ہو سکتے کہ زیرو سکس بم کے فائر کے باوجود بھی زندہ رہ جائیں اور مردے خطرناک نہیں ہوا کرتے"۔۔۔ میڈم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
اور تھوڑی دیر بعد وہ اس چٹان پر پہنچ گئے۔ جہاں وہ سائے کود کر غائب ہوئے تھے۔ سامنے ایک طویل غار کا دہانہ موجود تھا۔
"آپ یہاں رکیں میڈم۔۔۔ میں اندر جا کر چیک کرتا ہوں"

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/
http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

وارث نے کہا اور میڈم سر ہلا کر وہیں رک گئی جب کہ وارث تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ اس نے جیب سے ایک چپٹا سا پستول نکال لیا تھا ——— یہ ریز گن تھی۔ جس کا ایک ہی فائر بڑی سے بڑی چٹان کو بھی ریزہ ریزہ کر سکتا تھا۔

غار کے دہانے میں داخل ہو کر وہ جیسے ہی آگے بڑھا ایک لمحے ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ غار میں مختلف جگہوں پر چار لگڑ بھگڑ مردہ پڑے ہوئے تھے ——— غار آگے سے بند تھی۔ وارث نے ایک طویل سانس لیا اور پھر طاقتور ٹارچ کی مدد سے پوری غار کا جائزہ لے کر وہ واپس دہانے کی طرف مڑ گیا۔

"میڈم ——— آپ کا آئیڈیا درست تھا۔ یہ انسان نہیں بلکہ لگڑ بھگڑ تھے" ——— دہانے پر پہنچ کر وارث نے کہا۔

"اوہ ——— مجھے بس شک سا پڑا تھا" ——— میڈم نے کہا۔ اور تیزی سے چلتی ہوئی غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی۔

"لگتے بالکل ذی انسانوں جیسے ہی تھے" ——— وارث نے کہا۔

"ہاں ——— دراصل بس جھلک سی محسوس ہوئی تھی اس لئے" میڈم نے کہا۔ اور واپس مڑ گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ تیزی سے واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ میڈم کے چہرے پر اب بوریت کے آثار واضح دکھائی دے رہے تھے ——— اس لئے وارث سمجھ گیا کہ ان نامراد لگڑ بھگڑوں نے اس کی قیمتی رات ضائع کر دی ہے۔ بہرحال وہ کہہ بھی کچھ نہ سکتا تھا۔ اس لئے خاموش اور مؤدب بیٹھا ہوا تھا۔

تمہارا مسئلہ تو دانش منزل والے ہسپتال میں ہی ہو جائے البتہ ٹائیگر کو میں پہلے ہی بلا کر سیٹ کر دوں گا ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا یہاں سے چلنے کا کیا پروگرام ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے کافی انتظامات کرنے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہاں سے رات بارہ بجے ٹرانسمٹ ہو جائیں" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رات بارہ بجے" ——— بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"فکر نہ کرو۔ جس علاقے میں ہیڈ کوارٹر ہے۔ وہاں دوپہر کے بارہ بجے ہوں گے۔ اور بارہ بجے کا وقت جماعتوں کے لئے بین الاقوامی طور پر اچھا سمجھا جاتا ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن کیا ٹائیگر کو اور مجھے بھی اکٹھا ہی یہاں سے روانہ ہونا ہو گا" ——— بلیک زیرو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ——— تم سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ہو۔ اور جولیا کی سپیشل کال پر آتے ہو۔ میں ٹرانسمٹ نیوز نصب کرنے کے بعد تمہارا مستقل میک اپ بھی کر دوں گا ——— اس کے بعد یہاں سے روانگی کے لئے صفدر کا فلیٹ مناسب رہے گا۔ سب وہاں اکٹھے ہو جائیں گے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں تیار ہوں" بلیک زیرو نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس دعا کرو۔ ہمارے بعد کوئی سپر ہیری مجرم تنظیم یہاں پہنچ جائے۔ ورنہ بے چاری جولیا سمجھ کر تمہیں دبوچ لے گی" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس دیا۔

ہنری میلکم نے جلدی سے سامنے رکھی ہوئی مشین کا بٹن آن کیا۔ تو مشین پر تیزی سے جلنے بجھنے والا سرخ رنگ کا بلب سبز رنگ میں بدل کر مسلسل جلنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ ہنری اٹنڈنگ فرام ہیڈ کوارٹر۔ اوور"۔۔۔ ہنری نے ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"لیڈی ایشلے سپیکنگ۔ فرام ساجان سنٹر۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔

"یس میڈم۔ اوور"۔۔۔ ہنری نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ کیونکہ اُسے لیڈی ایشلے کی کال کا مقصد سمجھ میں نہ آیا تھا۔

"ہنری۔۔۔ میں یہاں بور ہو گئی ہوں۔ میرے اعصاب پر بے پناہ دباؤ ہے۔ مجھے ہر لمحہ یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ نجانے کس وقت اور کہاں عمران اور اس کا گروپ پہنچ جائے۔ جب کہ وہ آ ہی نہیں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہے۔ میرا خیال ہے ترمذی کی اطلاع درست تھی کہ عمران نے پادرلینڈ سے براہِ راست ٹکرانے کا فیصلہ بدل دیا ہے اوور" لیڈی ایشلے کی جھنجلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میڈم ——— ابھی تو ٹارگٹ تبدیل کئے صرف دو روز ہوئے ہیں اور میعاد چار ہفتے کی ہے۔ اب چار ہفتے تو بہرحال آپ کو انتظار کرنا ہی ہو گا اوور" ——— ہنری نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اُسے لیڈی ایشلے کے جذباتی پن پر دل ہی دل میں غصہ آ رہا تھا۔ کہ یا تو ساجان سنٹر میں جلنے اور عمران سے ٹکرانے کا اتنا اشتیاق تھا یا پھر دو روز میں ہی بور ہو گئی ہے۔

"نہیں ——— چار ہفتے بہت زیادہ ہیں۔ میرے اعصاب اتنا عرصہ یہ بور قسم کا دباؤ برداشت نہیں کر سکتے۔ یا تو عمران یہاں آ جائے تاکہ میں اُسے ختم کر کے اطمینان کا سانس لوں اوور" ——— لیڈی ایشلے نے چڑچڑے سے لہجے میں کہا۔

"تو اب آپ کیا چاہتی ہیں۔ ہم نے عمران کو دعوتی کارڈ تو نہیں بھیجا ہوا کہ وہ فلاں تاریخ اور فلاں وقت پر یہاں پہنچ جائے۔ یہ سب انتظامات تو امکانات کی صورت میں کئے گئے ہیں ——— ہو سکتا ہے وہ سرے سے آئے ہی نہ۔ اور مسٹر ترمذی ہیڈ پادرے جب پاکیشیا کا دارالحکومت تباہ کریں تو اس کا بھی خاتمہ ہو جائے۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ آ بھی جائے ——— کیا کہا جا سکتا ہے۔ اور میڈم اب چار ہفتوں سے پہلے تو ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح بھی اوپن نہیں کیا جا سکتا۔ اب تو مجبوری ہے اوور" ——— ہنری نے طنزیہ

لہجے میں کہا۔

"کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ اس بات کی حتمی اطلاع مل جائے کہ عمران آ بھی رہا ہے یا نہیں اوور" ——— لیڈی ایشلے نے کہا۔

"اس کی تو ایک ہی صورت ہے کہ مسٹر ترمذی وہاں پہنچ گئے ہوں۔ وہ اُسے تلاش کریں اور اس امکان کا جائزہ لیں اوور" ہنری نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ اپنی دُھن کا پکا ہے۔ اس کے ذہن میں ہیڈ پادرے دارالحکومت اڑانے کی بات بیٹھ گئی ہے ——— اب وہ سب طرف سے بے نیاز ہو کر اسی مقصد کے حصول میں لگ جائے گا۔ اور جب تک اپنا مقصد پورا نہ کرے گا کسی اور طرف دھیان ہی نہ دے گا۔ اور پھر تم خود ہی تو کہتے ہو کہ اگر عمران کو ہیڈ پادر کی لیبارٹری کی بھنک پڑ گئی۔ تو سارا معاملہ خراب ہو جائے گا اوور" ——— لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ہاں ——— یہ بات تو درست ہے۔ البتہ ایک اور کام ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کے ہمسایہ ملک شوگران میں پادرلینڈ کا ایک سنٹر موجود ہے۔ میں اس سنٹر کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگا سکتا ہوں کہ وہ پاکیشیا جا کر اس بارے میں اطلاعات بھیجیں اوور" ہنری نے کہا۔

"اوہ ہاں ——— اس کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ شوگران سنٹر کا انچارج چیانگ انتہائی ہوشیار اور تیز ہے۔ وہ یہ کام انتہائی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

آسانی سے کر سکے گا۔ تم اُسے فوراً آرڈر دو۔ اور اُسے کہو کہ وہ زیادہ سے زیادہ ایک دو روز کے اندر اطلاع مہیا کرے۔ باقی تفصیلات اُسے خود بتا دینا اوور"۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اُسے احکامات دے دیتا ہوں۔ آپ مطمئن رہیں اوور"۔۔۔۔ ہنری نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس نے مشین کا بٹن آف کر دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے مشین پر لگی ہوئی ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔۔۔۔ ڈائل پر لگی ہوئی سوئیاں مختلف ہندسوں پر حرکت کرتی رہیں۔ جب سوئیاں ہنری کے مطلوبہ ہندسوں پر ایڈجسٹ ہو گئیں تو اس نے ایک بٹن دبا دیا اور مشین پر لگا ہوا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔۔۔۔ اس کا رنگ سرخ تھا۔ ساتھ ہی مشین کے ایک کونے میں موجود چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس پر آڑی ترچھی لکیریں پھیلنے اور سمٹنے لگیں۔ ہنری خاموش بیٹھا رہا۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جلتا بجھتا بلب تیزی سے مسلسل جلنے لگا۔ اور اس کا رنگ سبز ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکا ہوا اور اس پر ایک دبلے پتلے آدمی کی تصویر ابھر آئی۔ جس کا چہرہ پیلا اور پلپلا سا تھا۔۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ سانپ کا چہرہ ہو۔ اُس کی آنکھوں میں بھی سانپ جیسی چمک تھی۔ یہ شوگران سنٹر کا انچارج چیانگ تھا۔ چیانگ مشرقی شوگران کا نامور قاتل تھا۔۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی ذہین اور تیز سیکرٹ ایجنٹ بھی تھا۔ لیکن وہ چونکہ براہ راست کسی سرکاری ادارے سے متعلق نہ تھا بلکہ اس نے اپنی ایک

نجی تنظیم چیانگ گروپ بنائی ہوئی تھی۔ اور حکومت مشرقی شوگران اس سے خفیہ طور پر کام لیتی تھی۔ بعد میں جب عالمی جنگ ہوئی۔ تو چیانگ کا گروپ ٹوٹ گیا۔۔۔۔ اور چیانگ مشرقی شوگران سے مغربی شوگران میں منتقل ہو گیا۔ اور پھر اس کا تعلق ریڈ پاور سے ہو گیا۔ اب وہ شوگران میں ریڈ پاور کے اہم ترین سنٹر کا انچارج تھا۔۔۔۔ اور اب تک اس کے کارنامے انتہائی بے مثال تھے۔

"یس۔۔۔۔ چیانگ اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ چیانگ کی باریک سی چیختی ہوئی آواز مشین سے نکل کر ہنری کے کانوں سے ٹکرائی۔

"بی۔ایل۔ ہیڈ کوارٹر چیف باس اوور"۔۔۔۔ ہنری نے تحکمانہ اور سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔۔ یس سر۔۔۔۔ یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ چیانگ چیف باس کی براہِ راست کال سنتے ہی بوکھلا گیا۔

"تمہارے ذمے ایک اہم مشن لگایا جا رہا ہے۔ کیا تم اہم مشن کے لئے تیار ہو اوور"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"یس باس۔۔۔۔ چیانگ ہر وقت ہر مشن کے لئے تیار رہتا ہے۔ تفصیلات بتائی جائیں باس اوور"۔۔۔۔ چیانگ نے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک نوجوان رہتا ہے۔ علی عمران۔ جو وہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے۔۔۔۔ بظاہر مسخرہ اور احمق سا نوجوان ہے لیکن درپردہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ کیا تم اُسے جانتے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"ہوا اوور" ۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔ ویسے علی عمران کا نام لیتے ہی اس نے سکرین پر چیانگ کو چونکتے اور اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی مزید چمک دیکھ لی تھی۔

"یس باس ۔۔۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ ایک مشن کے دوران میرا اس سے سابقہ پڑ چکا ہے۔ وہ انتہائی خطرناک حد تک ذہین۔ دلیر اور تیز آدمی ہے اوور" ۔۔۔ چیانگ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کس مشن پر تمہارا اس سے سابقہ ہوا تھا اور وہ تمہیں کس حیثیت سے جانتا ہے اوور" ۔۔۔ ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"باس ۔۔۔ پاور لینڈ سے قبل جب میرا اپنا گروپ تھا تو میں ایک قتل کے مشن پر پاکیشیا گیا تھا۔ اس وقت وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے انسپکٹر فیاض کا دوست تھا۔ اور اکثر اس کے ساتھ فری لانسر کے طور پر کام کرتا تھا ۔۔۔ ہمارا مشن تو مکمل ہو گیا۔ لیکن یہ عمران بھوت بن کر ہمارے پیچھے لگ گیا۔ اور میرے آٹھ آدمی ختم ہو گئے لیکن میں بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد گو اس سے براہ راست ٹکراؤ تو نہیں ہوا۔ لیکن مجھے اس کے بعد خاصی معلومات ہیں اوور" ۔۔۔ چیانگ نے جواب دیا۔

"تم اس کی موجودہ رہائش اور کارکردگی کے بارے میں کیا جانتے ہو اوور" ۔۔۔ ہنری نے پوچھا۔

"باس ۔۔۔ اتنا معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے خفیہ چیف ایکسٹو کے لئے کام کرتا ہے۔ اپنے باورچی کے ساتھ ایک فلیٹ میں رہتا ہے۔ اور بے شمار سرکاری اور غیر سرکاری تنظیمیں اس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکی ہیں۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے اوور" چیانگ نے کہا۔

"گڈ ۔۔۔ تمہاری معلومات خاصی اچھی ہیں۔ اور یہ تمہاری باخبری کی دلیل ہے۔ اب ہیڈ کوارٹر کے تفصیلی احکامات سن لو اوور" ہنری نے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ میں سن رہا ہوں سر۔ اوور" ۔۔۔ چیانگ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اطلاعات ملی ہیں کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہمراہ ہیڈ کوارٹر سے براہ راست ٹکرانا چاہتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر نے پاکیشیا سے اس کے نکلتے ہی اس کے خاتمے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں ۔۔۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع نہیں ملی کہ کیا واقعی وہ ایسا کرنا چاہتا ہے۔ اور اگر کرنا چاہتا ہے تو وہ کب اس سلسلے میں پاکیشیا سے نکلے گا ۔۔۔ یہ کام تم نے کرنا ہے۔ تم پاکیشیا پہنچ کر یہ اطلاعات اکٹھی کرو کہ عمران وہاں کیا کر رہا ہے۔ اور اس کا کیا منصوبہ ہے۔ اور کیا تمہارے پہنچنے تک وہ وہاں سے نکل چکا ہے ۔۔۔ لیکن یہ سب کام انتہائی ہوشیاری اور احتیاط سے ہونا چاہئے۔ ہم عمران کو اس سلسلے میں چوکنا نہیں کرنا چاہتے اوور" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"باس۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایک آدمی یا ایک گروپ ہیڈ کوارٹر سے کیسے ٹکرا سکتا ہے۔ پھر اسے کیسے معلوم ہو جائے گا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اوور"۔۔۔ چیانگ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"نو کمنٹس۔۔۔ یہ ہیڈ کوارٹر کا مسئلہ ہے۔ تمہیں جو احکامات دیئے جا رہے ہیں تم نے ان کی تعمیل کرنی ہے اوور"۔۔۔ ہنری کا لہجہ یک لخت بے حد سرد ہو گیا۔

"اوہ سر۔۔۔ سوری سر۔۔۔ ویسے سر اگر آپ حکم دیں تو میں اس کا خاتمہ وہیں پاکیشیا میں ہی کر سکتا ہوں میرے لئے یہ معمولی بات ہے اوور"۔۔۔ چیانگ نے کہا۔

"یہ حالات پر منحصر ہے۔ اگر تم یہ محسوس کرو کہ وہ وہیں پاکیشیا میں موجود ہے اور اس کا ارادہ ہیڈ کوارٹر سے ٹکرانے کے لئے باہر نکلنے کا نہیں ہے تو تمہیں اجازت ہے کہ تم اس کا وہیں خاتمہ کر دو۔۔۔ لیکن ایک بات کا خیال رہے۔ اگر عمران کو ذرا بھی شبہ ہو گیا کہ تمہارا تعلق شوگران میں پی۔ ایل کے ہیڈ کوارٹر سے ہے تو پھر شوگران میں سنٹر کی تباہی یقینی ہو جائے گی۔ کیونکہ شوگران اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات ہیں اور ہیڈ کوارٹر شوگران جیسے اہم سنٹر کو کسی صورت میں تباہ ہونے دینا نہیں چاہتا اوور"۔۔۔ ہنری نے جواب دیا۔

"میں آپ کی بات اچھی طرح سمجھ گیا سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں پوری طرح محتاط رہوں گا سر اوور"۔۔۔ چیانگ نے

جواب دیا۔

"اور سنو۔۔۔ تم نے روزانہ اپنی کارکردگی کی ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دینی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کام انتہائی مختصر وقت میں مکمل ہونا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ تین روز۔ اس سے زیادہ نہیں اوور"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں آج ہی پاکیشیا پہنچ جاؤں گا۔ اور میرا کام چند گھنٹوں کا ہے اوور"۔۔۔ چیانگ نے کہا۔ اور ہنری نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین کے بٹن آف کر دیئے اور ایک طویل سانس لے کر کرسی سے اٹھ گیا۔ اب دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو شوگران سنٹر ہاتھ سے گیا یا پھر عمران ختم ہو گیا۔۔۔ تیسری صورت اس کی نظر میں یہی ہو سکتی تھی کہ چیانگ کے وہاں پہنچنے پر عمران وہاں سے چل پڑا ہو۔ بہرحال کیا ہوتا ہے یہ تو وقت ہی بتا سکتا تھا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

صفدر کے فلیٹ میں اس وقت خاصی گہما گہمی تھی۔ ٹائیگر، کیپٹن شکیل اور تنویر تو عمران کے ساتھ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر جا رہے تھے ۔۔۔ لیکن وہاں اس وقت جولیا، نعمانی، صدیقی، چوہان اور خاور بھی موجود تھے۔

"مس جولیا ۔۔۔ میں نے سنا ہے تم ہماری عدم موجودگی میں ایکسی ٹوی بن رہی ہو" ۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر ایکس اور ٹو کے ساتھ "ی" لگا کر اسے زبردستی صیغہ مونث بناتے ہوئے کہا۔

"ایکسی ٹوی ۔۔۔ وہ کیا ہوتا ہے" ۔۔۔ تنویر نے چونک کر پوچھا۔ اُسے جولیا کی اس نئی حیثیت کا علم نہ تھا۔ البتہ صفدر اور کیپٹن شکیل اس بات سے باخبر تھے۔

"بھئی ۔۔۔ ایکس کی مونث ایکسی اور ٹو کی مونث ٹوی۔ یعنی

مس جولیا اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی چیفی باس ہو گی"

عمران نے ایک بار پھر دوسرے الفاظ کا حشر کر دیا۔ اور اس بار بڑا کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"کیوں ۔۔۔ چیف باس کو کیا ہوا" ۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے سنا ہے وہ شادی کرانے جا رہا ہے۔ اس کے والد بزرگوار آئے اور اسے کان سے پکڑ کر لے گئے کہ چلو چل کر نکاح کراؤ۔ ورنہ مجھے چوتھی شادی کرنی پڑے گی" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چوتھی شادی ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ اس بار خاور نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"بھئی۔ تمہارا چیف باس تین دفعہ عین موقع پہ فرار ہو گیا۔ نتیجہ یہ کہ والد بزرگوار کو مجبوراً ان کی جگہ لینی پڑی" ۔۔۔ عمران نے وضاحت کی۔

"یو شٹ اپ ۔۔۔ اب مزید بکواس کی تو کھوپڑی توڑ دوں گی" جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"واہ ۔۔۔ یہ لہجہ واقعی چیفی باسی والا ہے۔ لیکن چیف باس نے زیادتی کی ہے۔ کم از کم ہماری موجودگی میں تو جاتا۔ کم از کم ہمیں بھی تو تازہ اور باسی کا فرق معلوم ہو جاتا" ۔۔۔ عمران نے لفظ باسی کو دوسرے معنی پہناتے ہوئے کہا۔ اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اور جولیا نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ــــ جولیا سپیکنگ" ــــ جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو" ــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس باس" ــــ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران موجود ہے" ــــ ایکسٹو نے پوچھا۔

"یس باس ــــ بات کیجئے" ــــ جولیا نے کہا اور رسیور ساتھ بیٹھے ہوئے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"جناب فرمایئے۔ میں چیف باس کی کیا خدمت کر سکتا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔

"عمران ــــ فارن ایجنٹ کے پہنچنے کی اطلاع مل گئی ہے۔ ... نے اسے صفدر کے فلیٹ میں پہنچ دیا ہے۔ اب اس کے بعد تم نے اسے کنٹرول کرنا ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا کوئی حلیہ وغیرہ۔ قد و قامت۔ ازدواجی حیثیت۔ کچھ مزید تفصیلات تو بتلایئے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رسیور جولیا کو دو" ــــ بلیک زیرو کا لہجہ مزید سخت ہو گیا۔

"جولیا ــــ اچھا اچھا ــــ وہ چیفی باسی ــــ لیکن باس آپ باسی سے کیا بات کریں گے۔ تازہ مال تازہ ہی ہوتا ہے" عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ اور رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"یس باس" ــــ جولیا نے رسیور عمران کے ہاتھ سے تقریباً چھینتے ہوئے کہا۔

"جولیا ــــ فارن ایجنٹ کے صفدر کے فلیٹ میں پہنچنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی بادرلینڈ کے مشن پر روانہ ہو جائیں گے اور اسی لمحے سے تم عملی طور پر چیف باس بن جاؤ گی ــــ سلطان کو بریف کر دیا گیا ہے ــــ وہ تم سے مکمل اور پورا تعاون کریں گے۔ کسی قسم کی ضرورت ان کے ذریعے پوری ہو سکتی ہے۔ پیچھے رہ جانے والے ممبرز کو بھی بریف کر دیا گیا ہے۔ اب تم نے اپنی صلاحیتوں کا مکمل اظہار کرنا ہے ــــ کیا تم اس کے لئے پوری طرح تیار ہو" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"یس باس" ــــ جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے ــــ وش یو گڈ لک" ــــ ایکسٹو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

اور جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب ایکسٹو کی آواز عمران کی واپسی کے بعد ہی سننے کو ملے گی ــــ اور درحقیقت اس کے لئے اب زبردست چیلنج کا عرصہ شروع ہو گیا تھا۔ بہرحال وہ اب پوری طرح بااعتماد تھی۔

عمران اس دوران اپنے ساتھیوں کے بیگ چیک کرنے میں مصروف تھا۔ بڑے بڑے مخصوص قسم کے سفری بیگ تھے۔ جو انہوں نے اپنی کمر پر لاد کر لے جانے تھے۔ چار بیگ تو عمران ۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

صفدر، ٹائیگر اور کیپٹن شکیل کے تھے جب کہ ایک بیگ اور
بھی موجود تھا۔ یہ اس فارن ایجنٹ کا تھا جس کی آمد کی اطلاع [illegible]
ایکسٹو نے دی تھی۔

"عمران صاحب ۔۔۔ آپ تو سب فارن ایجنٹس سے واقف [illegible]
یہ صاحب جو اب ہمارے ساتھ جانے والے ہیں۔ کون صاحب
ہیں۔ کس ملک میں ایجنٹ ہیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے بڑے
سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ اور باقی ممبرز بھی چونک کر عمران کی طرف
متوجہ ہو گئے۔

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آنے والے صاحب کون ہیں تو میں [illegible]
سے کیوں اس کا حلیہ وغیرہ پوچھتا۔ وہ نہ صرف خود پردے میں
رہتا ہے بلکہ کوشش کرتا ہے کہ دوسرے بھی پردے میں [illegible]
بہرحال اس ایجنٹ صاحب کے آنے پر ہی پتہ چلے گا کہ کون شخص
ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔۔۔ ایک علیحدہ اور نئے آدمی کو آخر [illegible]
طرح مشن میں شامل کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ کیا ٹیم میں سے کوئی
اور ممبر ساتھ نہ جا سکتا تھا" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جانے کو تو سب جا سکتے ہیں۔ لیکن اب تمہارا باس جانے
کہ وہ کیوں یہ سارا دھندہ کر رہا ہے۔ مجھے تو خود پریشانی ہو رہی
ہے کہ ایک نئے آدمی کو ساتھ لے جانے میں تکلف کیا ہے [illegible]
ہوں۔ لیکن حکم حاکم مرگ مفاجات" ۔۔۔ عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا عمران صاحب۔ ہم یہاں سے جا تو رہے ہیں لیکن ابھی
تک اس مشن کی تفصیلات کا ہمیں کوئی علم نہیں ہے"
کیپٹن شکیل نے موضوع بدلتے ہوئے پوچھا۔

"یار کسی کو اندھے کنویں میں دھکا دیتے وقت کوئی تفصیلات
بتاتا ہے کہ کنواں کتنا گہرا ہے۔ اس کی گہرائی میں کتنا پانی ہے۔
پانی زہریلا ہے یا میٹھا ہے ۔۔۔ تمہیں تیرنا آتا ہے یا نہیں آتا۔
تمہیں مرنے میں کتنا وقت لگے گا۔ وہ تو بس دھکا دے دیتا ہے
اور اس کا کام ختم۔ اسی طرح تمہارا چیف باس ہے کہ دھکا دے
دیا کہ اب بھگتو۔ اور ہم بھگت رہے ہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑے
سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب اس طرح سر ہلانے لگ گئے
جیسے بات ان کی سمجھ میں پوری طرح آ گئی ہو۔

"لیکن میں نے تو دیکھا ہے کہ جب تمہیں کسی کنویں میں دھکا دیا
جاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کنویں پر تم نے ڈاکٹریٹ
کی ڈگری حاصل کر رکھی ہو ۔۔۔ تمہیں ساری تفصیلات کا علم ہوتا
ہے" ۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب اصل بات تمہیں کیا بتاؤں۔ کنواں میں خود ہی ہوتا
ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ایک لمحے تو خاموشی رہی۔ لیکن
دوسرے لمحے کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

عمران کی بات کی تہہ میں چھپا ہوا طنز کچھ لمحے بعد ان کی سمجھ میں
آیا تھا۔ لیکن جولیا اسی طرح منہ بنائے بیٹھی رہی۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ اس طرح ہنسنے کی اس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

یں کیا بات تھی" — جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"صفدر۔ تم اسے فٹ بال والا لطیفہ سنا دو۔ پھر شاید اس چیف باس کی سمجھ میں بات آ جائے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ لطیفہ واقعی مس جولیا نے نہیں سنا ہوا۔ حالانکہ خاصا مشہور لطیفہ ہے کہ ایک بچے نے پولیس کو آ کر شکایت کی کہ اسے دو آدمیوں نے مارا پیٹا ہے اور زخمی کر دیا ہے — پولیس نے ان دونوں آدمیوں کو پکڑ لیا۔ تو وہ بڑے اطمینان سے کہنے لگے کہ جناب ہم فٹ بال کھیل رہے تھے۔ ہمارا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ بچے نے بھی ان کے بیان کی تائید کر دی تو انسپکٹر نے سخت نگاہوں سے بچے کی طرف دیکھا کہ اس نے جھوٹی رپورٹ کی ہے — تو اس بچے نے بڑی معصومیت سے کہہ دیا کہ جناب یہ واقعی فٹ بال کھیل رہے تھے۔ لیکن وہ فٹ بال میں تھا" — صفدر نے ہنستے ہوئے لطیفہ سنا دیا۔ اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس دی کیونکہ اب عمران کی بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ کنواں میں خود ہی ہوتا ہوں — اور پھر اس سے پہلے کہ اس پر مزید تبصرہ ہوتا کال بیل بج اٹھی۔

"لو بھئی۔ نیا فٹ بال آ گیا" — عمران نے چونک کر کہا۔ وہ سب نہ صرف مسکرا دیئے بلکہ بڑے تحسین بھرے انداز میں دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ انہیں تجسس یہ تھا کہ آنے والی ایسی کون سی شخصیت ہے جسے ایکسٹو نے خاص طور پر اس مشن پر بھیجنے کے لئے بلایا ہے — صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔

"ارے نہ مداری — واہ کمال ہے — واقعی ہماری ٹیم میں مداری کی ہی کسر باقی رہ گئی تھی" — عمران نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب — آپ نے تو میرا نام ہی یہی رکھ دیا ہے۔ حالانکہ مداریوں والا کام تو ایک مجرم کو پکڑنے کے لئے اختیار کیا تھا" — آنے والے نے جو خاصا وجیہہ شکل آدمی تھا اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا — ٹیم کے باقی ممبر بڑے غور سے آنے والے کو دیکھ رہے تھے۔

"میرا نام عامر ہے۔ اور میرا تعلق ملک راجیہ سے ہے۔ میں وہاں ایکسٹو کا فارن ایجنٹ ہوں۔ پہلی بار چیف باس کے حکم پر آپ حضرات کے ساتھ شامل ہو رہا ہوں" — آنے والے نے اندر داخل ہوتے ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ خاص راجیہ کے باشندے تو نہیں لگتے" — صفدر نے کہا۔

"آپ نے درست سمجھا ہے۔ میری پیدائش پاکیشیا کی ہے۔ میرے والدین کا تعلق بھی یہیں سے ہے۔ پھر وہ تجارت کی غرض سے راجیہ منتقل ہو گئے اور پھر وہیں رہ گئے" — "البتہ ہمارا خاندان اور دیگر افراد یہیں پاکیشیا میں رہتے ہیں" — عامر نے جو دراصل بلیک زیرو تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بھئی — اصل تعارف میں کرا دیتا ہوں۔ یہ راجیہ کی ایک مشہور سرکس میں کام کرتے ہیں۔ وہی مداریوں والا۔ اس لئے کبھی مجھے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تو ان کا یہی نام آتا ہے مداری۔ البتہ آج ان کا بندر ساتھ نہیں ہے۔ چلو ویسے بھی یہاں پاکیشیا میں بھی بندروں کی کمی نہیں ہے۔ بس نچانے والا چاہیئے۔ کیوں تنویر" ۔۔۔ عمران نے آخر میں تنویر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بس بکواس کرنی ہی آتی ہے" ۔۔۔ تنویر نے برا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آئیے عامر صاحب۔ میں آپ کا تعارف کرا دوں۔ کیونکہ اب آپ نے ہمارے ساتھ ہی کام کرنا ہے۔ میرا نام صفدر ہے۔ یہ کیپٹن شکیل ہیں ۔۔۔ یہ تنویر صاحب ہیں اور یہ ٹائیگر ہیں عمران کے پرائیویٹ ساتھی۔ اور یہ مس جولیانا فٹز واٹر ہیں۔ سیکرٹ سروس کی نمبر ٹو" ۔۔۔ صفدر نے باقاعدہ ہر ایک کا تعارف کرانا شروع کر دیا۔

اور بلیک زیرو مسکرا مسکرا کر سب سے مصافحہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اور عمران بیٹھا سوچ رہا تھا کہ ایکسٹو کے اپنی ہی ٹیم کے ممبروں سے تعارف واقعی دلچسپ سچوئیشن ہے ۔۔۔ اور اگر ممبرز کو پتہ چل جائے کہ جن صاحب سے تعارف کرایا جا رہا ہے ان کی آواز سنتے ہی سب مؤدب ہو جاتے ہیں تو کیسی رہے گی۔ لیکن ظاہر ہے وہ اس سچوئیشن پر خود ہی محظوظ ہو سکتا تھا۔

"آپ سب حضرات سے مل کر مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی کارکردگی کے معیار پر پورا اتر سکوں" بلیک زیرو نے باقاعدہ رسمی جملے بولتے ہوئے کہا۔

"اور اگر نہ اتر سکوں تو آپ مجھے زبردستی بھی اتار سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"عامر صاحب ۔۔۔ آخر آپ میں ایسی کون سی خوبی ہے کہ ایکسٹو نے اتنی دور سے آپ کو بلا کر اس مشن پر بھیجا ہے" ۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ایک تو اس کی طبیعت ہی ایسی تھی اور دوسری جھلاہٹ اسے جولیا پر ہو رہی تھی۔ جو نجانے کیوں عامر کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی ۔۔۔ اور ظاہر ہے جولیا کی دلچسپی کو محسوس کر لینے کے بعد تنویر کے لہجے میں چڑچڑا پن آ ہی جاتا تھا۔

"خوبی تو کوئی نہیں تنویر صاحب ۔۔۔ مجھے تو حکم ملا ہے۔ تو میں حاضر ہو گیا ہوں۔ اب میرا انتخاب کیوں کیا گیا ہے یہ چیف باس ہی آپ کو بتا سکتے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا بھئی اب تیاری کریں۔ بے چاری جولیا ہمارے جانے کا انتظار کر رہی ہے۔ تاکہ جلد از جلد باقی ممبرز پر رعب داب قائم کر سکے۔ ویسے مجھے چوہان، صدیقی، خاور اور نعمانی سے ہمدردی ہے۔ عورت کی حاکمیت کا اصل مزہ انہیں اب آئے گا۔ جب یہ مجرموں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے لپ سٹک کے نئے شیڈ ڈھونڈتے پھریں گے" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور سب اس بار ہنسنے کی بجائے مسکرا دیئے۔

عمران نے بیگ اٹھا کر بلیک زیرو کے حوالے کیا اور پھر اس نے ان سب کو سمجھانا شروع کر دیا کہ کس طرح وہ اپنی پنڈلیوں میں موجود ٹرانسمیٹر فیوز کو استعمال کریں گے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"اچھا خدا حافظ" ——— عمران نے جولیا اور باقی ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر اپنی پنڈلی کے مخصوص حصے پر انگلی سے دباؤ ڈالا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیسے ان کا وجود کمرے سے غائب ہو گیا۔

چیانگ نے کار ہوٹل کی پارکنگ میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ وہ اس وقت مقامی میک اپ میں تھا۔ کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ سے گزر کر ہوٹل کے ہال میں داخل ہو گیا ——— ہوٹل کے وسیع و عریض ہال میں خاصی گہما گہمی تھی چیانگ نے جیب سے اپنا کارڈ نکالا اور پاس کھڑے ایک سپروائزر کی طرف بڑھا دیا۔

"تشریف لائیے جناب" ——— سپروائزر نے مودبانہ انداز میں کہا۔ اور چیانگ سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چلتا ہوا ایک راہداری

سے گزر کر سیڑھیاں اتر کر نچلی منزل میں پہنچا۔

"تشریف لے جائیے۔ باس آپ کے منتظر ہیں" سپروائزر نے کارڈ واپس چیانگ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے سامنے والے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور چیانگ نے سر ہلا دیا ——— سپروائزر کے واپس جانے کے بعد وہ دروازے کی طرف بڑھا اور ابھی اس نے دروازے پر دستک دینے کے لئے ہاتھ لگایا ہی تھا کہ دروازے کے اوپر لگے ہوئے مائیک سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کم ان پلیز" ——— اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا گیا اور چیانگ طویل سانس لیتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جسے بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ سامنے رکھی ایک وسیع و عریض اور انتہائی شاندار میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا ——— اس کی کنپٹیوں کے بال سفید تھے۔ اور چہرے مہرے سے وہ عام سا کاروباری آدمی لگتا تھا۔

"خوش آمدید مسٹر ولسن۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا" ——— ادھیڑ عمر نے کرسی سے اٹھ کر چیانگ کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ——— ویسے میرے خیال میں میں صحیح وقت پر پہنچا ہوں" ——— چیانگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ——— بالکل صحیح وقت پر ——— فرمائیے۔ کیا پینا پسند کریں گے" ——— ادھیڑ عمر نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"شکریہ ۔۔۔ میرے پاس وقت بے حد کم ہے۔" چیانگ نے اس بار قدرے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رقم لے آئے ہیں آپ" ۔۔۔ ادھیڑ عمر کا لہجہ یک لخت بدل گیا۔

"رقم نقد ملے گی۔ بے فکر رہیں" ۔۔۔ چیانگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مطلوبہ معلومات اس فائل میں موجود ہیں" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔ اور میز کی دراز کھول کر ایک فائل نکال کر چیانگ کی طرف بڑھا دی۔

چیانگ نے فائل کھولی۔ فائل میں صرف ایک ہی کاغذ لگا ہوا تھا۔ چیانگ کی نظریں تیزی سے اس کاغذ پر پھسلتی چلی گئیں۔ ٹائپ شدہ کاغذ پر عمران کی مصروفیات کی تفصیل درج تھی۔ آخر میں صفدر کے فلیٹ کا پتہ تھا۔ اس کے بعد کاغذ پر ٹائپ ختم ہو گئی تھی۔

"کیا مطلب ۔۔۔ میں سمجھا نہیں۔ اس فلیٹ کے بعد کیا ہوا" چیانگ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اس کے بعد میں خود حیران ہوں کہ کیا ہوا۔ میرے آدمیوں نے فلیٹ کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا۔ فلیٹ میں اس وقت ایک غیر ملکی عورت کے ساتھ تقریباً نو مرد جمع تھے جن میں عمران بھی شامل تھا ۔۔۔ پھر ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔ اور اس کے

اندر جانے کے کچھ دیر بعد میرے آدمیوں نے یہ سمجھا کہ باقی افراد عمران سمیت اندر رہ گئے ہیں۔ اور شاید نگرانی سے بچنے کے لئے انہوں نے یہ حرکت کی ہے ۔۔۔ اور چونکہ ہمارا ٹارگٹ عمران تھا۔ اس لئے میرے آدمیوں نے جانے والوں پر کوئی توجہ نہ دی۔ کافی دیر انتظار کے بعد جب اور کوئی باہر نہ نکلا۔ تو میرے آدمی ایک کھڑکی کا شیشہ کاٹ کر اندر داخل ہوئے ۔۔۔ اور انہیں انتہائی حیرت انگیز منظر نظر آیا کہ عمران اور باقی رہ جانے والے پانچ افراد غائب تھے۔ ان کا اندر نام و نشان تک نہ تھا۔ اس مین گیٹ کے علاوہ سب کھڑکیاں اور دروازے اندر سے بند تھے ۔۔۔ اور مین گیٹ کو میرے آدمیوں کے سامنے باہر سے لاک کیا گیا تھا۔ اور چونکہ میرے آدمی اس فلیٹ کے چاروں طرف موجود تھے۔ اس لئے کسی کے وہاں سے خفیہ طور پر نکل جانے کا بھی کوئی مسئلہ نہ تھا ۔۔۔ جب مجھے رپورٹ ملی تو مجھے خیال آیا کہ اس فلیٹ سے کوئی خفیہ سرنگ یا راستہ نہ جاتا ہو۔ چنانچہ میں نے مکمل طور پر اس کی چھان بین ماہرین سے کرائی۔ لیکن ایسا کوئی راستہ یا سرنگ نہ ملی" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آخر جیتے جاگتے انسان کہاں غائب ہو گئے" ۔۔۔ چیانگ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس بات پر تو ہم حیران ہیں۔ ہماری اپنی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔ ہم نے بعد میں عمران کے فلیٹ کو بھی چیک کیا لیکن وہاں بھی تالا تھا ۔۔۔ ہمسایوں سے تفتیش پر صرف اتنا معلوم ہوا کہ عمران کا باورچی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہمسایوں کو یہ کہہ کر اپنے گاؤں چلا گیا ہے کہ عمران کسی غیر ملک گیا ہے۔ اس لئے وہ بھی اپنے گاؤں جا رہا ہے"۔۔۔ ادھیڑ عمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ نے خاصی معلومات حاصل کر لی ہیں باقی میں خود دیکھ لوں گا۔ بہرحال وہ غیر ملکی عورت اور اس کے ساتھی جو فلیٹ سے واپس گئے تھے۔ ان کے متعلق کوئی معلومات" چیانگ نے فائل کو تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ چونکہ وہ ہمارا ٹارگٹ نہ تھے۔ اس لئے ہم نے ان کی طرف سرے سے کوئی توجہ ہی نہیں دی۔ ویسے مسٹر ولسن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ یہ معلومات کس مقصد کے لئے حاصل کر رہے ہیں"۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

"سوری ۔۔۔ آپ صرف اپنے کام سے کام رکھا کریں۔ یہ آپ کے اپنے مفاد میں بہتر ہے"۔۔۔ چیانگ نے تیز لہجے میں کہا۔ پھر جیب سے پھولا ہوا بٹوہ نکالا اور اس میں سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے ادھیڑ عمر کی طرف بڑھا دی۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اور پھر گڈ بائی کہہ کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ وہ مختلف سڑکوں پر کار گھما گھما کر تعاقب کو چیک کرتا رہا۔ اور پھر اس نے کسی کو اپنے تعاقب میں نہ پا کر کار کو فرئیر روڈ کی طرف موڑ دیا۔۔۔ فرئیر روڈ کی ایک کوٹھی میں اس نے عارضی رہائش رکھی ہوئی تھی۔ وہ آج صبح ہی شوگران سے یہاں پہنچا تھا۔ اسے چونکہ پہلے سے معلوم تھا کہ ہوٹل شیراز جو کہ شمرفا کا ہوٹل تھا کا منیجر ٹونی اپنی ذاتی حیثیت سے معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے۔ اور اس نے اس کے لئے پورا گروپ بنا رکھا ہے ۔۔۔ چنانچہ اس نے ٹیلی فون پر ہی ٹونی سے عمران کے متعلق تازہ ترین معلومات حاصل کرنے کا معاہدہ کر لیا تھا۔ اور آج صبح یہاں پہنچ کر اس نے ٹونی کی ہدایت کے مطابق ہال کی چالیس نمبر نشست باقاعدہ بک کرائی تھی۔ یہ ٹونی کا مخصوص کوڈ تھا ۔۔۔ چنانچہ اس کارڈ کی وجہ سے وہ ٹونی تک پہنچا اور ٹونی کو بھی پتہ چل گیا کہ وہ اصل آدمی ہے۔ اس طرح اس نے کچھ رقم خرچ کر کے تازہ ترین معلومات حاصل کر لیں۔ لیکن ابھی تک اسے یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی کہ آخر عمران اور اس کے پانچ ساتھی یک لخت فلیٹ سے کہاں غائب ہو گئے۔

کوٹھی پہنچ کر وہ اپنے خاص کمرے میں گیا۔ اور اس نے بیگ میں سے جدید ترین ٹرانسمیٹر نکالا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے اس نے ہیڈ کوارٹر کی مخصوص فریکونسی سیٹ کی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"پی۔ ایل۔ ہیڈ کوارٹر اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز گونجی۔

"چیانگ سپیکنگ۔ فرام پاکیشیا باس اوور"۔۔۔ چیانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔ اور چیانگ نے جیب سے نکالی ہوئی فائل میں موجود کاغذ کی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تمام تفصیلات بتا دیں۔

"عمران اور اس کے ساتھی کس وقت فلیٹ سے غائب ہوئے ہیں۔ اوور"—— ہیڈ کوارٹر سے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا گیا۔

"باس—— رات کو بارہ بجے کے قریب کا وقت تھا اوور"۔ چیانگ نے کاغذ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔ ٹونی کی کارکردگی واقعی خاصی معیاری تھی کہ اس نے وقت بھی ساتھ لکھا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ اب تم واپس جا سکتے ہو اوور"۔ ہیڈ کوارٹر سے جواب دیا گیا۔

"لیکن باس۔ میری سمجھ میں ان کی اس طرح اچانک گمشدگی نہیں آ سکی اوور"—— چیانگ نے کہا۔

"یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ بائی بائی۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ چیانگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ ظاہر ہے اب وہ ہیڈ کوارٹر سے زبردستی تو نہ پوچھ سکتا تھا اس لئے خاموش ہو گیا—— ویسے ہیڈ کوارٹر کا رد عمل بتا رہا تھا کہ انہیں معلوم ہے کہ عمران کہاں غائب ہو گیا ہے۔ چونکہ اس کا کام ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے سامان پیک کرنا شروع کر دیا تاکہ واپس اپنے سنٹر میں جا سکے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہر طرف اونچے نیچے۔ سخت اور ویران پتھریلے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے۔ اور عمران حیرت سے اس علاقے کو دیکھ رہا تھا۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ تنویر۔ ٹائیگر اور بلیک زیرو بھی عمران کے پیچھے ہی وہاں پہنچ گئے تھے۔

"یہ ہے پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر"—— صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہماری آنکھ کسی شاندار ہوٹل میں کھلتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اپنے بیگ میں سے طاقتور دوربین نکال کر آنکھوں سے لگا لی۔ لیکن دور دور تک نہ ہی کوئی عمارت نظر آ رہی تھی اور نہ کوئی درخت—— یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی پتھریلے صحرا میں پہنچ گئے ہوں جہاں زندگی ناپید ہو۔

"ہیڈ کوارٹر زیر زمین بھی تو ہو سکتا ہے"—— بلیک زیرو نے

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کہا۔ اور ٹیم کے ممبران نے اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔

"تم سب بکھر کر مختلف چٹانوں کے پیچھے آڑ لے لو۔ میں کسی ٹیلے پر چڑھ کر بم پھینکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے اس طرح وہ سامنے آ جائیں گے"۔۔۔ عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

اور پھر عمران کے کہنے پر وہ سب بکھر کر تیزی سے مختلف چٹانوں کی آڑ میں ہو گئے۔ عمران جلد ہی ایک اونچے ٹیلے پر چڑھتا گیا۔ اور پھر اس نے اپنے بیگ میں سے ایک چھوٹا مگر خاصا طاقتور دستی بم نکالا۔۔۔ اور ہاتھ گھما کر اسے کچھ فاصلے پر موجود ایک چٹان پر پھینک دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چٹان کے پرخچے اڑ گئے۔ عمران بھی بم پھینک کر ایک بڑے پتھر کی آڑ میں ہو گیا۔ وہ دراصل کسی نادیدہ طرف سے آنے والی گولی سے بچنا چاہتا تھا۔

بم کے دھماکے کے باوجود جب کافی دیر گزر گئی اور کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو عمران ایک بار پھر پتھر کی آڑ سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر اس بار حقیقی حیرت موجود تھی۔۔۔ اس نے ایک بار پھر دوربین سے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ لیکن دور دور تک زندگی کے کوئی آثار نظر نہ آ رہے تھے۔ بس ہر طرف پتھریلی چٹانیں اور اونچے نیچے پتھریلے ٹیلے ہی نظر آ رہے تھے۔۔۔ اور پھر ایک طویل سانس لیتا ہوا وہ نیچے اتر آیا۔ اسے نیچے اترتا دیکھ کر باقی ساتھی بھی چٹانوں کے پیچھے سے باہر آ گئے۔

"لگتا ہے ہم غلط جگہ پر آ گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

"غلط جگہ پر۔۔۔ وہ کس طرح۔۔۔ کیا یہ نیوز غلط ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نیوز بالکل درست ہیں۔ میں نے ایک ایک نیوز کو خود چیک کیا تھا۔ لیکن یہاں تو ایسی خاموشی ہے جیسے زندگی ہی مفقود ہو"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے۔ ہم واقعی غلط جگہ پر آ گئے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔ اور عمران سمیت سب ممبرز چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہم رات بارہ بجے وہاں سے چلے تھے۔ اور یہاں دن کے بارہ بجے ہونے چاہئیں تھے۔ لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ سورج یہاں کافی ڈھل چکا ہے۔۔۔ سورج کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں سہ پہر کے چار بجنے والے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے وہ بات یاد رکھتے ہوئے کہا۔ جو عمران نے اسے خود دانش منزل میں بتائی تھی۔

"اوہ ہاں۔۔۔ واقعی۔۔۔ اوہ۔ اب واقعی بات واضح ہو گئی ہے۔ ہم غلط جگہ پر آ گئے ہیں"۔۔۔ عمران نے سورج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر عامر۔ آپ کو کیسے علم ہوا کہ یہاں ہم بارہ بجے پہنچیں گے"۔۔۔ صفدر نے گہری نظروں سے بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایکسٹو نے بریف کرتے ہوئے بتایا تھا کہ جس جگہ ہیڈ کوارٹر

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

موجود ہے۔ وہاں کے اور دارالحکومت میں پورے بارہ گھنٹے کا فرق ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔ اور عمران نے اس کے لہجے پر اطمینان کا اظہار کر دیا۔ اس کے ذہن میں پیدا ہونے والی خلش بلیک زیرو کے سادہ لہجے نے دور کر دی تھی۔

"اب میرے خیال میں ہمیں واپس جانا چاہئے" ۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"واپسی اتنی آسان نہیں ہے تنویر۔ جتنی تم سمجھ رہے ہو" عمران نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں ۔۔۔ کیا اس فیوز میں واپسی کا طریقہ نہیں ہے" تنویر نے چونک کر پوچھا۔ باقی افراد بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑے۔ کیونکہ اب تک ان کا بھی یہی خیال تھا کہ جس طرح وہ یہاں پہنچے ہیں۔ اسی طرح واپس بھی پہنچ جائیں گے۔

"نہیں ۔۔۔ اگر تمہارے ذہنوں میں ایسا کوئی خیال ہے۔ تو وہ نکال دو۔ بہتر یہی ہے کہ میں وضاحت کر دوں۔ اس ٹرانسمٹ فیوز کا سسٹم ایسا ہے کہ اس کے آن ہوتے ہی انسانی جسم مخصوص لہروں میں تبدیل ہو کر فضا میں پھیل جاتا ہے ۔۔۔ اور جہاں اس کا رسیور سیٹ ہوتا ہے وہاں یہ دوبارہ اکٹھا ہو کر مجسم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ رسیور سیٹ نہ ہو تو پھر یہ کسی صورت بھی دوبارہ جمع نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مجھے ابھی تک یہ یقین نہیں آ رہا کہ ہم غلط جگہ پر پہنچے ہیں۔ کیونکہ اگر یہاں رسیور سیٹ موجود نہ ہوتا تو ہم یہاں مجسم نہ ہو سکتے

۔ اور چونکہ آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز کا رسیور صرف پاور لینڈ کا مین رسیور سیٹ ہے۔ اس لئے ہمیں لازماً پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں دوبارہ نمودار ہونا چاہئے ۔۔۔ لیکن وقت کے لحاظ سے اور علاقے کے لحاظ سے محسوس یہ ہو رہا ہے کہ ہم غلط جگہ پہنچ گئے ہیں۔ بہرحال اب واپسی اس طرح نہیں ہو سکتی کیونکہ دارالحکومت میں ایسا کوئی رسیور سیٹ نہیں ہے جو ہمیں وہاں اکٹھا کر دے ۔۔۔ البتہ یہ ہو جاتے گا کہ ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فضا میں بکھرے رہ جائیں گے" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ۔۔۔ پاور لینڈ کے افراد پاکیشیا کیسے پہنچ جاتے تھے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"انہیں مخصوص فاصلے پر مقرر کیا جاتا تھا۔ یعنی جس طرح ہم گیند پھینکتے ہیں اور گیند کا وزن ہوا کا دباؤ اور رفتار اور بازو کی قوت مل کر گیند کو ایک مخصوص نشانے پر پہنچا دیتی ہے ۔۔۔ اس طرح مین سیٹ سے اس آدمی کو مخصوص ٹارگٹ پر مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن واپسی صرف ہومنگ سیٹ کے ذریعے ہی ہوتی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سب کے چہرے لٹک گئے۔

"تو پھر اب کیا ہو گا" ۔۔۔ تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یار اتنی جلدی کیوں گھبرا گئے ہو۔ یہاں ہم پکنک منائیں گے رمبا سمبا ناچیں گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے ہمیں کس سمت آگے بڑھنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے ہم کسی اندازے تک پہنچ سکیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ حرکت میں برکت ہے آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سامنے کے رخ چل پڑا۔ سب ساتھی اس کے ساتھ ساتھ تھے اونچے نیچے پتھریلے ٹیلوں کو پھلانگتے ہوئے وہ آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔۔۔ اس کی نظریں دور افق پر جمی ہوئی تھیں۔ سورج اب غروب ہونے والا تھا۔

"وہ دیکھو مجھے ادھر عجیب سی روشنی نظر آ رہی ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے کچھ افراد ہاتھوں میں ٹارچیں روشن کئے چل رہے ہوں" عمران نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور ان سب کی نظریں اس جگہ پر جم گئیں۔ وہ چونکہ اس وقت کافی اونچے ٹیلے پر تھے۔ اس لئے نیچے خاصا اندھیرا تھا۔ اور اس اندھیرے میں روشنیاں واقعی چل رہی تھیں جیسے جگنو اڑ رہے ہوں۔

"ہاں واقعی یہ کچھ لوگ ہیں اور شاید کسی کو تلاش کر رہے ہیں" بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے خیال میں یہ ادھر آ رہے ہیں۔ ان کا رخ ہماری طرف ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

اسی لمحے عمران کو دوربین کا خیال آ گیا۔ اس نے بیگ میں سے دوربین نکالی اور آنکھوں سے لگا لی۔

"اوہ۔۔۔ واقعی یہ دس افراد کا گروپ ہے۔ ان کے ہاتھ میں ٹارچیں ہیں"۔۔۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے لگاتے ہی کہا۔ لیکن ابھی وہ ان افراد کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک آسمان پر ایک زوردار

کڑاکا ہوا۔ اور وہ سب چونک کر آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ آسمان پر سرخ رنگ کا ایک نقطہ تیزی سے نیچے آ رہا تھا۔

"غار میں گھس جاؤ۔ غار میں"۔۔۔ عمران نے اس نقطے کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود بڑی غار کی طرف چھلانگ لگائی۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی تقلید کی۔۔۔ اور وہ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اس غار کے اندر دوڑتے چلے گئے۔ غار خاصی گہری تھی۔ اس لئے وہ دوڑتے ہوئے غار کے آخری سرے تک پہنچے تھے۔ کہ انہیں غار کے دہانے پر انتہائی تیز سرخ روشنی نظر آئی۔۔۔ یوں لگ رہا تھا جیسے تمام چٹانیں یک لخت جل اٹھی ہوں۔

"سانس روک لو"۔۔۔ عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ اور ان سب نے سانس روک لئے۔ روشنی چند لمحے موجود رہی پھر غائب ہو گئی۔۔۔ عمران نے تنویر اور بلیک زیرو کو لڑکھڑاتے دیکھا تو جلدی سے آگے بڑھ کر ان کے تھیلوں میں موجود آکسیجن گیس ماسک نکالے اور ان کے منہ پر چڑھا دیئے۔ باقی ساتھیوں نے بھی اپنے اپنے آکسیجن ماسک نکالے اور منہ پر چڑھا لئے۔ عمران ویسے ہی سانس روکے ہوئے تھا۔

چند لمحوں بعد عمران نے آہستہ سے سانس لیا۔ اور پھر اس نے دوبارہ سانس روک کر جلدی سے اپنے بیگ سے آکسیجن ماسک نکالا اور منہ پر چڑھا لیا۔۔۔ آہستہ سے سانس لینے کے باوجود اس کے جسم میں چنگاریاں سی بھرنے لگ گئی تھیں اور ذہن چکرانے لگا

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تھا۔ اس لئے اس نے مناسب سمجھا کہ خود بھی آکسیجن ماسک لگا لے۔ آکسیجن ماسک لگانے سے صورت حال چند لمحوں بعد معمول پر آ گئی تو عمران انہیں وہیں رکنے کا اشارہ کر کے غار کے دہانے کی طرف کھسکتا گیا۔۔۔ غار کے دہانے پر پہنچ کر اس نے ذرا سا سر باہر نکال کر ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ لیکن وہاں ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ عمران غار سے باہر نکل آیا۔ اب اندھیرا ان چٹانوں پر بھی اتر آیا تھا۔۔۔ لیکن اتنی روشنی بہرحال موجود تھی کہ دیکھ دور تک دیکھ سکتا تھا۔ وہ ایک چٹان پر چڑھنے لگا ہی تھا کہ یک لخت ٹھٹھک کر نیچے ہو گیا۔ اُسے دور سے کسی گاڑی کی روشن بتیاں نظر آنے لگیں۔ یہ بتیاں اُسی طرف موجود تھیں جہاں پہلے وہ ٹارچوں والے افراد موجود تھے۔۔۔ بتیاں تیزی سے ادھر ہی آ رہی تھیں جدھر عمران موجود تھا۔ عمران تیزی سے کھسک کر نیچے اترا اور واپس غار میں آ گیا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔ اور پھر وہ سب غار کے دہانے سے باہر آ کر عمران کی اشاراتی ہدایات کے مطابق کمانڈوز کے انداز میں چٹانوں اور بڑے پتھروں کی آڑ لیتے ہوئے اس جگہ سے دور ہٹتے چلے گئے۔ عمران کی حتی الوسع کوشش یہی تھی کہ وہ یا اس کے ساتھی کسی کھلی جگہ سے نظر نہ آئیں۔

انہوں نے خاصا فاصلہ طے کیا تھا کہ عمران نے سب کو ایک بڑی چٹان کے پیچھے رکنے کا اشارہ کیا۔ اب انہیں چار افراد ان چٹانوں پر چلتے ہوئے نظر آ رہے تھے جہاں پہلے وہ خود موجود تھے۔ ان

چاروں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے۔ اس لئے ان کے سائے سے نظر آ رہے تھے۔ البتہ ان کے ہاتھوں میں انتہائی طاقتور ٹارچیں موجود تھیں۔۔۔ اور کاندھوں سے عجیب ساخت کی گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ اور ادھر ادھر دیکھ رہے تھے اور پھر تیزی سے وہ اُسی غار کی طرف بڑھ گئے جدھر کچھ دیر پہلے عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور تیزی سے واپس مڑ کر دوبارہ چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا پیچھے ہٹتا گیا۔ کچھ دور آنے کے بعد عمران نے اپنی سمت بدلی اور پھر اُسی طرح چٹانوں کی آڑ لے کر اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر اس نے گاڑی کو آتے دیکھا تھا۔۔۔ البتہ اس بار اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ اندھیرے کی وجہ سے انہیں زیادہ اطمینان تھا۔ اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں وہ گاڑی ایک سپاٹ سی جگہ پر کھڑی تھی۔۔۔ اس کی بتیاں بدستور روشن تھیں۔ پیچھے ایک پتلی سی سڑک نیچے کو جاتی محسوس ہو رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو روک دیا۔ اور خود آہستہ سے کھسکتا ہوا اس گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔ وہ ذرا سا چکر کاٹ کر گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ گیس ماسک وہ پہلے ہی اتار چکے تھے۔ ذرا سا چکر کاٹ کر وہ جب گاڑی کے بالکل قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ یہ ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی جیپ تھی۔۔۔ جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک سیاہ لباس میں ملبوس نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ عمران چاہتا تو آسانی سے اس نوجوان پر قابو پا کر جیپ پر قبضہ کر سکتا تھا۔ لیکن وہ بدستور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

پتھر کی اوٹ میں دبکا رہا۔ کیونکہ وہ اصل صورت حال جاننا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے ٹارچوں کی روشنی چٹانوں سے جیپ کی طرف آتی دکھائی دی۔ وہ چاروں افراد واپس آ رہے تھے۔

انہیں آتا دیکھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا نوجوان چونکا اور پھر اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ وہ چاروں افراد چٹانیں پھلانگتے ہوئے اس کے قریب پہنچ گئے۔

"کیا ہوا۔ باس وارث" ـــــ ڈرائیور نے آگے بڑھ کر ایک لمبے تڑنگے نوجوان سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہونا کیا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر یہ کیسا کھیل ہے۔ میڈم نے خود دوربین کی چمک ان پہاڑیوں پر چیک کی ہے۔ اور سکس زیرو بم دوسری بار استعمال کیا گیا ـــــ پہلی بار تو لگڑ بھگڑ کی لاشیں ہی تھیں لیکن اس بار کچھ بھی نہیں ملا۔ وہاں کسی انسان تو کجا جانور تک کا بھی وجود نہیں ہے" ـــــ لمبے تڑنگے نوجوان جسے وارث کہہ کر پکارا گیا تھا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر وہ دوربین کی چمک کہاں سے آ گئی" ـــــ ڈرائیور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں واپس جانے کی بجائے میڈم سے بات کر لی جائے۔ ہو سکتا ہے میڈم خود یہاں آنا پسند کرے"۔ ایک اور آدمی نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کال کرتا ہوں" ـــــ وارث نے کہا۔ اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر اس کا کوئی بٹن دبایا تو ٹوں ٹوں

کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"یس ـــ ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی ڈبے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور عمران یہ آواز سنتے ہی چونک پڑا۔ کیونکہ وہ آواز پہچان گیا تھا یہ آواز لیڈی ایشلے کی تھی۔ اور لیڈی ایشلے کی آواز اور ہیڈ کوارٹر کے الفاظ اب یہ بات طے ہو گئی تھی کہ وہ غلط جگہ نہیں پہنچے بلکہ واقعی پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر ہی پہنچے ہیں۔

"وارث سپیکنگ میڈم ـــــ ہم نے اچھی طرح ساری جگہیں چیک کی ہیں۔ وہاں نہ ہی کوئی انسان ہے اور نہ ہی کوئی جانور اوور" وارث نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ گو یہ علاقہ ہماری رینج سے باہر ہے۔ اس لئے ہم براہِ راست تو اسے سکرین پر نہ دیکھ سکے تھے لیکن دوربین کے شیشے کی چمک میں نے خود صاف طور پر دیکھی تھی اوور" ـــــ لیڈی ایشلے نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"میڈم۔ میں نے بھی یہ چمک دیکھی ہے۔ لیکن آپ یقین کریں کہ ہم نے وہ جگہ اور اس کا اردگرد کا سارا علاقہ اچھی طرح چیک کر لیا ہے ـــــ لیکن واقعی وہاں کسی انسان کا وجود نہیں ہے اوور" وارث نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تم چونکہ میری نظر میں انتہائی ذمہ دار آدمی ہو۔ اس لئے میں تمہاری بات پر یقین کر سکتی ہوں۔ حالانکہ ہمیں پاکیشیا کے دارالحکومت سے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی اطلاع مل چکی ہے۔ بہرحال

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تم لوگ واپس آجاؤ۔ میرے خیال میں ہمیں اب رینج مزید بڑھا دینی چاہیئے اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"جیسا حکم میڈم اوور" ۔۔۔ وارف نے کہا۔

اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل سنتے ہی اس نے ڈبہ واپس جیب میں ڈال لیا۔ اب تمام صورت حال عمران کے سامنے واضح ہو چکی تھی کہ وہ براہِ راست ہیڈ کوارٹر کی بجائے اس کے قریبی کسی علاقے میں پہنچے ہیں ۔۔۔ اور یہ بھی ان کی آمد کی اطلاع بھی ہیڈ کوارٹر کو مل چکی ہے۔

عمران نے کال کے ختم ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ایک چپٹا سا ریوالور نکالا اور پھر اس کا رخ ان پانچوں افراد کی طرف کر کے جو اب اکٹھے جیپ پر چڑھنے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے ٹریگر دبا دیا ۔۔۔ چپٹے ریوالور کے دہانے پر نارنجی رنگ کا شعلہ چمکا اور دوسرے لمحے وہ پانچوں بری طرح لڑکھڑا کر نیچے چٹانوں پر گر گئے۔ یوں لگتا تھا جیسے یک لخت ان کے دل حرکت کرنا بند کر گئے ہوں۔ ان کے نیچے گرتے ہی عمران اچھل کر چٹان کی اوٹ سے باہر آگیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی چٹانوں کے پیچھے سے نکل آئے۔

"جلدی کرو۔ ان کے لباس اتار کر پہن لو اپنی اپنی قدو قامت کے مطابق ۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور خود اس نے ایک آدمی کا لباس تیزی سے اتارنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب لباس تبدیل کر چکے تھے۔ عمران نے

ان کے کندھوں سے لٹکی ہوئی عجیب ساخت کی گنوں کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ کیونکہ یہ بالکل ہی نئی ساخت کی گنیں تھیں۔

"ان سب کو اٹھا کر کسی غار میں لے چلو۔ تاکہ وہاں اطمینان سے ان کا میک اپ ہو سکے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب جھک کر ایک ایک آدمی کو اٹھا کر اوپر چٹانوں پر چڑھتے گئے۔ تھوڑے ہی فاصلے پر ایک بڑا اور خاصا گہرا غار موجود تھا۔ عمران کی رہنمائی میں وہ اس غار میں گھس گئے ۔۔۔ غار کے آخر میں غار کی دونوں سائیڈوں پر چھوٹی چھوٹی غاریں تھیں۔ وارف اور اس کے ساتھیوں کو وہیں لٹا دیا گیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے بیگ کھولے اور میک اپ باکس نکال لئے۔ تاکہ جس جس کا لباس انہوں نے پہنا ہے ان کا میک اپ بھی جلد از جلد کر لیں ۔۔۔ ابھی وہ میک اپ میں مصروف تھے کہ اچانک غار کے دہانے سے تیز روشنی کی دھار اندر پڑی۔ یوں لگتا تھا جیسے غار کے اندر دن نکل آیا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی روشنی پڑتے ہی بری طرح اچھلے۔ دوسرے لمحے روشنی یک لخت غائب ہو گئی اور مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے فضا گونج اٹھی۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہیڈ کوارٹر سے ٹارگٹ ہی غلط ہو گیا ہو"۔۔۔ پاس بیٹھے ہوئے جیگری نے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا تم ہیڈ کوارٹر کو غلط کہہ رہے ہو"۔۔۔ مادام اس بری طرح چونک کر جیگری کی طرف مڑی کہ جیگری خوف سے کرسی پر سے گرتے گرتے بچا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میڈم میں نے تو ۔۔۔۔۔"۔۔۔ جیگری نے بری طرح ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ۔۔۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم ہیڈ کوارٹر کو غلط کہہ سکو" لیڈی ایشلے نے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں نمودار ہونے والے پستول سے دھماکہ ہوا اور اس بار جیگری واقعی کرسی سمیت فرش پر الٹ گیا۔ گولی اس کی پیشانی پر پڑی تھی ۔۔۔ اور اسے چیخنے تک کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔ کنٹرول روم میں موجود باقی افراد اس طرح سہم گئے کہ جیسے وہ انسان نہ ہوں مجسمے ہوں۔

"لے جاؤ اس احمق کی لاش کو اور بھٹی میں ڈال دو۔ یہ ہیڈ کوارٹر کو غلط کہہ رہا تھا"۔۔۔ میڈم ایشلے نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور مجسموں کی طرح کھڑے ہوئے لوگ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور انہوں نے چشم زدن میں جیگری کی لاش اٹھائی اور کنٹرول روم سے باہر لے گئے ۔۔۔ لیڈی ایشلے دوبارہ سکرین کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس کا خوبصورت چہرہ ابھی تک غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ پھر جیسے ہی سکرین پر

ہنری کی کال ملنے کے بعد کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا کے ایک فلیٹ سے اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ لیڈی ایشلے کے لئے ایک ایک لمحہ قیامت بن گیا تھا ۔۔۔ وہ اب مستقل طور پر کنٹرول روم میں بیٹھ گئی تھی۔ اور اس نے ہر طرف سرچنگ پارٹیاں بھیج دی تھیں۔ اس کی تیز نظریں مسلسل سرچنگ سکرین پر جمی ہوئی تھیں ۔۔۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا کہیں بھی سراغ نہ لگ رہا تھا حالانکہ ہنری کی کال کے مطابق وہ لازماً یہاں پہنچ چکے ہوں گے۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہاں پہنچے ہوں اور سرچنگ سکرین پر ان کا پتہ نہ چل رہا ہو"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ ہماری رینج تو خاصی وسیع ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اس کی نظریں پڑیں وہ بُری طرح چونک پڑی۔ اسے سکرین کے ایک کونے پر ایک نقطہ سا مسلسل چمکتا ہوا نظر آیا۔

"اوہ ــــ اوہ ــــ یہ دوربین کا لینز ہے" ــــ لیڈی ایشلے یہ نقطہ دیکھتے ہی بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ ایلون رینج سے چار کلومیٹر دور پتھریلی پہاڑیوں میں موجود ہیں۔ زیرو سکس بم استعمال کرو ــــ جلدی ــــ فوراً"

لیڈی ایشلے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

اور کنٹرول روم میں موجود سارے افراد چابی بھرے کھلونوں کی طرح حرکت میں آ گئے۔ لیڈی ایشلے کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں ــــ لیکن اب وہ نقطہ چمکنا غائب ہو گیا تھا۔ اور دوسرے لمحے عین اس جگہ جہاں وہ نقطہ دکھائی دیا تھا آسمان پر ایک سرخ رنگ کا نقطہ دکھائی دیا۔ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا، اور پھر نشیب پر پہنچ کر وہ پھٹا ــــ اور سرخ رنگ کی تیز شعاعیں پورے ماحول پر پھیل گئیں۔ پورا سکرین سرخ رنگ میں ڈوب سا گیا۔

مادام نے جلدی سے مشین کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک سوئچ دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ میڈم کالنگ" ــــ مادام نے بٹن دباتے ہی چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"یس میڈم ــــ وارن اٹنڈنگ" ــــ دوسری طرف سے وارن کی آواز سنائی دی۔

"تم نے زیرو سکس بم کی رینج دیکھ لی ہے" ــــ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس میڈم ــــ میں اس کے کافی قریب ہوں" وارن نے جواب دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی وہاں موجود تھے۔ فوراً وہاں پہنچ کر ان کی لاشیں اٹھا لاؤ۔ فوراً پہنچو" ــــ مادام نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس میڈم" ــــ دوسری طرف سے وارن نے جواب دیا اور مادام نے سوئچ آف کر دیا۔

اسی لمحے سکرین کا ایک کونہ روشن ہوا اور اس پر ایک بڑی سی جیپ نمودار ہوئی۔ جیپ خاصی تیز رفتاری سے ایک طرف بڑھی جا رہی تھی ــــ لیکن سکرین پر جیپ کا ہی کلوز اپ نظر آ رہا تھا جیپ میں بیٹھے ہوئے افراد سکرین پر صاف پہچانے جا رہے تھے۔ مادام خاموش بیٹھی دیکھتی رہی پھر جیپ رک گئی اور اس میں سے چار افراد اتر کر آگے بڑھے اور سکرین سے غائب ہو گئے جب کہ ایک آدمی جو ڈرائیور تھا جیپ کے اندر ہی بیٹھا رہا ــــ مادام کا دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا۔ جب اُسے خیال آتا کہ عمران اور اس کے ساتھی زیرو سکس بم سے ہلاک ہو گئے ہیں تو خوشی کی لہر اس کے پورے جسم میں دوڑ جاتی ــــ لیکن دوسرے لمحے جب اُسے خیال آتا کہ عمران اتنی آسانی سے مرنے والا نہیں۔ تو وہ بے اختیار ہونٹ بھینچ لیتی۔ بہرحال جو بھی نتیجہ تھا ابھی سامنے آنے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

والا تھا۔ اور پھر اس نے ڈرائیور کو جیپ سے نیچے اترتے دیکھا تو
چونک پڑی۔ جیپ کے اندر موجود سکرین آؤٹ مشین کی وجہ سے
جیپ اور اس کے گرد چھ فٹ کا علاقہ اُسے سکرین پر نظر آ رہا تھا۔

"سکرین آؤٹ مشین کی رینج بڑھاؤ۔ یہ احمق جیپ سے کیوں
اترا ہے" — مادام نے ڈرائیور کے نیچے اترتے ہی چیخ کر کہا۔
اور دوسرے لمحے سکرین کا کونہ اور زیادہ پھیل کر روشن ہو گیا اب
جیپ کے ارد گرد دس فٹ کا علاقہ نظر آنے لگا تھا۔ اور اس کے
ساتھ ہی مادام کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا — کیونکہ
وارث اور اس کے ساتھی خالی ہاتھ جیپ کے قریب پہنچے اُسے نظر
آ رہے تھے۔

"یہ تو خالی ہاتھ آ رہے ہیں — اس کا کیا مطلب ہوا"
مادام نے ایک ایک لفظ کو چباتے ہوئے کہا۔

"آپ وارث سے بات کریں گی مادام" — ایک آپریٹر نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا میں اس احمق کی شکل ہی دیکھتی رہوں گی" — مادام
بُری طرح چیخ پڑی۔

اور آپریٹر سر ہلاتا ہوا تیزی سے مشین کی طرف مڑا ہی تھا
کہ لیڈی ایشلے نے وارث کو جیب سے ڈبہ نکالتے ہوئے دیکھا۔
"رک جاؤ۔ وہ خود بات کر رہا ہے" — مادام نے چیخ کر آپریٹر
سے کہا۔ اور آپریٹر کا مشین کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا۔
اُسی لمحے مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں اور مادام نے

ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"یس — ہیڈکوارٹر اٹنڈنگ اوور" — لیڈی ایشلے نے
تیز لہجے میں کہا۔ عمران کی وجہ سے وہ اپنا نام نہ لینا چاہتی تھی وہ
ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہتی تھی۔

"وارث سپیکنگ میڈم — ہم نے اچھی طرح ساری جگہیں
چیک کی ہیں وہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ کوئی جانور اوور"
وارث کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ گو یہ علاقہ ہماری رینج سے باہر ہے اس لئے
ہم براہِ راست اُسے سکرین پر نہ دیکھ سکتے تھے لیکن دوربین کے
لگانے کی چمک میں نے خود ذاتی طور پر دیکھی تھی اوور"
لیڈی ایشلے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میڈم — میں نے بھی یہ چمک دیکھی ہے۔ لیکن آپ یقین کریں
ہم نے وہ جگہ اور اس کا ارد گرد کا سارا علاقہ اچھی طرح چیک کر
لیا تھا۔ لیکن واقعی وہاں کسی انسان کا وجود نہ ہے اوور"
وارث نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم چونکہ میری نظر میں انتہائی ذمہ دار آدمی ہو۔ اس لئے میں
تمہاری بات پر یقین کر سکتی ہوں۔ حالانکہ ہمیں پاکیشیا کے دارالحکومت
سے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی اطلاع مل چکی ہے۔
بہرحال تم واپس آ جاؤ — میرے خیال میں ہمیں اب رینج مزید
بڑھا دینی چاہئے اوور" — لیڈی ایشلے نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔ ظاہر ہے اب اس کے پاس اس کے سوا اور کہنے کے لئے وہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہی کیا گیا تھا۔

"جیسا حکم میڈم اوور" ـــــ وارث نے کہا۔ اور لیڈی ایشلے نے اوور اینڈ آل کہہ کر سوئچ آف کر دیا۔

وارث اور اس کے ساتھی جیپ پر چڑھنے کے لئے آگے بڑھے ہی تھے کہ اچانک ایک چٹان کی اوٹ سے ایک ہاتھ برآمد ہوا اور پھر اس ہاتھ میں موجود چھوٹے سے ریوالور کے سرے پر نارنجی رنگ کا شعلہ چمکا ـــــ اور وارث اور اس کے ساتھی کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح پتھروں پر گر گئے۔ لیڈی ایشلے حیرت سے بت بنی آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب منظر دیکھ رہی تھی۔ اس کا ذہن جیسے ماؤف سا ہو گیا تھا ـــــ اور دوسرے لمحے چٹان کی اوٹ سے ایک آدمی برآمد ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی مختلف چٹانوں کی اوٹ سے پانچ افراد برآمد ہوئے اور مادام بُری طرح چیختی ہوئی ایک بار پھر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوہ ـــــ اوہ ـــــ یہ عمران ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں ـــــ اوہ ـــــ یہ اتنے قریب تھے ـــــ اوہ" ـــــ مادام غصے اور حیرت کی شدت سے بُری طرح ناچنے لگی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ دوڑ کر دیوار سے ٹکر مار کر اپنا سر پھوڑ لے گی۔

"مم ـــــ مم ـــــ مادام......" ـــــ ایک آپریٹر نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید زندگی میں پہلی بار لیڈی ایشلے کو اس حالت میں دیکھ رہا تھا۔

اور غصے کی شدت سے ناچتی ہوئی مادام یک لخت رک گئی اور

چہرہ بُری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ آنکھوں سے جیسے انگارے برس رہے تھے۔

وہ چند لمحے بت کی طرح سکرین کو دیکھتی رہی جہاں عمران اور اس کے ساتھی وارث اور اس کے ساتھیوں کا لباس اس طرح اتارنے میں مصروف تھے جیسے گدھ انسانی لاشوں کو نوچتے ہیں۔

"یہ ـــــ یہ لباس اتار رہے ہیں۔ اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے وارث اور اس کے ساتھی زندہ ہیں۔ ہاں یہ ضرور انہیں زندہ رکھیں گے۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ یہ ـــــ یہ اب ان کے روپ میں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوں گے۔ اوہ ـــــ اگر یہ سکرین آؤٹ مشین نہ ہوتی تو یہ واقعی خوف ناک انداز میں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جاتے" ـــــ لیڈی ایشلے نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کی حالت تیزی سے نارمل ہوتی جا رہی تھی۔

"مادام ـــــ ان پر زیرو سکس فائر کیا جائے" ـــــ ایک آپریٹر نے کہا۔

"احمق نانسنس ـــــ رینج کے اندر زیرو سکس کیسے فائر ہو سکتا ہے۔ تم پورے ہیڈ کوارٹر کو اڑانا چاہتے ہو" ـــــ لیڈی ایشلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے چیخ کر کہا اور آپریٹر سہم گیا۔

لیڈی ایشلے نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے کونے میں لگا ہوا ایک سوئچ دبا دیا۔

"یس ـــــ تھرڈی ون اسٹینڈنگ اوور" ـــــ سوئچ دبتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"تھرٹی ون ـــــ تم کس پوزیشن پر ہو اوور" ـــــ مادام نے کہا۔

"زیرو ایون پر میڈم اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو ـــــ اپنے آدمیوں کو لے کر فوراً ون الیون پر پہنچو۔ وہاں حملہ آوروں نے وارث اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا ہے اور اب ان کا لباس پہن رہے ہیں۔ وارث کی جیپ کے ساتھ ان سب کو دیکھتے ہی مشین گنوں سے بھون ڈالو ـــــ کوئی آدمی زندہ بچ کر نہ جانے۔ ایک لمحہ توقف نہ کرنا۔ بس دیکھتے ہی فائر کھول دینا۔ اوور" ـــــ مادام نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم اوور" ـــــ تھرٹی ون نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"جلدی پہنچو۔ فوراً۔ اوور اینڈ آل" ـــــ مادام نے کہا اور سوئچ آف کر دیا۔

اب عمران اور اس کے ساتھی وارث اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر چٹانوں کی طرف لے جا رہے تھے۔

"اوہ ـــــ یہ انہیں کہاں لے جا رہے ہیں۔ اوہ" ـــــ مادام نے ایک بار پھر اونچی آواز میں کہا۔ اور ساتھ ہی سوئچ ایک بار پھر دبا دیا۔

"یس ـــــ تھرٹی ون اٹنڈنگ اوور" ـــــ سوئچ دبتے ہی ایک بار پھر تھرٹی ون کی آواز سنائی دی۔

"سنو ـــــ حملہ آور وارث اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر

جیپ سے دور لے جا رہے ہیں۔ میں رینج بڑھا رہی ہوں۔ تم جب جیپ کے پاس پہنچو گے تو میں تمہیں گائیڈ کر دوں گی۔ انتہائی احتیاط سے کام کرنا۔ وہ بے حد چالاک اور ہوشیار ہیں اوور" مادام نے کہا۔

"بے فکر رہیں مادام اوور" ـــــ تھرٹی ون نے کہا۔ اور مادام نے سوئچ آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

اس کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی چٹانیں پھلانگتے ہوئے اچانک ایک چٹان سے اترے اور سکرین سے غائب ہو گئے۔

"ہونہہ ـــــ یہ ضرور کسی غار میں گھسے ہیں۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گئی۔ یہ ان کا دوبارہ میک اپ کریں گے۔ اوہ احمق۔ انہیں معلوم نہیں کہ ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے وقت میک اپ چیک ہو جاتا ہے"۔ مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور چند لمحوں بعد اس نے ایک اور جیپ کو وارث کی جیپ کے قریب رکتے ہوئے دیکھا تو چونک کر سوئچ آن کر دیا۔ جیپ میں سے چھ افراد نیچے اترے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"ہیلو ـــــ تھرٹی ون اوور" ـــــ مادام نے سوئچ دباتے ہی کہا۔

"وہ شمال کی طرف اوپر چٹانوں میں غائب ہوئے ہیں۔ وہ یقیناً کسی غار میں ہوں گے۔ تم نے انتہائی احتیاط سے آگے بڑھنا ہے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اور سنو ——— انہیں دیکھتے ہی فائر کھول دینا۔ قطعاً کوئی توقف نہ ہو اوور" ——— لیڈی ایشلے نے کہا۔

"یس میڈم ——— میں سمجھ گیا اوور" ——— ایک پستہ قد لیکن بھرے ہوئے جسم کے نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ یہ تھرٹی ون تھا۔

اور لیڈی ایشلے نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے سوئچ آف کر دیا۔ اب اس کی نظریں سکرین پر تھیں۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی دادث اور اس کے ساتھیوں سمیت غائب ہوئے تھے ——— وہ جگہ سکرین کی رینج پر تھی۔ اور اب وہ تھرٹی ون کو ادھر بڑھتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ تھرٹی ون اور اس کے پانچ ساتھی واقعی احتیاط سے بکھر کر آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کا انداز اس قدر محتاط تھا کہ لیڈی ایشلے کو ان کی کامیابی کا یقین ہو گیا تھا۔

"آواز آن کرو ——— جلدی" ——— اچانک ایک خیال کے آتے ہی مادام نے چیخ کر کہا۔ وہ مشین گن کی فائرنگ کی آواز اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے چیخنے کی آوازیں خود اپنے کانوں سے سننا چاہتی تھی ——— اور ہال میں موجود ایک آپریٹر تیزی سے مشین پر جھک گیا۔ دوسرے لمحے سکرین کے ساتھ ساتھ مشین سے تھرٹی ون اور اس کے ساتھیوں کے قدموں کی ہلکی ہلکی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔

پھر تھرٹی ون خود آہستہ سے آگے بڑھا اور ایک چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔ اس کے دوسرے ساتھی بھی اسی طرف کو بڑھے۔

اسی لمحے لیڈی ایشلے نے سکرین پر اس حصے پر تیز روشنی کی چمک دیکھی اور اس کے ساتھ ہی مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کی آوازیں مشین میں سے نکل کر ہال میں گونجنے لگیں ——— اور مادام یہ آوازیں سنتے ہی بری طرح اچھل پڑی۔ خوشی اور مسرت کی شدت سے اس کا چہرہ گلنار ہو رہا تھا۔

"اب میں دیکھوں گی کہ یہ شیطان کیسے بچتے ہیں" ——— مادام نے مسرت سے ناچتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ واقعی کھلا پڑ رہا تھا۔ اور آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی۔ مشین گنوں کی فائرنگ آوازیں اب ختم ہوتے کچھ دیر ہو چکی تھی ——— مادام نے جلدی سے سوئچ آن کیا۔

"ہیلو ہیلو ——— تھرٹی ون ——— ہیلو تھرٹی ون اوور" ——— مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس ——— تھرٹی ون اٹنڈنگ اوور" ——— دوسری طرف سے تھرٹی ون کی آواز سنائی دی۔

"کیا رہا ——— مر گئے وہ لوگ اوور" ——— مادام نے پھیپھڑوں کی پوری قوت سے کام لیتے ہوئے پوچھا۔

"یس میڈم ——— ڈکٹری اوور" ——— تھرٹی ون کی آواز سنائی دی۔

اور مادام مزید بات کرنا بھول گئی۔ اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کیا۔ اور اس بار واقعی کرسی سے اٹھ کر بے اختیار ناچنے لگی۔

"ناچو ——— رقص کرو ——— جشن مناؤ ——— سب ناچو۔ لیڈی ایشلے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/
http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

نے آج اپنے سب سے بڑے دشمن کو مار گرایا ہے" ـــــ لیڈی اینڈ واقعی خوشی اور مسرت کے بے پناہ جوش سے بے خود ہو رہی تھی۔

تیز روشنی کی دھار پڑتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور ساتھ ہی اس کے حلق سے نکلا "سائیڈوں پر چھلانگیں لگاؤ" اور خود وہ بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ کی چھوٹی غار میں چھلانگ لگا گیا۔ البتہ چھلانگ لگاتے ہوئے بھی وارف کے کندھے سے لٹکنے والی عجیب ساخت کی گن اس کے ہاتھوں میں آ گئی ـــــ اسی لمحے روشنی یک لخت غائب ہوئی اور ساتھ ہی غار کے کھلے دہانے کی طرف سے چھ مشین گنوں کی مسلسل تڑتڑاہٹ فضا میں گونجی اور غار کے اندر جیسے گولیوں کی بارش شروع ہو گئی اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدم آگے بڑھتے آئے ـــــ فائرنگ کرنے والے فائرنگ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

"سٹاپ ـــــ فائر کافی ہو گیا ہے۔ ان کے جسم چھلنی ہو چکے ہوں گے" ـــــ ایک آواز غار میں گونجی اور اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی آوازیں یک لخت ختم ہو گئیں۔

اسی لمحے عمران نے چھوٹی غار کی سائیڈ سے وارف والی گن کا سرا باہر نکال کر دہانے کی طرف موڑا اور ٹریگر دبا دیا۔ اور اس نئی ساخت کی گن سے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں برآمد ہوئیں ـــــ اور اس کے ساتھ ہی غار انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ اس نئی ساخت کی گن سے گولیاں قوس کی صورت میں نکل رہی تھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران فائر کرتا ہوا اچھل کر باہر نکلا ـــــ غار کے درمیان میں چھ افراد لاشوں کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو گئے تھے۔ اور عمران اور اس کے ساتھی جہاں پہلے موجود تھے وہاں بے ہوش پڑے ہوئے وارف اور اس کے ساتھیوں کا بھی یہی حشر ہوا تھا ـــــ عمران حملہ آوروں کی لاشوں کو پھلانگتا ہوا دہانے کی طرف دوڑتا گیا۔ جبکہ چھوٹی غاروں میں سے اس کے ساتھی باہر نکل آئے۔ وہ سب بخیریت تھے۔ اگر واقعی عمران عین آخری لمحے میں انہیں چھلانگیں لگانے کو نہ کہتا تو اس بار یقیناً وہ لاشوں میں بدل چکے ہوتے ـــــ مخصوص تربیت کی وجہ سے وہ سب بجلی کی سی تیزی سے سائیڈوں میں چھلانگیں لگا گئے تھے اور اتنا وقفہ بھی انہیں صرف اس لئے مل گیا تھا کہ حملہ آوروں نے پہلے روشنی پھینکی اور پھر فائرنگ شروع کی ـــــ غار چونکہ خاصا گہرا تھا۔ اس لئے حملہ آوروں کو اس کا آخری سرا دیکھنے کے لئے تیز روشنی کرنا پڑی تھی ورنہ

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

غار کے دہانے کے قریب تو خاصی روشنی تھی۔

"اوہ ——— اس بار واقعی کوئی نیکی کام آ گئی ہے" ——— ٹائیگر نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے عمران دہانے سے باہر کا جائزہ لے کر واپس غار میں آ رہا تھا تاکہ اپنے ساتھیوں کو چیک کرے ابھی وہ حملہ آوروں کی لاشوں کے قریب پہنچا ہی تھا کہ ایک لاش کی جیب سے نکل کر باہر گرنے والے چھوٹے سے ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں ——— عمران نے جھپٹ کر ڈبہ اٹھا لیا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ وہ وارن کو پہلے ہی ایسا کرتے دیکھ چکا تھا۔

"ہیلو ہیلو ——— تھرٹی ون ——— ہیلو تھرٹی ون اوور" ——— ڈبے میں سے لیڈی ایشلے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس باس ——— تھرٹی ون اٹنڈنگ اوور" ——— عمران نے وہی آواز اور لہجہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ جس نے فائرنگ بند کرنے کے لئے کہا تھا کیونکہ اتنا وہ سمجھتا تھا کہ اس حملہ آور پارٹی کا لیڈر ہی ایسا حکم دے سکتا ہے۔ اور لیڈی ایشلے پارٹی لیڈر سے ہی بات کر سکتی ہے۔

"کیا رہا ——— مر گئے وہ لوگ اوور" ——— مادام کی پہلی طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس میڈم ——— وکٹری اوور" ——— عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے مادام کی اوور اینڈ آل کی آواز کے ساتھ ہی رابطہ

ختم ہو گیا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سوئچ آف کر دیا۔

"یہ اچانک کیسے پہنچ گئے" ——— بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"موت اچانک ہی آیا کرتی ہے مسٹر عامر ——— اس بار واقعی خوش قسمتی ہمارا ساتھ دے گئی ہے۔ میرا خیال ہے کسی جگہ سے ہمیں باقاعدہ چیک کیا جا رہا ہے۔ جلدی کرو بیگ اٹھاؤ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور اپنے بیگ کی طرف لپکا۔ جس میں گولیوں کے کئی نشانات نظر آ رہے تھے۔ یہی حشر دوسرے بیگوں کا تھا۔

"وہ میک اپ وغیرہ" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"لعنت بھیجو میک اپ پر۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے" عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ دہانے کی طرف سے باہر گئے تو شاید چیک کر لئے جائیں۔ میرے خیال میں یہ علاقہ ان کی رینج میں ہے" صفدر نے کہا۔

"میری طرف والی چھوٹی غار میں ایک تنگ سا راستہ ہے میرے خیال میں کہیں دور نکلے گا۔ آؤ میرے ساتھ" ——— عمران نے کہا۔ اور بیگ اٹھا کر وہ تیزی سے اس چھوٹی غار کی طرف دوڑ پڑا۔ رینج گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی جب کہ دوسرے ساتھیوں نے عام مشین گنیں اٹھائی تھیں ——— ٹرانسمیٹر عمران نے جیب میں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہی ڈال لیا تھا۔ چھوٹی غار میں واقعی ایک تنگ سا دہانہ موجود تھا۔ عمران نے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور ٹارچ باہر نکالی۔ لیکن ٹارچ مشین گن کی گولی لگنے سے ناکارہ ہو چکی تھی ——— اسی لمحے بلیک زیرو نے ٹارچ جلا دی۔ اس کی ٹارچ درست تھی۔ باقی ساتھیوں نے بھی ٹارچیں روشن کر لیں۔

وہ ایک ایک کر کے اس راستے سے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ اس تنگ راستے میں ہی تھے کہ ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں ——— اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر ان سب کو رکنے کا اشارہ کیا۔ اور جیب سے ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس کا بٹن دبا دیا

"ہیلو ہیلو ——— تھرٹی ون اوور" ——— دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔

"یس میڈم ——— تھرٹی ون اٹنڈنگ اوور" ——— عمران نے تھرٹی ون کے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا واقعی یہ ایشیائی ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیا پوزیشن ہے اوور" لیڈی ایشلے کا لہجہ اس بار سنبھلا ہوا تھا۔

"یس میڈم۔ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے ان پر مشین گنوں کا فائر کھول دیا۔ لیکن مادام، وارن اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو گئے ہیں اوور" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ ——— یہ تم نے کیا کیا۔ وارن بے حد قیمتی آدمی تھا۔ اوہ اوور" ——— مادام کے لہجے میں یک لخت افسوس کے ساتھ

غصہ بھی ابھر آیا۔

"مم ——— مم ——— مادام ——— ہمیں وہ نظر نہیں آتے وہ فرش پر پڑے ہوئے تھے اوور" ——— عمران نے جان بوجھ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ——— بہرحال ان ایشیائیوں کی موت سب سے اہم ہے۔ تم ایسا کرو ان کی لاشیں اٹھا کر ہیڈ کوارٹر لے آؤ فوراً۔ میں تمہاری منتظر ہوں اوور" ——— لیڈی ایشلے نے کہا۔

"مم ——— مم ——— مادام ——— ان کی لاشیں اس قابل نہیں رہیں کہ اٹھائی جا سکیں۔ ان کے جسموں کے پرزے اڑ گئے ہیں مادام۔ ساری غار میں بکھرے ہوئے ہیں اوور" ——— عمران نے جان بوجھ کر کہا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی ایک نیا منصوبہ ابھر آیا تھا۔

"اوہ اچھا ——— واقعی اس قدر مشین گنوں کے بے پناہ فائر کا یہی نتیجہ ہونا چاہیئے تھا۔ ٹھیک ہے۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت وہیں رکو۔ میں خود وہیں آ رہی ہوں اوور" ——— مادام کی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ وہ اپنے منصوبے میں کامیابی کی طرف چل پڑا تھا۔

"یس میڈم اوور" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کا سنتے ہی اس نے سوئچ آف کر دیا۔

"میرے خیال میں اب ہمیں یہیں رک کر لیڈی ایشلے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ تنویر بھی سوچ رہا ہو گا کہ تم خشک ہے کم از کم اس کے آنے سے کچھ تو رنگینی آ جائے گی" ——— عمران نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالتے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہوئے مسکرا کر کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے خیال میں ہمیں ایسا نہ کرنا چاہیئے۔ ظاہر ہے مادام یہاں اکیلی تو نہیں آئے گی۔ اور اس بند جگہ پر تو ہم آسانی سے اپنا دفاع بھی نہیں کر سکیں گے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"تو بھائی الف سے آمر۔ میں نے کب کہا ہے کہ یہیں رہ کر ہم لیڈی ایشلے کا استقبال کریں گے۔ یہاں تو نہ جھنڈیاں لگی ہوئی ہیں نہ آرائشی دروازے ــــ آخر پاورلینڈ کی چیئرمین کا استقبال کرنا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے اسی تنگ راستے پر آگے بڑھنے لگا۔

راستہ اس بار جلد ہی گھوم کر ختم ہو گیا۔ اور وہ ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں باہر نکل آئے۔ وہ ایسی جگہ پہنچ گئے تھے جہاں سے انہیں وارن کی جیپ کھڑی صاف نظر آ رہی تھی ــــ اس کے ساتھ اب دوسری جیپ بھی کھڑی تھی یہ شاید حملہ آوروں کی تھی۔

"چٹان کی اوٹ سے کوئی باہر نہ نکلے۔ لیڈی ایشلے بھی یقیناً جس سواری پر آئے گی وہ یہیں رکے گی اور ہم اسے آسانی سے کور کر سکیں گے" ــــ عمران نے باہر نکلتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور ان سب نے سر ہلا دیئے۔

"تو ہمیں یہیں چھپ کر ان کا استقبال کرنا ہوگا" ــــ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں ــــ جب تک مادام یہاں نہیں پہنچ جاتی۔ اس کے بعد باہر تو آنا ہی پڑے گا" ــــ عمران نے کہا۔ اور وہ سب بیگ

نیچے رکھ کر بیٹھ گئے۔ عمران کی نظریں اسی طرف کو لگی ہوئی تھیں جدھر وہ جیپیں کھڑی تھیں۔ اور ذہن اپنے نئے منصوبے کی ادھیڑبن میں مصروف تھا۔

لیڈی ایشلے نے جلدی سے سوئچ آف کیا اور ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"فریڈ۔ تم میری کار تیار کراؤ۔ جلدی۔ میں جلد از جلد اس عمران کی لاش کے حصے بکھرے ہوئے دیکھنا چاہتی ہوں" ــــ لیڈی ایشلے نے اٹھتے ہی ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا ــــ اسی لمحے دور ــــ کونے میں ایک بڑی مشین کے سامنے بیٹھے آپریٹر نے مادام کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"مادام ــــ باس ہنری کی کال ہے اوور" ــــ آپریٹر کا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں اُسے بھی خوشخبری سنا دوں"۔ لیڈی ایشلے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ آپریٹر نے بٹن دباتے ہوئے مشین سے منسلک ایک مائیک لیڈی ایشلے کے ہاتھ میں دے دیا۔

"یس۔۔ لیڈی ایشلے اٹنڈنگ اوور"۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ہنری فرام دس اینڈ۔ کیا پوزیشن ہے۔ عمران کا پتہ چلا اوور"۔۔ ہنری نے پوچھا۔

"وکٹری۔۔ گریٹ وکٹری مسٹر ہنری۔ عمران کی لاش کے بھی میں نے ٹکڑے اڑا دیئے ہیں اوور"۔۔ لیڈی ایشلے نے چہکتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔ ویری گڈ نیوز لیڈی ایشلے۔۔ ویری گڈ نیوز۔ کیا تفصیلات ہیں اوور"۔۔ دوسری طرف سے ہنری نے جواب دیا۔ لیکن لیڈی ایشلے نے واضح طور پر محسوس کر لیا کہ ہنری کے لہجے میں حقیقی مسرت کا عنصر موجود نہیں ہے۔

"تمہیں شاید یقین نہیں آیا۔ میں درست کہہ رہی ہوں وہ مر چکا ہے۔ اپنے پانچ ساتھیوں سمیت۔ اور ان سب کی لاشیں اس وقت ایک غار میں پڑی ہیں۔۔ ان کے جسم مشین گن کی گولیوں سے چھلنی ہو چکے ہیں اوور"۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"آپ تفصیلات بتائیں۔ کیونکہ واقعی مجھے یقین نہیں آرہا کہ وہ شیطان اعظم اتنی جلدی اور آسانی سے مر سکتا ہے آپ نے اس کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے اوور"۔۔ ہنری نے کہا۔

"اب دیکھنے جا رہی تھی کہ تمہاری کال آگئی اوور"۔ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔ اس کا مطلب ہے صرف رپورٹ تک ہی معاملہ ہے۔ بہرحال تفصیلات کیا ہیں اوور"۔۔ ہنری کے لہجے میں بے یقینی کا عنصر زیادہ نمایاں ہو گیا۔

اور لیڈی ایشلے نے شروع سے اب تک کے تمام واقعات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔

"آپ نے تھرٹی ون کو دوبارہ سکرین پر دیکھا ہے اوور"۔ ہنری نے کہا۔

"نہیں۔۔ وہ وہیں موجود ہے اور میں وہیں جا رہی ہوں اوور"۔ لیڈی ایشلے نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیڈی ایشلے۔۔ آپ ہرگز خود وہاں نہ جائیں۔ مجھے یہ سارا معاملہ مشکوک لگ رہا ہے۔ عمران آوازیں اور لہجے بدلنے میں ماہر ہے۔ اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے وہ اب تک تھرٹی ون کا میک اپ بھی کر چکا ہو گا۔۔ یہ ہو سکتا ہے کہ غار میں فائرنگ کے نتیجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے تھرٹی ون اور اس کے ساتھی کام آ گئے ہوں اور عمران نے تھرٹی ون کے لہجے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

میں آپ سے بات کر لی ہو۔ اور آپ وہاں جائیں تو معاملہ ہی دوسرا ہو اوور" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تمہاری بات واقعی درست ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تو پھر اس کی چیکنگ کس طرح کی جائے۔ میرا بااعتماد ہمدم دارت بھی مر چکا ہے اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

ہنری کی بات نے اُسے واقعی سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"ساجان سنٹر میں میک اپ چیکنگ مشین موجود ہے۔ آپ تھرڈی دن کو ساجان سنٹر میں واپس کال کریں اور وہاں اُسے چیک کرنے کا پورا انتظام کریں ۔۔۔ اگر واقعی تھرڈی دن اصلی ثابت ہو تو اس کا مقصد ہے عمران واقعی ختم ہو چکا ہے۔ دوسری صورت میں عمران آپ کے ہاتھوں میں خود بخود آ جائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اُسے چوکنا ہونے کا قطعاً موقع نہ دیں ۔۔۔ اور اُسے جال ...ملنے کا سارا کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیے اوور" ہنری نے کہا۔

"نہیں ہنری۔ میں اُسے ساجان سنٹر میں داخل ہونے کا موقع ہی نہیں دینا چاہتی۔ میں اس کا خاتمہ یہاں سے باہر ہی کرنا چاہتی ہوں اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"تو پھر ایسا کیجئے۔ دو ٹیمیں بھیجئے۔ دو علیحدہ علیحدہ راستوں سے۔ جب ایک ٹیم کا اس سے ٹکراؤ ہو رہا ہو تو دوسری ٹیم اچانک ان پر ٹوٹ پڑے اور اس کا خاتمہ کر دے اوور" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں پھر کال کروں گی اوور اینڈ آل" لیڈی ایشلے نے کہا اور مائیک آپریٹر کی طرف بڑھا دیا۔ اب اس کے مسرت سے بھرے چہرے پر تفکرات کی لکیریں واضح تھیں۔

وہ چند لمحے ہال میں ٹہلتی رہی پھر دوبارہ اُسی مشین کی طرف بڑھ گئی جہاں سے اٹھ کر آئی تھی۔

"کوئی نظر آیا سکرین پر" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے آپریٹر سے پوچھا۔

"نہیں مادام ۔۔۔ ہر طرف وہی پتھر ہیں" ۔۔۔ آپریٹر نے جواب دیا۔

اور لیڈی ایشلے سر ہلاتی ہوئی کرسی پر بیٹھی اور اس نے مشین کا سوئچ آن کر دیا۔ مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ تھرڈی دن اوور" لیڈی ایشلے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔ تھرڈی دن اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے تھرڈی دن کی آواز سنائی دی۔

"تھرڈی دن ۔۔۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر ہیڈ کوارٹر واپس آ جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہیں چھوڑ دو۔ انہیں بعد میں اٹھا لیا جائے گا اوور" لیڈی ایشلے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم اوور" ۔۔۔ تھرڈی دن نے جواب دیا۔

"میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ جلدی آؤ۔ اوور اینڈ آل" میڈم نے کہا اور سوئچ آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اب اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ دراصل تھرڈی دن اور اس کے ساتھیوں کو جیپ پر چڑھتا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن جب کچھ دیر تک تھرڈی دن اور اس کے ساتھی چٹانوں پر نمودار نہ ہوئے تو لیڈی ایشلے کو ہنری کا خدشہ درست محسوس ہونے لگا۔ اور اس کا چہرہ غصے سے کھنچنا شروع ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو — تھرڈی دن اوور" — اس نے سوئچ دباتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

لیکن کافی دیر تک ہیلو ہیلو کرنے کے باوجود دوسری طرف سے رابطہ نہ ہو سکا۔ مادام کا چہرہ غصے کی شدت سے ایک بار پھر مسخ ہونا شروع ہو گیا — اسی لمحے دوسری طرف سے ایک دھیمی لیکن کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مم — مم — مادام — تھر — تھر — تھرڈی دن ہم پر اچانک حملہ۔ دو آدمی رہ گئے تھے۔ چھپے ہوئے تھے۔ مم — مم — مم....." اور اس کے ساتھ ہی ڈولتی ہوئی آواز خاموش ہو گئی۔

"ہیلو تھرڈی دن — ہیلو تھرڈی دن بولو — بولو اوور" مادام نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں۔ میرا نام عامر ہے۔ اور میں عمران کا ساتھی ہوں۔ تمہارے آدمیوں نے میرے باس عمران اور ہمارے باقی ساتھیوں کو اندھا دھند فائرنگ سے ہلاک کر دیا ہے۔ ان کی لاشوں کے ٹکڑے اڑا دیئے ہیں — اور میں اور میرے ایک باقی بچنے والے ساتھی صفدر نے تمہارے تھرڈی دن اور اس کے

ساتھیوں کو بھی گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے۔ اور اب ہم دونوں عمران کا انتقام لیں گے۔ بھرپور انتقام۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر اب تباہی سے نہیں بچ سکتا — تیار ہو جاؤ تباہی کے لئے۔ تیار ہو جاؤ۔ اپنے آخری سانس گنتی رہو۔ میں اب اس ٹاپو کو تباہ کر رہا ہوں"

دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی بھاری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور مشین پہ جلتا ہوا سوئچ یک لخت تاریک ہو گیا۔

"تو عمران ختم ہو گیا۔ تھرڈی دن سچ کہہ رہا تھا۔ دو آدمی بچے ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت نہیں قطعاً کوئی حیثیت نہیں۔ انہیں میں مکھیوں کی طرح کچل دوں گی" — مادام نے سوئچ آف کرتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"پروفیسر ڈارک کو بلاؤ۔ جلدی اور فوراً بلاؤ" — مادام نے تیزی سے گھوم کر ایک نوجوان سے کہا۔ اور نوجوان تیزی سے سامنے رکھی ہوئی چھوٹی سی مشین پر جھک گیا۔ اور پروفیسر ڈارک کو کنٹرول روم میں کال کرنے لگا۔

"پروفیسر آ رہے ہیں مادام" — نوجوان نے دوبارہ سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔ اور مادام سر ہلاتی ہوئی ہال میں ٹہلنے لگی۔

چند لمحوں بعد ہال کے کونے میں موجود ایک دروازہ کھلا۔ اور ایک بھاری جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر چھوٹی سیاہ داڑھی تھی — اور آنکھوں پر سیاہ چشمہ تھا۔ یہ ساجان سنٹر کا اصل سائنس انچارج پروفیسر ڈارک تھا۔ پروفیسر ڈارک بیٹر

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں ہنری کے تحت کام کرتا تھا۔ اور اُسے خاص طور پر ہنری نے ساجان سنٹر شفٹ کیا تھا تاکہ اُسے سائنسی لحاظ سے اس طرح بنایا جا سکے کہ عمران اسے پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر ہی سمجھے۔

"یس مادام" ——— پروفیسر ڈارک نے مادام کے سامنے پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پروفیسر ڈارک۔ تم نے چیک کیا ہو گا کہ ہم نے آنے والی پارٹی کے لیڈر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا ہے۔ گو اس میں میرے خاص آدمی بھی مارے گئے ہیں ——— لیکن پھر بھی ہماری کامیابی بے حد اہم ہے۔ اب صرف دو آدمی باقی بچے ہیں ان میں ایک کا نام عامر ہے۔ اور دوسرے کا صفدر۔ وہ اب ساجان سنٹر کو تباہ کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں ——— میں ان دونوں کو زندہ گرفتار کرنا چاہتی ہوں تاکہ میں اپنے ہاتھوں سے ان کی گستاخ زبانیں ان کے حلق سے کھینچ سکوں۔ بولو ہمیں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے" ——— مادام نے پروفیسر ڈارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام ——— اس میں پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں۔ آپ صرف ان کی لوکیشن بتا دیں میں اس لوکیشن کے گرد ناٹرام لہروں کا جال پھیلا دیتا ہوں۔ یہ جال دو ہزار گز کے دائرے میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ جب اس جال میں وہ دونوں پھنس گئے تو خود بخود مرکز کی طرف کھنچتے چلے آئیں گے ——— اور جب تک ناٹرام ریز باقی رہیں گی وہ قطعاً مفلوج اور بے بس ہوں گے۔ آپ انہیں گرفتار کر کے ان کے

ساتھ جو سلوک چاہیں کر سکتی ہیں" ——— پروفیسر ڈارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— ویری گڈ ——— یہ ٹھیک رہے گا۔ یہ لوگ ون الیون پینج سے شمال کی طرف پہاڑیوں میں موجود ہیں" ——— مادام نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد یہ لوگ ناٹرام ریز کے مرکز ناٹرام روم کے نچلے تہہ خانے میں پہنچ چکے ہوں گے ——— میں اس وقت کنٹرول روم میں ریڈ کاشن دے دوں گا تاکہ آپ نیچے مین کنٹرول روم میں میرے پاس پہنچ جائیں۔ اس کے بعد آپ ان کے ساتھ جو سلوک چاہیں کر سکتی ہیں" ——— پروفیسر ڈارک نے کہا۔

"گڈ ——— ویری گڈ ——— فوراً جا کر انتظام کرو۔ فوراً۔ میں ریڈ کاشن کا انتظار کروں گی" ——— مادام نے کہا۔

اور پروفیسر ڈارک مؤدبانہ انداز میں سر جھکا کر واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اُسی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ ہال میں داخل ہوا تھا۔

اور مادام واپس اُسی مشین کی طرف بڑھ آئی جس سے وہ اس علاقے کو چیک کر رہی تھی جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"کوئی نظر آیا" ——— مادام نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ساتھ موجود آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو میڈم ——— ہر طرف خاموشی ہے۔ مکمل خاموشی" ——— آپریٹر

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ" ـــــ مادام نے جواب میں ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔ اور خاموشی سے سکرین کو دیکھنے لگی۔ سکرین پر سارا علاقہ صاف نظر آرہا تھا۔ ہر طرف ویران پتھر۔ پتھریلی چٹانیں اور اونچے نیچے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے۔

"یہ لوگ باہر کیوں نہیں نکل رہے۔ کہاں چھپے ہوئے ہیں" مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور ابھی اس کی بڑبڑاہٹ جاری تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی۔ اس نے دو افراد کو ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر دوسری چٹان کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھا ـــــ اور اس کے ساتھ دو میزائل نما چیزیں فضا میں اڑتی ہوئی آئیں اور دوسرے لمحے وارث اور کھڑی دن کی جیپوں سے ٹکرا گئیں۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک دھماکے ہوئے اور دونوں جیپوں کے ٹکڑے فضا میں پھیل گئے ـــــ مادام کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔ اسی لمحے وہ دو افراد ایک بار پھر چٹان کے پیچھے سے نکلے اور دوسری چٹان کے پیچھے چھپنے لگے ہی تھے کہ اچانک آسمان سے گہرے نارنجی رنگ کی تڑپتی ہوئی لہریں اس پورے علاقے پر اس طرح گریں جیسے جال پھینکا جاتا ہے ـــــ اور دوسرے لمحے وہ دونوں افراد جو ایک چٹان کے پیچھے چھپنے لگے تھے بری طرح تڑپنے لگے۔ تڑپتی ہوئی گہرے نارنجی رنگ کی لہریں تیزی سے آسمان کی طرف سمٹنے لگیں ـــــ اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں بری طرح ہاتھ پیر مارتے ہوئے فضا میں اٹھتے چلے گئے۔ مادام کا چہرہ کھل اٹھا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر کرسی سے اس طرح اچھلی جیسے کرسی میں ہزاروں وولٹیج کا کرنٹ آگیا ہو۔ کیونکہ اس نے مختلف چٹانوں کے پیچھے سے چار دیگر افراد کو بھی اسی طرح فضا میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے اٹھتے دیکھا ـــــ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چھ کے چھ افراد دور کہیں آسمان میں غائب ہو گئے۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے ایک بار پھر دھوکہ ہو رہا تھا۔ اوہ یہ کس قدر عیار لوگ ہیں" ـــــ مادام نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد ہال میں تیز گھنٹی بجی اور اس کے ساتھ ہی چھت سے لٹکا ہوا ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"اوہ ـــــ ریڈ کاشن۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ اب میں اپنے ہاتھوں سے ان کی بوٹیاں نوچوں گی" ـــــ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر بغیر کسی کی طرف دیکھے وہ بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی اسی دروازے کی طرف بڑھ گئی جدھر پروفیسر ڈارک گیا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران کی نظریں اُسی راستے پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے جیپیں آئی تھیں لیکن وہ راستہ ویران پڑا ہوا تھا۔ جب کافی دیر گزر گئی اور مادام نہ آئی تو عمران سمجھ گیا کہ یقیناً مادام پوری طرح مطمئن نہیں ہو سکی ——— اس نے منصوبہ ہی بنایا تھا کہ مادام کے یہاں پہنچتے ہی اس پر قابو پالیا جائے گا اور پھر مادام کے ذریعے ہیڈکوارٹر میں داخل ہو کر اس کی تباہی کا سلسلہ شروع کیا جائے گا لیکن اب مادام کے نہ آنے سے سارا منصوبہ بیکار ہو رہا تھا ——— ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اب کیا لائحہ عمل اختیار کرے کہ اچانک ٹرانسمیٹر والے ڈبے سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— ہیڈکوارٹر کالنگ تھرٹی ون اوور"

دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— تھرٹی ون اٹنڈنگ اوور" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے تھرٹی ون کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھرٹی ون ——— تم اپنے ساتھیوں سمیت جیپ میں بیٹھ کر ہیڈکوارٹر واپس آجاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہیں چھوڑ دو۔ انہیں بعد میں اٹھا لیا جائے گا اوور" ——— دوسری طرف سے لیڈی ایشلے نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس میڈم اوور" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ جلدی آؤ اوور اینڈ آل"

لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سوئچ آف کر دیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب ——— ہم تو یہاں مادام کی آمد کا انتظار کر رہے تھے" ——— صفدر نے کہا۔

"وہ سمجھ گئی ہو گی کہ یہاں بڑے پرانے اور گھاگ قسم کے کنوارے موجود ہیں اس لئے ڈر گئی ہو گی بے چاری عورت ذات جو ہوئی۔"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو اب کیا یہاں دعوت کھانے کے انتظار میں بیٹھے رہیں گے"

تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یار صبر بھی کرو۔ اتنے بے صبر کیوں ہو رہے ہو۔ دعوت بھی کھا لینا کہ جتنا عرصہ کنوارے رہو گے مزے میں رہو گے۔ دعوت ولیمہ کھاتے ہی کیا ؤں کیاؤں کے چکر میں ایسے پھنسو گے کہ پھر سر پکڑ کر رو دو گے"

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں تو بس ایک ہی جنون ہو گیا ہے۔ میں پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہا ہوں اور تم دوسرا دکھڑا رونے بیٹھ جاتے ہو" تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔ تنویر کی بات درست ہے۔ ہم کب تک یہاں پتھروں کے پیچھے چھپے بیٹھے رہیں گے"۔۔۔ اس بار بلیک زیرو نے کہا۔

"جب تک بارات نہیں آجاتی"۔۔۔ عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

باقی ساتھی خاموش بیٹھے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران اپنے جواب اس وقت دیتا ہے جب اس کے سامنے کوئی واضح لائحہ عمل نہیں ہوتا اور وہ کوئی لائحہ عمل سوچنے میں مصروف ہوتا ہے۔

"میرے خیال میں دو جیپیں جو کھڑی ہیں ان پر بیٹھ جائیں اور اس راستے پر چل پڑیں کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو اس نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سارا کھیل تو اس لئے کھیلا جا رہا ہے کہ تم پتھروں کے پیچھے سے نکلو اور آسمان سے کوئی سرخ رنگ کی لہر تم پر جھپٹ پڑے۔ مسٹر عامر۔ تم اس وقت دنیا کی خوفناک ترین تنظیم پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر ایریئے میں ہو۔۔۔ یہاں ہر پتھر کے پیچھے موت چھپی ہوئی ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے تلخ لہجے میں بلیک زیرو کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو شرمندہ سا ہو کر رہ گیا۔

"عمران صاحب۔۔۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم پتھروں کے پیچھے چھپے ہوئے یہاں سے دور نکل جائیں۔ کیونکہ آخر کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن ہمیں معلوم نہیں ہے کہ ان کی چیکنگ رینج کہاں تک ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر بھی اثبات میں سر ہلانے لگا۔ کیونکہ واقعی اس کا تو انہیں علم نہ تھا۔ پھر کچھ دیر خاموشی طاری رہی۔ سب اپنی اپنی سوچ میں گم تھے۔۔۔ صورت حال کچھ ایسی ہو گئی تھی کہ کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا۔ کہ اچانک ایک بار پھر ٹرانسمیٹر نما ڈبے میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے چونک کر ڈبے کا سوئچ آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ تھرڈ ون اوور"۔۔۔ ڈبے میں سے لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

لیکن عمران خاموش رہا۔ اس کا ذہن مسلسل اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ آخر اس صورت حال میں وہ کیا لائحہ عمل اختیار کرے۔ اب تھرڈ ون بنے رہنا بے سود تھا۔۔۔ کیونکہ تھرڈ ون کا میک اپ بھی وہ نہ کر سکا تھا۔ اور اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ پتھروں کے پیچھے سے نکلے کسی نہ کسی سکرین پر ان کی اصل شکل سامنے آجائے گی۔ اور سارا کھیل ختم ہو جائے گا۔۔۔ اس لئے سوئچ تو اس نے دبا دیا تھا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا جب کہ دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی کال مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ اور پھر اچانک ایک نیا خیال بجلی کے جھماکے کے سے انداز میں اس کے ذہن میں

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ابھرا اور وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"مم —— مم —— مادام —— تھر —— تھر —— تھرٹی ون۔ ہم پر اچانک حملہ۔ دو آدمی رہ گئے تھے۔ چھپے ہوئے تھے۔ مم مم مم ......" —— عمران نے یک لخت ڈوبتے ہوئے لہجے میں ٹوٹ ٹوٹ کر فقرے بولے۔ اور پھر وہ فقرے مکمل کئے بغیر خاموش ہو گیا جیسے وہ بولتے بولتے شدید زخمی ہونے کی وجہ سے بے ہوش یا ختم ہو گیا تھا۔

"ہیلو تھرٹی ون —— ہیلو تھرٹی ون۔ بولو —— بولو۔ اوور" دوسری طرف سے لیڈی ایشلے نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں۔ میرا نام عامر ہے ......" عمران نے اس بار بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس نے لیڈی ایشلے کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں —— صرف دو آدمی باقی رہ گئے ہیں جن میں سے ایک کا نام عامر اور دوسرے کا صفدر ہے۔ اور اس نے مزید گفتگو سے بچنے کے لئے بات ختم کرتے ہی ڈبے کو سامنے چٹان سے پوری قوت سے مار دیا —— اور ہلکے سے دھماکے کے ساتھ ہی ڈبہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔

"تو بھئی۔ اب نیا سلسلہ اس طرح ہوگا کہ میں عامر کا روپ دھار کر صفدر کے ساتھ سامنے آجاؤں گا۔ ظاہر ہے لیڈی ایشلے ہم دونوں کے خاتمے کے لئے کوئی نہ کوئی آدمی بھیجے گی یا کوئی سلسلہ کرے گی۔

...چار افراد مختلف چٹانوں کے پیچھے چھپے رہیں گے تاکہ آنے والوں ...تک قابو پایا جاسکے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے تو میرا نام کہا ہے۔ میں اور مسٹر صفدر آگے ...جانے ہیں" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"آپ آرام فرمائیں گے مسٹر عامر۔ انہیں سب سے زیادہ خطرہ ...عمران سے ہے عامر سے نہیں۔ گو نام ہم دونوں کا سنا جاتا ہے صرف ...کا مسئلہ ہے —— تو میں یہ "ن" آپ کے حوالے کر کے خود بے نون ...ہو جاؤں گا۔ مجھے صرف آپ کا میک اپ کرنا پڑے گا"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ساتھ رکھے بیگ سے اس نے ایک میک اپ باکس نکالا اور اپنے چہرے پر بلیک زیرو کا نیا میک اپ ...کرنے میں مصروف ہو گیا —— عامر خاموش بیٹھا رہا۔ عمران کے ...ہاتھ انتہائی تیزی سے چل رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ بلیک زیرو کے میک اپ میں آگیا۔

"چلو صفدر۔ قربانی کا بکرا بننے کے لئے تیار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ قربانی قبول کرنے والا ہے" —— عمران نے مسکرا کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہے" —— صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ہم دونوں علیحدہ ہو کر ایک پتھر کے پیچھے سے نکل کر دوسرے پتھر کے پیچھے چھپیں گے اور اس دوران ان دونوں جیپوں کو تباہ کر دیں گے —— کیونکہ جیپوں کے ذریعے بھی ہم پر وار کیا جاسکتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ اس طرح وہ اس بات کو بھی چیک کر سکیں گے کہ

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہم واقعی دو ہیں۔ باقی ساتھی پیچھے ہٹ کر مختلف چٹانوں کے پیچھے چھپ جائیں گے۔ اس کے بعد ہم اسی طرح مینڈکوں کی طرح مختلف پتھروں کے پیچھے چھپتے رہیں گے ــــــ جب تک لیڈی ایشلے ہماری گرفتاری کے لئے کوئی ٹیم نہیں بھیجتی۔ اس کے بعد ہم اس ٹیم پر قبضہ کر کے خود وہ ٹیم بن جائیں گے۔ اور عامر اور صفدر کی لاشیں اٹھا کر دندناتے ہوئے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر لیڈی ایشلے کی خدمت میں مؤدبانہ سلام عرض کریں گے" ــــــ عمران نے پرام بنتے ہوئے جواب دیا۔ اور سب نے سر ہلا دیا۔

پھر باقی ساتھی تو چٹانوں کی آڑ لیتے ہوئے پیچھے ہٹتے گئے جبکہ عمران اور صفدر آگے بڑھے۔ عمران نے تھیلے میں سے دو چھوٹے بم نکالے ــــــ اور پھر وہ اور صفدر پتھر کے پیچھے سے نکل کر دوڑتے ہوئے دوسرے پتھر کے پیچھے چھپے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے دونوں بم جیپوں کی طرف اچھال دیئے۔ دوسرے لمحے دو خوفناک دھماکے ہوئے اور دونوں جیپوں کے پرزے فضا میں بکھر گئے۔

"آؤ دوسرے پتھر کے پیچھے" ــــــ عمران نے کہا۔

اور پھر وہ اور صفدر دوڑ کر ذرا دور ایک بڑی چٹان کے پیچھے چھپنے کے لئے بھاگنے لگے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ چٹان تک پہنچتے اچانک آسمان پر سے گہرے نارنجی رنگ کی تڑپتی ہوئی لہریں نیچے گریں ــــــ اور عمران اور صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ نارنجی رنگ کی تاروں سے بنے ہوئے کسی سخت جال میں پھنس گئے ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ یک لخت بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے آسمان

[کی طرف] اٹھتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے ذہنوں پر [تاریکی] کی چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

"ان میں عمران تو نہیں ہے۔ لیکن یہ دو ہی شکل کیوں ہیں" [اچانک] عمران کے کانوں سے لیڈی ایشلے کی آواز ٹکرائی اور اس کے [ساتھ] ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے [سے] کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے تھے ــــــ اور سامنے والی [دیوار] پر چھت کے قریب ایک بڑا سا شیشہ نصب تھا۔ جس کے پیچھے [لیڈی] ایشلے اور ایک بھاری جسم کا مالک ادھیڑ عمر موجود تھا۔ جس [کی] سیاہ رنگ کی چھوٹی چھوٹی داڑھی تھی ــــــ اور آنکھوں پر گہرے [رنگ] کے شیشوں والی عینک موجود تھی۔ اس کمرے میں بے شمار [مختلف] ٹائپ کی پیچیدہ مشینری ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ عمران نے [آنکھیں] کھلتے ہی محسوس کیا کہ اس کا جسم قطعاً مفلوج ہو چکا ہے۔ وہ سوائے آنکھیں جھپکانے کے اور کوئی حرکت نہ کر سکتا تھا۔

"مادام ــــــ ناٹرام ریز کا اثر تھوڑی دیر بعد ختم ہو جائے گا۔ اور یہ سب دوبارہ حرکت میں آ جائیں گے۔ اس لئے پہلے ان کا مکمل بندوبست کر لیں۔ بعد میں تحقیقات کرتی رہیں" ــــــ سیاہ داڑھی والے نے بھاری لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پروفیسر ڈارک ــــــ اچھا ہوا تم نے بتا دیا" لیڈی ایشلے نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر چلی گئی۔ اور شیشے میں سے نظر آنا بند ہو گئی۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور چھ افراد اندر داخل ہوئے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

آنے والوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور اس کمرے سے باہر نکل آئے۔ باہر ایک طویل راہداری تھی۔ راہداری کراس کر کے وہ ایک دروازے میں داخل ہوئے تو ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے ــــ اس کمرے میں لوہے کی مضبوط سلاخوں والے بڑے بڑے پنجرے ایک قطار میں رکھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے دروازے کے ساتھ ہی دیوار میں نصب سوئچ بورڈ پر موجود بٹنوں کی طویل قطار کو دبانا شروع کر دیا۔ ان بٹنوں کے دبتے ہی لوہے کی مضبوط سلاخوں والے پنجرے کے سامنے کے رخ کھڑکی نما دروازے کھل گئے ــــ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے ان پنجروں میں لٹا دیا گیا۔ عمران کا جسم بدستور بے حس و حرکت تھا ــــ پنجروں کے دروازے ایک بار پھر بند ہو گئے۔ اور عمران اور اس کے ساتھی اب اس طرح پنجروں میں پڑے تھے جیسے چڑیا گھر کے بیمار جانور پنجروں کے فرش پر اوندھے سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پنجروں میں ڈالنے کے بعد انہیں لے آنے والے چھ افراد اس کمرے سے باہر چلے گئے۔ دروازہ باہر سے بند ہو گیا۔ اور اب عمران اور اس کے ساتھی پنجروں سمیت اس کمرے میں اکیلے رہ گئے ــــ عمران کی زبان بھی حرکت نہ کر رہی تھی۔ اس لئے عمران مجبوراً خاموش پڑا ہوا کمرے کی ساخت اور ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ کمرے کی دیواریں سپاٹ تھیں۔ عام سا کمرہ تھا ــــ بس اس کمرے میں نئی چیز یہی پنجرے تھے۔ پنجروں کی تعداد تقریباً پندرہ تھی۔

چھ پنجروں میں تو یہ لوگ تھے باقی خالی پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے اب پنجرے کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ پنجرہ انتہائی موٹی سلاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جن میں اتنا فاصلہ بہر حال تھا کہ بازو باہر نکل سکتا۔ اور انتہائی حیرت انگیز بات یہ تھی کہ پورے پنجرے میں کہیں کوئی جوڑ موجود نہ تھا ــــ بس یوں لگ رہا تھا جیسے ایک ہی سلاخ کو موڑ توڑ کر اتنا بڑا پنجرہ بنا لیا گیا ہو۔ پنجرہ کے اوپر والے حصے سے ایک موٹی سلاخ چھت تک چلی گئی تھی۔ اور چھت میں جا کر غائب ہو گئی تھی ــــ ہر پنجرے کے ساتھ اسی طرح سلاخ چھت میں جا کر غائب ہو گئی تھی۔ عمران حیران تھا کہ آخر یہ پنجرے کس مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اسی لمحے عمران اچانک چونک پڑا کیونکہ اس نے پنجرے کی سلاخوں میں باریک باریک سوراخ دیکھے ــــ تمام سلاخوں میں یہ باریک باریک سوراخ موجود تھے۔ اور سوراخ دیکھتے ہی عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اب اُسے صورت حال کا کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا ــــ اسی لمحے اس نے محسوس کیا کہ اس کے جسم میں آہستہ آہستہ حرکت آنا شروع ہو گئی۔ اور واقعی چند لمحوں بعد وہ پورے جسم کو آسانی سے حرکت دے سکتا تھا۔

"واہ ــــ ایک یہ پنجرے میں رہنے کی کسر رہ گئی تھی وہ بھی آج پوری ہو گئی" ــــ عمران نے زبان میں حرکت آتے ہی کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ پنجرے آخر کس مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں" ــــ قریبی پنجرے میں موجود صفدر نے پوچھا وہ بھی اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"میرے خیال میں جانوروں کے ملک میں انسانوں کا چڑیا گھر ہو گا۔ اور یہ لوگ اس چڑیا گھر کو انسان سیلانی کرتے ہوں گے۔ اور وہاں قسم قسم کے جانور آئیں گے اور ہمیں مونگ پھلیاں کھاتا دیکھ کر خوش ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور اس بار باقی پنجروں سے بھی ہنسی کی آوازیں سنائی دیں۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی عمران کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے ۔۔۔ دروازہ کھلتے ہی دو افراد اندر داخل ہوئے انہوں نے دو بڑی بڑی کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔

"لو بھئی ۔۔۔ تمہارے لئے کرسیاں آ رہی ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن آنے والوں نے ان کی طرف دیکھے بغیر پنجروں کے سامنے کچھ فاصلے پر دونوں کرسیاں رکھ دیں اور واپس دروازے کی طرف پلٹنے لگے۔

"جناب بھائی صاحب آپ کہاں جا رہے ہیں۔ ابھی بہت سے پنجرے خالی ہیں" ۔۔۔ عمران نے ان کے واپس پلٹتے ہی زور سے کہا لیکن ان دونوں نے کوئی ردعمل ظاہر نہ کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے سے باہر نکل گئے۔ دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

"لو برادران جانور۔ آ رہے ہیں ہمیں مونگ پھلیاں کھلانے کے لئے" عمران نے دروازہ بند ہوتے ہی کہا۔

"یہ برادران جانور کیا ہوتے ہیں" ۔۔۔ تنویر نے اپنی طرف سے

عمران پر فقرہ چست کرتے ہوئے کہا۔

"بھئی ایک محاورہ ہے برادران یوسف۔ لیکن جانوروں کے ملک میں یہ محاورہ بن جاتا ہے برادران تنویر ۔۔۔ اور تنویر کا نام لینے کی بجائے جانور کہہ دیا جائے بات ایک ہی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔ اور اس بار حقیقی معنوں میں پنجرے قہقہوں سے گونج اٹھے۔ تنویر شرمندہ ہو کر صرف دانت نکال کے رہ گیا۔

ابھی قہقہوں کی گونج ختم ہی ہوئی تھی کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار سب سے پہلے لیڈی ایشے اندر داخل ہوئی اس نے گہرے سرخ رنگ کا انتہائی چست اور تقریباً نیم عریاں لباس پہنا ہوا تھا ۔۔۔ اس کے پیچھے سیاہ داڑھی والا پروفیسر ڈارک تھا۔ اور پروفیسر ڈارک کے پیچھے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک نوجوان تھا جس نے ڈاکٹروں جیسا سفید رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔

"واہ ۔۔۔ اگر یہاں ایسے جانور رہتے ہیں تو پھر تو یہ چڑیا گھر واقعی خوبصورت ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور لیڈی ایشے نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ لیکن کوئی بات کئے بغیر وہ ایک کرسی پر آ کر بڑے شاہانہ انداز میں بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ رنگ نمایاں تھے اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ پروفیسر ڈارک بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا ۔۔۔ لیکن اس کا انداز مؤدبانہ تھا۔ اور اس نے کرسی پر بیٹھنے سے پہلے کرسی کو ذرا سا پیچھے کھسکا لیا تھا جب کہ وہ دبلا پتلا نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کے ساتھ نصب

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے سوئچ بورڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو سوئچ بورڈ کے نیچے دیوار میں ایک خانہ سا کھل گیا۔ اور ایک درمیانے سائز کی مشین باہر کو نکل آئی ۔۔۔ مشین ایک لوہے کے سٹینڈ پر نصب تھی اور سٹینڈ کا ایک حصہ دیوار میں ہی تھا۔ سٹینڈ کے نیچے فرش تک خلا تھا۔ وہ نوجوان مؤدبانہ انداز میں مشین کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ مشین کی پشت عمران کی طرف تھی۔

"تم میں سے عمران کون ہے" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے بڑے تحکمانہ انداز میں کہا۔

"میں ہوں آپ کا خادم علی عمران" ۔۔۔ اچانک بلیک زیرو نے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آگے کو جھک گیا۔

"بکواس ۔۔۔ تم بے نون کے عمران ہو۔ لیڈی صاحبہ سے ڈاج مت کرو۔ ورنہ تیر نیم کش کا شکار ہو جاؤ گے" ۔۔۔ اسی لمحے عمران بول پڑا۔

اور لیڈی ایشلے جو بلیک زیرو کی طرف دیکھ رہی تھی نے جھٹکے سے عمران کی طرف رخ پھیرا۔

"آرتھر" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے یک لخت بڑے تحکمانہ انداز میں کہا۔

"یس میڈم" ۔۔۔ مشین کے پیچھے کھڑے ہوئے دبلے پتلے نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا میک اپ واش کرو" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

اور آرتھر نے یس میڈم کہہ کر مشین کے مختلف بٹن دبانے

شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے پنجروں کی سلاخوں میں سے ہلکے نیلے رنگ کے مائع کی دھاریں سی نکل کر ان پر پڑنے لگیں۔ پنجرے کی ہر سلاخ میں سے یہ دھاریں نکل نکل کر ان پر پڑ رہی تھیں ۔۔۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ غسل خانوں میں کھڑے شاور کے نیچے نہا رہے ہوں۔ یہ ہلکے نیلے رنگ کا مائع ان کے جسموں سے لگتے ہی دھواں بن کر غائب ہو جاتا ۔۔۔ چند لمحوں بعد یہ سلسلہ ختم ہو گیا اور اب وہ پہلے کی طرح پنجروں میں کھڑے تھے۔

"ہونہہ ۔۔۔ تو تم ہو علی عمران" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے اس بار واقعی علی عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جب کہ عمران کی نظریں تیزی سے دوسرے پنجروں کی طرف گھوم گئیں۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ بلیک زیرو کا اصل چہرہ نہ نکل آیا ہو۔ کیونکہ پہلے ایک مشن میں بلیک زیرو اصل چہرے سمیت شامل ہو چکا تھا ۔۔۔ اس طرح اس کا عامر والا نیا روپ ختم ہو جاتا اور ظاہر ہے صفدر اور کیپٹن شکیل جیسے ذہین دماغ فوراً ہی مشکوک ہو جاتے۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے اطمینان کا طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ بلیک زیرو عامر والے میک اپ میں ہی موجود تھا ۔۔۔ عمران نے دانش منزل میں اس پر وہ سپیشل میک اپ کیا تھا۔ یہ انتہائی خصوصی میک اپ تھا۔ جو عمران کی اپنی ایجاد تھا۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے سپیشل میک اپ کسی صورت بھی نہیں اتر سکتا تھا ۔۔۔ اس کے اتارنے کے لئے اینٹی سپیشل لوشن ہی استعمال ہوتا تھا۔ اور اینٹی سپیشل لوشن میں چند ایسے مرکبات پڑتے تھے

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

جو دیسے تو عام دستیاب تھے لیکن ان کو خاص تناسب سے مکس کرنا پڑتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نیلے مائع نے سب کا میک اپ اتار دیا تھا لیکن وشل میک اپ پر وہ بھی اپنا کام نہ دکھا سکا تھا۔

"میڈم ——— باس ہنری نے کہا تھا کہ عمران کو کوئی موقع دیئے بغیر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ ......" ——— پروفیسر ڈارک نے یک لخت بولتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——— جب تک میں کچھ نہ پوچھوں تمہیں بولنے کی ضرورت نہیں۔ میں تمہارے باس ہنری کی بھی باس ہوں سمجھے" لیڈی ایشلے نے اُسے بُری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"ویری سوری میڈم۔ معافی چاہتا ہوں" ——— پروفیسر ڈارک نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں جب اچھی طرح معلوم ہے کہ ان پنجروں سے یہ لوگ کسی صورت بھی باہر نہیں نکل سکتے۔ اور نہ ہی یہ کوئی حرکت کر سکتے ہیں، اور یہ بھی تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں جب چاہوں میرے ایک اشارے پر ان پر عبرت ناک موت جھپٹ سکتی ہے۔ اس کے باوجود تم ایسی بات کر رہے ہو" ——— لیڈی ایشلے نے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ پروفیسر ڈارک خاموش رہا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"تم نے اب تک ہمیں مونگ پھلیاں تو کھلائی نہیں جب کہ بچے جب چڑیا گھر کی سیر کرنے آتے ہیں تو جیبیں مونگ پھلیوں سے بھر کر لاتے ہیں" ——— عمران نے لیڈی ایشلے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہوں ——— تو تم مذاق کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ لیکن میں جب چاہوں تمہاری زبان بے حس و حرکت ہو سکتی ہے" لیڈی ایشلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو ——— لیڈی ایشلے انسان جانوروں سے مذاق کی کوشش نہیں کیا کرتے۔ بلکہ مذاق کرتے ہیں۔ اگر تمہاری اس بندر جیسی کھوپڑی میں یہ عقل کی بات سما جائے تو سمجھو تم واقعی لیڈی آف ایپر۔ یعنی بندروں کی سردارنی بن جاؤ گی" ——— عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس نے جان بوجھ کر لیڈی ایشلے کو لیڈی ایپ بنا دیا تھا۔

"آرتھر ——— لیڈی ایشلے نے عمران کی بات سنتے ہی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ——— آرتھر نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے کوئی حکم دینے سے پہلے ادھر دیکھ لو لیڈی ایشلے۔ تمہاری زبان حرکت میں آنے سے پہلے تمہارے دل میں سوراخ ہو جائے گا۔ اور یہ سلاخیں اس چھوٹی سی گولی کو نہ روک سکیں گی" ——— عمران نے یک لخت تیز لہجے میں کہا۔

اور لیڈی ایشلے کا آرتھر کی طرف مڑا ہوا چہرہ ایک جھٹکے سے عمران کی طرف مڑا۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ پستول ——— یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا۔ تمہاری تو مکمل

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تلاشی لی گئی تھی" ـــــ لیڈی ایشلے کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ لڑکھڑاہٹ بھی نمایاں تھی۔ کیونکہ عمران کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پستول چمک رہا تھا۔ گہرے نیلے رنگ کا۔ جس کی مار خاصی دور تک تھی ـــــ لیکن عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اچانک انگلی کو حرکت دی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی آرتھر بڑی طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پیچھے فرش پر گرا۔ گولی اس کے دل پر پڑی تھی۔

"خبردار ـــــ اگر تم دونوں نے ذرا بھی حرکت کی تو....."

عمران کے لہجے میں بھیڑیوں جیسی غراہٹ تھی۔ اور اس کا کھلنڈرا چہرہ اس وقت کسی بھوکے بھیڑیئے جیسا نظر آ رہا تھا۔

"تت ـــــ تت ـــــ تم....." ـــــ لیڈی ایشلے سے خوف اور غصے سے فقرہ ہی مکمل نہ ہو سکا۔ جب کہ پروفیسر ڈارک نے خود بخود دونوں ہاتھ اٹھا لیئے تھے۔

"اس لیئے میں نے کہا تھا میڈم" ـــــ پروفیسر ڈارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹھیک کہا تھا پروفیسر۔ تم چاہتے تھے کہ لیڈی ایشلے فوراً ہی ختم ہو جائے۔ اور اب میں لیڈی ایشلے کو یہ بھی بتا دوں کہ پستول کی میرے پاس موجودگی میں بھی اس پروفیسر ڈارک صاحب کا ہی ہاتھ ہے ـــــ بہرحال میرے لیئے تم سب ایک جیسے دشمن ہو" ـــــ عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"گگ ـــــ گگ ـــــ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"

لیڈی ایشلے کی آنکھیں یک لخت پھیلنے لگیں۔

"تم جو سمجھی ہو وہی درست ہے لیڈی ایشلے تمہاری اندرونی کہانی ہے کہ ہنری ایک ایک کر زندگی کا کانٹا درمیان سے نکالنا چاہتا ہے۔ اور پروفیسر اس کا نمائندہ ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"یہ بکواس ہے میڈم۔ بالکل بکواس ہے۔ یہ ہمیں لڑانا چاہتا" پروفیسر ڈارک نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی بغل سے ریوالور نکالنا چاہا۔

"ٹھہرو ـــــ رک جاؤ ـــــ خبردار اگر تم نے ریوالور نکالا" مادام یک لخت چیختی ہوئی اس پر جھپٹی اور پروفیسر ڈارک کے ہاتھ پر اچانک ضرب لگنے سے اس کے ہاتھ میں آجانے والا ریوالور نکل کر دور جا گرا۔

"لیڈی ـــــ میں فائر کر دوں گا اس لیئے کوئی حرکت نہ ہو۔ میرے لیئے تم اور ہنری ایک جیسے ہو" ـــــ عمران نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"سنو ـــــ عمران سنو۔ میری بات سنو۔ اگر تم یہ ثابت کر دو کہ واقعی ہنری میرے اور ترمذی کے خلاف سازش کر رہا ہے تو یقین کرو میں تمہیں دنیا کی سب سے بڑی تنظیم پاور لینڈ کا ڈائریکٹر بنانے کی آفر کرتی ہوں" ـــــ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران نے اس کی مخصوص نسوانی نفسیات کو بڑی خوبی سے استعمال کر لیا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

غیرہ بننے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن تم نے ثبوت
بوت دینے کے لئے تیار ہوں "۔۔۔۔ عمران نے
یدہ لہجے میں کہا۔
دت "۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ اس
سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اب عمران کے پستول سے
ت زدہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ذہن پر ہنری کی سازش
بوت غالب آچکا تھا۔

" میرے خیال میں ایک ہی ثبوت کافی ہے۔ دو کی کیا ضرورت
ہے "۔۔۔۔ عمران نے اچانک اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

اور لیڈی ایشلے کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے پھیلیں اور پھر
سکڑنے لگیں۔

" تو تم بکواس کر رہے تھے ٹھیک ہے میں تمہیں ابھی بتاتی
ہوں "۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے غصے کی شدت سے پیر پٹختے ہوئے
کہا۔

" یہ مت بھولو کہ میرے ہاتھ میں ریوالور ہے لیڈی ایشلے۔ اور
میں حسین لڑکیوں کے جوانی کی امنگوں سے بھرے ہوئے دلوں پر
سوراخ کرنے میں بے حد لطف محسوس کرتا ہوں "۔۔۔۔ عمران کا لہجہ
یک لخت بے حد سرد ہو گیا۔

" اوہ ۔۔۔۔ تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں تمہارے ریوالور سے ڈر گئی ہوں
میں پاورلینڈ کی چیئرمین تمہارے اس حقیر ریوالور سے ڈروں گی "
لیڈی ایشلے نے یک لخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا کہ اچانک اس نے ہاتھ
کو جھٹکا دیا اور عمران بری طرح چیختا ہوا پنجرے کی پچھلی دیوار سے
جا ٹکرایا ۔۔۔۔ یہ ٹکر اس قدر شدید اور اچانک تھی کہ عمران بے اختیار
پنجرے کے فرش پر گرا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر پنجرے
کے فرش کی سلاخوں سے نکل کر نیچے فرش پر جا گرا۔ جہاں سے اسے
اٹھانا ناممکن تھا ۔۔۔۔ عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی توپ کا
زبردست گولہ اس کے جسم سے آ ٹکرایا ہو۔ حالانکہ لیڈی ایشلے
کے ہاتھ میں کچھ بھی نہ تھا اور نہ ہی کوئی ریز نکلی تھیں۔

" ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ دیکھا تم نے دیکھا عمران۔ تم میرے مقابلے
میں کتنے بے بس اور لاچار ہو۔ میں پاورلینڈ کی چیئرمین ہوں۔ پاور
لینڈ کی چیئرمین ۔۔۔۔ میں چاہوں تو صرف ہاتھ کے اشارے سے
تمہیں ریزوں میں بدل دوں "۔۔۔۔ عمران کے اس طرح ٹکرا کر
نیچے گرتے ہی لیڈی ایشلے کے قہقہوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اور اسی
لمحے پروفیسر ڈارک بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور آرتھر کی جگہ مشین
کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔

ادھر عمران پنجرے کے فرش پر پڑا بری طرح کراہ رہا تھا۔ اس کا
چہرہ تکلیف کی شدت سے خاصا بگڑ گیا تھا۔ اور آنکھوں میں دھند سی
چھا گئی تھی۔

" حسینوں کی نظروں کے تیر تو آج تک سنتا آیا تھا لیکن اب تو ان کی
انگلیوں سے بھی ڈرنا پڑے گا۔ ویسے لیڈی ایشلے میں نے تو بہرحال
مرہی جانا ہے ۔۔۔۔ لیکن یہ بتا دوں کہ بطور چیئرمین، تمہارے بھی دن

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

گئے جا چکے ہیں اور دن ہی کیوں لمحوں کی بات ہے" ـــــ عمران نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ کراہنے والا تھا۔

"پروفیسر ـــــ میرے حکم کے بغیر تمہارے ہاتھ حرکت میں نہیں آنے چاہئیں۔ ورنہ تم بھی میرے ہاتھوں عبرت ناک موت مر سکتے ہو" ـــــ لیڈی ایشلے نے آرتھر کی جگہ پر پہنچنے والے پروفیسر ڈارک سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم ـــــ میں نے تو صرف موقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ورنہ میں آپ کا خادم ہوں میڈم" ـــــ پروفیسر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

عمران اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔

"لیڈی ایشلے ـــــ اگر تم اتنی ہی طاقت ور ہو تو کیا تم اس پروفیسر کو باہر بھیج کر میری بات سن سکتی ہو۔ پروفیسر نے واقعی موقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور یہ مزید فائدہ بھی کسی لمحے اٹھا سکتا ہے" ـــــ عمران نے کراہتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ مجھے چکر دینے کی ضرورت نہیں۔ اس مشین کے ذریعے تم پر خوف ناک تشدد کیا جا سکتا ہے۔ تمہارے جسم کے ایک ایک ریشے میں خوف ناک عذاب داخل کیا جا سکتا ہے ـــــ میں چاہوں تو صرف ہاتھ کے اشارے سے تمہاری روح کو تمہارے جسم سے علیحدہ کر دوں" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ آؤ میرے قریب آ جاؤ۔ اور میں تمہیں جو بات

بتانے لگا ہوں اس پر میری موت کے بعد ٹھنڈے دماغ سے غور کرنا۔ ہو سکتا ہے تم ہنری کی ذہانت کا توڑ نکال لو" ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ کہنا ہے یہیں سے کہہ دو۔ میں سن رہی ہوں" لیڈی ایشلے نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے۔ لیڈی ایشلے۔ تم جو چاہو کر سکتی ہو۔ اب میری زبان بند رہے گی۔ جب تم اپنی ہی خیر خواہ نہیں ہو تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں خواہ مخواہ تم سے ہمدردی کرتا پھروں ـــــ اصل میں میرا اپنا دماغ ہی خراب ہے کہ اپنے ہی دشمنوں سے ہمدردی کرتا رہتا ہوں۔ بس کیا کہوں۔ منافقت اور سازش مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ چاہے وہ دشمنوں کے خلاف ہی کیوں نہ کی جائے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے لیڈی ایشلے کو اپنے ڈھب پر لانے کی آخری کوشش کی تھی۔

"پروفیسر ـــــ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد لیڈی ایشلے نے یک لخت پروفیسر ڈارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کمرے سے باہر جاؤ" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"مم ـــــ مگر ـــــ میڈم ......" ـــــ پروفیسر ڈارک نے شاید احتجاج کرنا چاہا تھا۔

"حکم کی تعمیل ہونی چاہئے پروفیسر" ـــــ لیڈی ایشلے یک لخت چیخ پڑی۔

اور پروفیسر ڈارک سر جھکاتے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر لیڈی ایشلے اور عمران کی طرف دیکھا اس کے ہونٹ بڑی طرح بھنچے ہوئے تھے اور پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"اب بولو کیا کہتے ہو" ـــــ لیڈی ایشلے نے بڑے سرد لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تمہیں واقعی علم نہیں ہو سکا کہ تمہارے ساتھ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے یا تم جان بوجھ کر اسے نظر انداز کر رہی ہو" ـــــ عمران کے لہجے میں گہری سنجیدگی تھی۔

"تم اپنی بکواس کرو۔ اور سنو۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ اتنی مہلت بھی میں نے تمہیں صرف اس لئے دی ہے کہ میں تمہیں آسان موت مرتا نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ میں تمہیں عبرت ناک انداز میں مارنا چاہتی ہوں" ـــــ لیڈی ایشلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن وہ پنجرے کے قریب نہ آئی تھی وہیں کرسی کے پاس ہی کھڑی تھی۔

"او کے ـــــ پھر سن لو کہ تمہاری چیئرمین شپ کے خلاف ایک خوفناک سازش کی جا رہی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ تمہارے جوتے کے تلے میں ایک خوفناک بم فٹ کر دیا گیا ہے۔ تمہارا دایاں جوتا یقیناً تمہیں بائیں جوتے سے کچھ اونچا محسوس ہو رہا ہو گا۔ اور اسے آپریٹ ہنری کرے گا بالکل اسی لمحے جب تم ہمیں ختم کرو گی" ـــــ عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"یہ ـــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن" ـــــ لیڈی ایشلے کی نظریں

بے اختیار اپنے جوتوں کی طرف جھکیں اور اسی لمحے عمران کا ہاتھ یکلخت حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے لیڈی ایشلے بڑی طرح چیختی ہوئی پنجرے کی سلاخوں کے ساتھ آ لگی ـــــ اس کی گردن کے گرد ایک باریک سی تار کسی ہوئی تھی جس کا ایک سرا عمران کے ہاتھ میں تھا۔ عمران کافی دیر سے اسی چکر میں تھا کہ کسی طرح لیڈی ایشلے کی توجہ اپنی طرف سے ہٹا دے ـــــ اس نے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اپنی جراب میں سے وہ باریک سی تار کھینچ لی تھی۔ اور یہ اس تار کا کارنامہ تھا کہ وہ کمند کے سے انداز میں لیڈی ایشلے کی گردن کے گرد پڑی۔ اور ایک زوردار جھٹکے سے جب عمران نے تار کو واپس کھینچا تو لیڈی ایشلے اچھل کر پنجرے کی سلاخوں سے آ ٹکرائی ـــــ دوسرے لمحے عمران نے ایک ہاتھ تو سلاخوں سے باہر نکال کر اس کی گردن کے گرد ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا دایاں بازو پکڑ کر اسے زور سے پیچھے کی طرف کھینچا۔ لیڈی ایشلے کے حلق سے زوردار چیخ نکلی ـــــ اس نے اس ہاتھ کو ایک بار پھر جھٹکنے کی کوشش کی جو عمران کے ہاتھ میں تھا لیکن عمران نے یکلخت اسے سائیڈ پر جھٹکا دیا تو کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی لیڈی ایشلے کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور وہ بڑی طرح چیختی ہوئی نیچے کی طرف ڈھیر ہونے لگی ـــــ عمران نے اس کی گردن کے گرد موجود بازو کو چھوڑ دیا۔ اور لیڈی ایشلے بے ہوش ہو کر پنجرے کے قریب ہی فرش پر ڈھیر ہو گئی۔ عمران تیزی سے نیچے جھکا اور اس نے اس کا ٹوٹ کر لٹکتا ہوا بازو پکڑ کر سیدھا کیا ـــــ اور پھر انتہائی پھرتی سے اس نے اس کے ہاتھ پر لپٹا ہوا انتہائی باریک دستانہ اتار لیا۔ یہ دستانہ بالکل جسم کے ہم رنگ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تھا اس لئے دور سے نظر نہ آتا تھا۔ عمران نے دستانہ جلدی سے اپنے ہاتھ پر پہنا اور پھر ہاتھ کو مٹھی کی صورت میں بند کر کے اس نے زور سے ایک سلاخ پر مارا۔۔۔۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سلاخ ٹوٹ کر سامنے فرش پر جا گری۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے دوسری بار حرکت میں آیا اور دوسری سلاخ کا بھی وہی حشر ہوا۔ اب اتنا خلا بن گیا تھا کہ عمران آسانی سے باہر آ گیا۔۔۔۔ پنجرے سے باہر آتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا اور اس نے سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے وہی بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے جنہیں پہلے انہیں لے آنے والے نے پریس کر کے پنجروں کے دروازے کھولے تھے۔۔۔۔ بٹن پریس ہوتے ہی پنجروں کے دروازے ایک بار پھر کھل گئے۔ اور عمران کے ساتھی اچھل کر ان عجیب و غریب پنجروں سے باہر آ گئے۔

"صفدر۔۔۔ پروفیسر کا بیڈا اور اٹھا کر دروازے پر پہنچو"

عمران نے صفدر سے کہا اور خود تیزی سے واپس لیڈی ایشلے کی طرف دوڑا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ لیڈی ایشلے کے قریب پہنچتا اچانک لیڈی ایشلے کا جسم حرکت میں آیا۔۔۔ اور اس نے اچھل کر قریب آتے ہوئے عمران کی پنڈلی پر لات کی ضرب لگائی اور عمران اچانک لات کھا کر بے اختیار لڑکھڑایا۔ اسی لمحے فرش کا وہ حصہ غائب ہو گیا جہاں لیڈی ایشلے موجود تھی۔۔۔ اور لیڈی ایشلے کا جسم پلک جھپکنے میں فرش میں غائب ہو گیا۔ جب تک عمران گھوم کر واپس مڑتا۔ لیڈی ایشلے کا جسم غائب ہو چکا تھا۔ صفدر نے فرش میں غائب ہوتی

لیڈی ایشلے پر بے اختیار فائر کھولا لیکن وہ ایک لمحہ لیٹ ہو گیا اور گولی لیڈی ایشلے کو لگنے کی بجائے برابر ہوتے فرش سے ٹکرائی۔ اگر ایک لمحہ بھی گولی پہلے اس سے فائر ہو جاتی تو لیڈی ایشلے گولی کا شکار ہو جاتی۔

عمران تیزی سے گھومتا ہوا واپس دروازے کی طرف دوڑا لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا سرر کی تیز آواز سے دروازے کے اوپر ایک فولادی چادر آ گری۔۔۔ اسی لمحے عمران کی نظریں چھت میں سے نمودار ہوتی ہوئی مشین گن کی نالوں پر پڑیں۔

"پنجروں میں داخل ہو جاؤ۔ جلدی"۔۔۔ عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

اور وہ سب بے تحاشا پنجروں کی طرف دوڑے۔ اور پھر جیسے ہی وہ پنجروں میں داخل ہوئے۔ چھت پر سے جیسے پورے ہال میں گولیوں کی بارش سی ہونے لگی۔۔۔ لیکن کوئی گولی پنجروں کے اندر نہ آ رہی تھی۔ پنجروں والا حصہ گولیوں کی بارش سے محفوظ تھا۔ اور وہ پنجروں میں کھڑے چھت پر سے بے تحاشا برستی ہوئی گولیوں کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے برآمدے میں کھڑے ہوئے لوگ تیز بارش کا لطف لیتے ہیں۔۔۔ چھت میں سے مشین گنوں کی نالیاں نیچے نکل آئی تھیں۔ گولیاں ان میں سے برس رہی تھیں۔ چند لمحے گولیاں برسنے کے بعد یکلخت یہ بارش بند ہو گئی اور نالیں واپس چھت میں غائب ہو گئیں۔۔۔ کمرے کا فرش گولیوں کی بارش نے بری طرح ادھیڑ کر رکھ دیا تھا۔ عمران کی تیز نظروں نے ایک نظر میں ہی یہ دیکھ لیا تھا کہ چھت میں سے نمودار ہونے والی نالیں صرف اس حصے میں ہیں جو جگہ خالی ہے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اس لئے اس نے پنجروں میں پناہ لینے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کا یہ فیصلہ واقعی انہیں بچا گیا تھا ورنہ اس قدر گولیاں ان کے جسموں میں ہزاروں سوراخ کر دیتیں۔

گولیوں کی بارش رکتے ہی عمران نہ صرف خود باہر آ گیا۔ بلکہ اس نے باقی ساتھیوں کو بھی باہر آنے کا کہا۔ اور وہ سب عمران کے پیچھے چلتے ہوئے سامنے والی دیوار کے ساتھ جا لگے ——— اسی لمحے زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تمام پنجرے بجلی کی سی تیزی سے فرش کے اندر دھنستے چلے گئے۔ وہ نلکی جو پنجروں کے اوپر چھت تک چلی گئی تھیں ——— وہ نالیں بھی زمین کے اندر غائب ہو گئی تھیں۔ دوسرے لمحے فرش برابر ہو گیا۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔ اس کی نظریں اب دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر فولاد کی چادر چڑھی ہوئی تھی ——— اسے مکمل یقین تھا کہ خالی پنجرے دیکھ کر وہ لازماً یہی سمجھیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی گولیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ لازماً اندر آئیں گے۔ اور اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز سے دروازے پر موجود فولادی چادر غائب ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی اور زیادہ دیوار کے ساتھ چپک گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا ——— دو آدمی اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی بھوکے عقابوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ سب چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرے ——— انہیں یوں لگا جیسے انہوں نے ہزاروں وولٹیج کی ننگی تاروں پر ہاتھ ڈال دیا ہو۔ دونوں نے بجلی کی سی تیزی

سے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کیا ہی تھا کہ صفدر جو ابھی تک دیوار کے ساتھ کھڑا تھا نے ان دونوں پر فائر کھول دیا ——— اور وہ دونوں چیختے ہوئے فرش پر گرے۔ مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف جا گریں۔ جن میں سے ایک عمران نے اور دوسری کیپٹن شکیل کے ہاتھ لگ گئی۔

"باہر نکلو" ——— عمران نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور باقی ساتھی بھی اسی کی طرح سیدھے کھڑے ہوتے اور تیزی سے کھلے دروازے سے باہر کی طرف بھاگے ——— باہر نکلتے ہی عمران نے دائیں بائیں مشین گن گھماتے ہوئے فائر کھولا۔ اور دوسرے لمحے دائیں موڑ سے نمودار ہوتا ہوا ایک شخص لٹو کی طرح گھومتا ہوا نیچے گرا۔ اور عمران اسی طرف دوڑ پڑا ——— کیونکہ بائیں طرف راہداری کے اختتام پر ایک دیوار نظر آ رہی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے راہداری کے موڑ پر جیسے ہی گھومے اچانک اس جگہ کا فرش یک لخت ان کے پیروں تلے سے غائب ہو گیا ——— اور وہ سب بری طرح ہاتھ پیر مارتے ہوئے اتھاہ گہرائیوں میں گرتے چلے گئے۔ گرنے کے ابتدائی لمحوں میں انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہمالیہ کی چوٹی سے گر رہے ہوں لیکن پھر یہ احساس بھی ختم ہو گیا۔ ان کے ذہن تاریکیوں میں ڈوب گئے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"مار لیا میڈم۔ مار لیا۔ آخر کار میں نے انہیں مار ہی لیا" پروفیسر ڈارک نے اچانک بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ والی آرام کرسی پر نیم بے ہوشی کے عالم میں لیٹی ہوئی لیڈی ایشلے کراہتے ہوئے چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کیا ہوا۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"میڈم ۔۔۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔ میں نے ان پر گولیوں کی بارش کر دی۔ لیکن جب میرے دو آدمی اندر گئے تو یہ زندہ تھے اور ان پر ٹوٹ پڑے ۔۔۔ اور پھر یہ کمرے سے باہر آ گئے۔ کمرے سے باہر آتے ہی یہ میری رینج میں آ گئے اور پھر میں نے انہیں بلیک ہول میں گرا دیا ہے" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے تیز لہجے میں کہا۔

"بلیک ہول میں ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ تھینک گاڈ" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے واپس آرام کرسی پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیسے کوئی بہت بڑا بوجھ اس کے کاندھوں سے اتر گیا ہو۔

"اب میں آپ کی بینڈیج کرا دوں میڈم۔ آپ شاید تکلیف میں ہیں" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

اور لیڈی ایشلے کے سر ہلانے پر اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا بٹن دبایا اور کسی ڈاکٹر لوئی کو طلب کرتے ہوئے اسے حکم دیا کہ مادام کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اس کی بینڈیج کرے۔

"تم نے واقعی کام دکھایا ہے پروفیسر۔ میں تمہاری مشکور ہوں۔ اگر تم بروقت مجھے وہاں سے نہ نکال لیتے تو نجانے یہ لوگ میرا کیا حشر کرتے" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔

"یہ میرا فرض تھا میڈم۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے باہر نکال دیا تھا۔ اس طرح میں بروقت کام کرنے کے قابل ہو گیا" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن پروفیسر ۔۔۔ جب تمہیں کچھ روم یہاں سے نظر نہیں آ رہا تھا تو تم نے کیسے بروقت ایکشن لیا" ۔۔۔ اس بار لیڈی ایشلے نے آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم ۔۔۔ یہاں سارا انتظام میرا سیٹ کیا ہوا ہے۔ اس لئے جب آپ اچھلیں تو مجھے یہاں مشین نے اس خاص سپاٹ پر ایک مخصوص وزن ظاہر کر دیا۔ اور بحیثیت عورت بہرحال آپ کا وزن مردوں

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سے کم ہے۔ اس لئے میں فوری سمجھ گیا۔ کہ اس سپاٹ پر آپ ہیں۔ اور خوش قسمتی سے وہ سپاٹ موبائیل تھا اس لئے میں نے اُسے فوراً موبائیل کر دیا اور آپ یہاں پہنچ گئیں ـــــ بعد میں میں نے ان موبائیل سپاٹس پر فائرنگ کی۔ اور آخر میں پنجروں کو موبائیل کر دیا تاکہ اگر یہ لوگ پنجروں میں ہوں تب بھی پنجروں سمیت یہاں پہنچ جائیں اور اگر خالی سپاٹ پر ہوں تو فائرنگ سے ختم ہو جائیں ـــــ جب پنجرے خالی آئے تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ لوگ خالی سپاٹ پر گولیوں کا شکار ہو چکے ہیں۔ چنانچہ میں نے دو آدمی ان کی لاشیں چیک کرنے کے لئے بھیجے۔ یہ لوگ الیکٹرک کوٹڈ تھے تاکہ اگر کوئی زخمی ہو اور ان پر اچانک حملہ کرنے کی کوشش کرے تو شاک لگنے کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکے اور دوسری بات یہ کہ شاک آپریٹ ہوتے ہی مجھے یہاں علم ہو جاتا کہ ان کی کیا پوزیشن ہے۔ لیکن یہ لوگ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ کہ نہ صرف یہ لوگ بے تحاشا گولیوں سے بچ نکلے بلکہ انہوں نے ان دونوں آدمیوں پر حملہ کیا اور انہیں شاک لگے تو میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ مرے نہیں ـــــ میں نے تیسرا آدمی بھیجا۔ لیکن اس دوران یہ دونوں آدمیوں کو ختم کر کے کیج روم سے باہر آ گئے۔ باہر آتے ہی انہوں نے تیسرے آدمی کو بھی فائرنگ کر کے ختم کر دیا۔ لیکن اب وہ مجھے نظر آ رہے تھے ـــــ پھر یہ ٹرن اوور کی طرف آتے تو میں انہیں بلیک ہول میں ڈالنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور جیسے ہی یہ بلیک ہول سپاٹ پر پہنچے میں نے بٹن آن کیا اور یہ سب بلیک ہول میں گر گئے ـــــ اس طرح آخر کار میں ان خطرناک لوگوں کو مار گرانے میں

کامیاب ہو گیا۔ اب بلیک ہول میں موجود زہریلا پانی ان کی ہڈیاں گلا رہا ہو گا ـــــ پروفیسر ڈارک نے پوری تفصیل سے ساری کارروائی لیڈی اینشلے کو بتائی۔ کیونکہ لیڈی اینشلے کیج روم سے آنے کے بعد اب تک تقریباً نیم بے ہوش رہی تھی اور پروفیسر ڈارک کے یک لخت چیخنے کی وجہ سے اس کا شعور بیدار ہوا تھا۔

"اوہ ـــــ تم نے واقعی کمال کر دیا ہے پروفیسر میں تمہیں انعامات سے نہال کر دوں گی" ـــــ لیڈی اینشلے نے کہا۔

"آپ کی زندگی ہی میرا انعام ہے میڈم" ـــــ پروفیسر ڈارک نے سر جھکا کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا سا ڈاکٹر ہاتھ میں بیگ اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"میڈم کیا ہوا" ـــــ بوڑھے ڈاکٹر نے کرسی کے قریب پہنچتے ہی پوچھا۔

"میرے بازو میں فریکچر ہو گیا ہے" ـــــ لیڈی اینشلے نے دانت بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ میڈم پھر تو آپ کو آپریشن روم تک جانا ہو گا۔ میں سٹریچر منگواتا ہوں" ـــــ پروفیسر نے کہا۔

"نہیں ـــــ میں خود چل کر جا سکتی ہوں" پروفیسر ڈارک۔ تم ان لوگوں کی لاشیں بلیک ہول سے باہر نکلواؤ میں ان کی ہڈیاں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں" ـــــ لیڈی اینشلے نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"یس میڈم" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

اور لیڈی ایشلے بڑی ہمت سے کام لے کر اپنے پیروں پر چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ڈاکٹر بیگ اٹھائے اس کے پیچھے تھا۔

ان کے باہر جاتے ہی پروفیسر ڈارک نے جلدی سے سامنے موجود بڑی سی مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے مشین کے اندر نصب سکرین پر ایک نوجوان کا چہرہ ابھر آیا۔

"یس باس" ۔۔۔ نوجوان کا منہ ہلا اور اس کی آواز مشین سے برآمد ہوئی۔

"فریکلن ۔۔۔ بلیک ہول میں چھ افراد کو گرایا گیا ہے۔ تم ٹاگ مشین کے ذریعے ان کی ہڈیاں نکلوا کر انہیں کامن روم میں رکھوا دو۔ مادام خود انہیں چیک کریں گی۔ اور سنو۔ ٹاگ مشین کو تم نے اپنے سامنے آپریٹ کرانا ہے ۔۔۔ جب ان کی ہڈیاں کامن روم میں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع دینا" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

"یس باس ۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ۔۔۔ نوجوان نے جواب دیا۔ اور پروفیسر ڈارک نے مشین کے بٹن آف کر دیئے۔

اسی لمحے مشین کے ایک کونے سے تیز سیٹی کی آواز گونجی۔ تو پروفیسر ڈارک نے چونک کر ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ایک بھاری آواز گونجی۔

"ہیلو ۔۔۔ ہنری میلکم کالنگ لیڈی ایشلے اوور" ۔۔۔ بولنے والا ہنری تھا۔

"پروفیسر ڈارک اٹنڈنگ سر اوور" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"پروفیسر ڈارک تم ۔۔۔ مادام کہاں ہیں اوور" ۔۔۔ ہنری کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"وہ آپریشن روم میں ہیں باس۔ ان کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ڈاکٹر بینڈیج کر رہا ہے اوور" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے جواب دیا۔

"کیوں ۔۔۔ کیا ہوا ۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔ وہ ایشیائی حملہ آوروں کا کیا ہوا۔ مادام نے بتایا تھا کہ انہیں ساجان سنٹر سے باہر مار گرایا گیا ہے۔ اور مادام انہیں چیک کرنے جا رہی تھیں اوور" ۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

اور جواب میں پروفیسر ڈارک نے نائٹرام ریز کی مدد سے حملہ آوروں کے ساجان سنٹر میں آنے سے لے کر بلیک ہول میں گرنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔۔۔ تو اس کا مطلب ہے عمران اور اس کے ساتھی سنٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ بہت برا ہوا اوور"۔

ہنری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ بری طرح دانت پیس رہا ہو۔

"لیکن باس۔ وہ بلیک ہول کے زہریلے پانی میں گر کر ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں نے ان کی ہڈیاں نکالنے کا حکم دے دیا ہے اوور" پروفیسر ڈارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید اس بات پر حیرت تھی کہ باس کو جب بتا دیا گیا ہے کہ وہ بلیک ہول

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/
http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہیں کر چکے ہیں پھر بھی باس اس بات پر افسوس کر رہا ہے کہ وہ کیوں سنٹر میں داخل ہو گئے۔

" اوہ پروفیسر۔ تم ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ یہ اتنی آسانی سے نہیں مر سکتے۔ یہ اگر مافوق الفطرت نہیں تو کم از کم بد روحیں ضرور ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ بلیک ہول کا زہریلا پانی بھی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا ہو گا ۔۔۔ تم فوراً ہر طرف چیکنگ کراؤ فوراً۔ ایسا نہ ہو کہ تم اور مادام اطمینان سے بیٹھے رہو اور وہ اپنا وار کر جائیں اوور" ۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

" ب ۔۔۔ ب ۔۔۔ بہتر باس۔ آپ حکم دے رہے ہیں تو میں چیکنگ کراتا ہوں۔ ویسے جب ان کی ہڈیاں باہر آجائیں تو میں آپ کو رپورٹ کروں اوور" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے کہا۔ اس کا فقرہ بتا رہا تھا کہ چیکنگ والی بات اس نے صرف ہنری کا دل رکھنے کے لئے کہہ دی تھی۔ ورنہ اُسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔

" ہاں فوراً رپورٹ کرنا۔ اور سنو۔ لیڈی ایشلے کی ہر صورت میں حفاظت کرنا۔ اور میری بات یاد رکھو ان لوگوں کو دیکھتے ہی گولیوں سے بلکہ بموں سے اڑانے کی کوشش کرنا ۔۔۔ انہیں قطعاً ایک لمحے کا بھی وقفہ نہ دینا پلک جھپکنے کا بھی نہیں۔ سمجھے۔ یہ انتہائی ضروری ہے اوور" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

" یس باس اوور" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

اور پروفیسر ڈارک نے منہ بناتے ہوئے بٹن آف کر دیا۔ اسی لمحے

دروازہ کھلا اور لیڈی ایشلے اندر داخل ہوئی۔ اس کے دائیں بازو پر پلستر چڑھا ہوا تھا اور بازو ایک پٹی کی مدد سے گلے میں لٹک رہا تھا۔

" کیا ہوا۔ ان کی لاشیں ملیں" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا۔

" فرینکلن انہیں نکال رہا ہے میڈم ابھی باس ہنری کی کال آئی تھی" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔۔۔ تم نے اُسے بتا دیا کہ آخر کار وہ شیطان مر گئے ہیں" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

" یس میڈم ۔۔۔ لیکن باس ہنری کو شاید یقین نہیں آ رہا۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ہر طرف سے چوکنا رہیں" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

" ہنری ہمیشہ یہی کہتا ہے۔ اس کے شاید اعصاب پر یہ لوگ سوار ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ ان کی لاشیں دیکھ کر بھی اُسے یقین نہ آئے گا ۔۔۔ لیکن ایک بات ہے کہ یہ لوگ واقعی ایسے ہیں کہ اب تک ہنری کی بات ہی سچ نکلتی رہی ہے۔ بہرحال اب ان کی ہڈیاں برآمد ہو جائیں گی تو یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے آرام کرسی پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے مشین میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں تو پروفیسر ڈارک نے جلدی سے بٹن آن کر دیا۔ سکرین پر فرینکلن کی تصویر ابھر آئی ۔۔۔ جس کے ذمے پروفیسر ڈارک نے بلیک ہول سے عمران

...kaleem.blogspot.com/

اور اس کے ساتھیوں کی ہڈیاں نکلنے کا کام لگایا تھا۔

"ہیلو باس ـــــ فریکلن بول رہا ہوں۔ باس آپ فوراً بلیک ہول پہنچیں" ـــــ فریکلن کے لہجے میں شدید پریشانی تھی۔

"کیا مطلب ـــــ کیا ہوا ـــــ کیا حملہ آوروں کی ہڈیاں تم نے باہر نکال لی ہیں" ـــــ پروفیسر ڈارک نے تیز لہجے میں کہا۔ آرام کرسی پر لیٹی ہوئی لیڈی ایشلے بھی چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"باس ـــــ ٹاگ مشین نے پورا بلیک ہول چھان مارا ہے۔ وہاں سوائے زہریلے پانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ نہ کوئی لاش نہ کوئی ہڈی" ـــــ فریکلن نے جواب دیا۔

"کک ـــــ کک ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے خود انہیں بلیک ہول میں گرایا ہے۔ کیا تم ہوش میں ہو" پروفیسر ڈارک نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ ٹاگ مشین کی یہی رپورٹ ہے۔ میں نے بلیک ہول کی کمپیوٹر چیکنگ کرائی ہے۔ اس سے بھی رپورٹ زیرو ہے۔ ویسے باس۔ میں حیران ہوں کہ آخر یہ حملہ آور کہاں جا سکتے ہیں" فریکلن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ بلیک ہول سے کوئی آدمی باہر نہیں جا سکتا۔ اور پھر چھ افراد۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ بلیک ہول میں کوئی راستہ بھی نہیں۔ معمولی سا سوراخ بھی نہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے" پروفیسر ڈارک نے بری طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ خود آکر چیکنگ کر لیں باس" ـــــ فریکلن ظاہر ہے اس

کے سوا اور کیا کہہ سکتا تھا۔

"بات چیت بند کرو۔ منزی کی بات ایک بار پھر درست نکلی۔ یہ لوگ بلیک ہول بھی نکل گئے ہوں گے" ـــــ لیڈی ایشلے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اور پروفیسر ڈارک نے جلدی سے بٹن آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

"لیکن میڈم میں نے خود انہیں بلیک ہول میں گرایا ہے۔ پھر وہ کہاں سے اور کیسے نکل سکتے ہیں" ـــــ پروفیسر ڈارک نے کہا۔

"چھوڑو اس بات کو۔ ہم سے واقعی حماقت ہوئی ہے انہیں سنٹر کے اندر لے آ کر۔ تم فوراً پورے سنٹر کو چیک کرو" ـــــ لیڈی ایشلے کے لہجے میں اس بار ہلکا سا خوف کا عنصر بھی موجود تھا۔

اور پروفیسر ڈارک سر ہلاتا ہوا دوبارہ مشین پر جھک گیا۔

ختم شد

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

پاورلینڈ کے سلسلے کا ایک انوکھا اور شاندار ناول
عمران کی زندگی کا ایک یادگار کارنامہ

ساجان سنٹر

حصہ دوم

مصنف ——— مظہر کلیم ایم۔اے

- وہ لمحہ ——— جب موت ——— بھوکے عقاب کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں پر جھپٹ پڑی۔
- وحشی تنویر اور لیڈی ایشلے کے درمیان ایک ایسی خوفناک جنگ جس کا انجام یقینی موت تھا ——— لیکن کس کی ———؟
- ساجان سنٹر ——— جس کی ایک ایک اینٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے موت کے روپ میں ڈھل گئی۔ لیکن۔؟
- کیا عمران اور اس کے ساتھی ساجان سنٹر سے زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ———؟ یا پھر موت کے اندھیروں نے انہیں ہمیشہ کے لئے نگل لیا ———؟
- بہتے ہوئے خون اور موت کی بھیانک سرسراہٹوں میں ڈوبی ہوئی کہانی ——— انتہائی خوفناک ایکشن اور اعصاب کو جھنجھنا دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک انوکھا اور یادگار ناول۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک اور یادگار ناول

جولیا فائٹ گروپ

مصنف۔ مظہر کلیم ایم اے

- جولیا نے سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے دیا ——— کیوں ———؟
- جولیا کی سرکردگی میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبران پر مشتمل نئی تنظیم جولیا فائٹ گروپ وجود میں آگئی۔ کیا سب ممبران نے جولیا کی ہمدردی میں سیکرٹ سروس سے بغاوت کر دی؟
- جولیا فائٹ گروپ اپنے پہلے مشن پر ترکی کی خوفناک اور ظالم تنظیم "راؤنڈ ہیڈ" سے ٹکرا گئی۔
- راؤنڈ ہیڈز ——— جو ظلم اور دہشت گردی میں اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔ اور جنہیں ترکی حکومت کی سرپرستی حاصل تھی۔
- جولیا فائٹ گروپ اور راؤنڈ ہیڈز کے درمیان خوفناک اور لرزا دینے والے مقابلے۔
- عمران، جوزف اور جوانا کو لیکر جولیا فائٹ گروپ میں شامل ہو گیا۔ کیوں۔؟
- جولیا فائٹ گروپ دن دہاڑے راؤنڈ ہیڈ کے ہیڈکوارٹر پر چڑھ دوڑا۔ اور خوفناک اور اعصاب پر لرزا طاری کر دینے والے مقابلے کا آغاز۔
- راؤنڈ ہیڈز تنظیم کے سربراہ آغا جمشید اور جوانا کے درمیان انتہائی خوفناک مقابلہ ——— دونوں اپنی جگہ پہاڑ تھے ——— جوانا کو دانتوں پسینہ آگیا ——— نتیجہ کیا نکلا؟

خوفناک اور اعصاب کو لرزا دینے والے تیز ترین ایکشن سے بھرپور

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

عمران سیریز میں انتہائی خوفناک ایڈونچر

کاروان دہشت

پلاٹینم جوبلی نمبر

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا کی مکمل تباہی کیلئے دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے خوف ناک منصوبے۔
- کافرستان اور روسیاہ۔ پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے دو خوفناک منصوبوں پر بیک وقت عمل شروع کر دیتے ہیں۔
- عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران پر مشتمل۔ وطن کی سلامتی پر جان دینے والا کاروان آگے بڑھتا ہے۔
- کاروان دہشت جو دنیا کی دو خوفناک طاقتوں سے دیوانہ وار ٹکرا گیا۔
- کافرستان کی خوفناک تنظیم۔ مہادیو چکر۔ جس نے پاکیشیا کے دس کروڑ عوام کے خاتمے کے لئے انتہائی خوفناک منصوبہ بنایا مگر کاروان دہشت مجسم موت بن کر مہادیو چکر سے ٹکرا گیا۔ اور پھر گزرنے والا ہر لمحہ موت کے روپ میں ڈھلتا چلا گیا۔
- روسیاہ کی انتہائی طاقتور اور خطرناک تنظیم کے۔ جی۔ بی۔ جو پاکیشیا کی مکمل تباہی کے لئے آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑی۔ مگر کاروان دہشت کو روکنا ان کے بس سے باہر تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار۔ کے۔ جی۔ بی سے ٹکرا گئے۔ اور کے۔ جی۔ بی جیسی دہشت ناک تنظیم کو آخر کار اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔
- برستی ہوئی گولیوں۔ بموں کے خوفناک دھماکوں۔ فضا میں اڑتے ہوئے انسانی اعضاء۔ اور فواروں کی طرح ابلتے ہوئے انسانی خون کے دھاروں میں کاروان دہشت آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔
- کاروان دہشت ایک ایسا کارواں جس کا ہر ممبر موت کا ذائقہ چکھنے پر مجبور ہوتا رہا۔ مگر یہ کارواں تھا جیالوں کا۔ جان نثاروں کا۔ پاکیشیا کے ان سپوتوں کا جو زندگی پر موت کو ترجیح دیتے تھے۔ جو وطن کی سلامتی پر اپنے خون کا ہر قطرہ نچھاور کر دینا عین سعادت سمجھتے تھے۔ ان دیوانوں کا جن سے موت بھی ٹکراتے ہوئے گھبراتی تھی۔ جس کا سالار عمران تھا۔ ناقابل شکست عمران۔ ناقابل تسخیر عمران۔
- کاروان دہشت۔ ایک ایسا ناول جسے صفحہ قرطاس پر ابھارتے ہوئے قلم بھی دہشت سے لڑکھڑا تا رہا۔

مجسم دہشت۔ مکمل تباہی خوفناک حد تک تیز رفتار ایکشن اور لمحہ لمحہ اعصاب شکن سسپنس۔

ان سب کے خوبصورت امتزاج کا نام ہے پلاٹینم جوبلی نمبر "کاروان دہشت"

ناشران: یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران اور زیدی سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

بلیک کالار

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

• بلیک کالار ـــ دنیا کا خوفناک جنگل، جو کرنل فریدی کے ملک میں واقع تھا۔ ایک ایسا جنگل جہاں ہر قدم پر موت کا پھندہ موجود تھا۔

• بلیک کالار ـــ جہاں ایک خصوصی مشن پر کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت پہنچا۔ لیکن ناکامی نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا تو مجبوراً اسے عمران کو اپنی مدد کے لئے بلانا پڑا ـــ وہ مشن کیا تھا ـــ ؟

• بلیک کالار ـــ جہاں عمران جب اپنی ٹیم کے ساتھ پہنچا تو قدم قدم پر موت کے خوفناک ہنگاموں نے اس کا استقبال کیا۔

• بلیک کالار ـــ جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے مسخ ہو گئے اور وہ سب اپنا منہ نوچنے پر مجبور ہو گئے اور عمران سب ساتھیوں کے سامنے دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

• بلیک کالار ـــ جہاں جوزف اور کیپٹن حمید کے درمیان ہونے والی ایسی خوفناک لڑائی ـــ جس کا انجام یقینی موت تھا۔

• بلیک کالار میں موجود ایسی خفیہ لیبارٹری۔ جسے دنیا کی جدید ترین لیبارٹری کا درجہ حاصل تھا اور جس میں داخل ہونے کے بعد عمران اور کرنل فریدی کا اپنے ساتھیوں سمیت زندہ بچ نکلنا قطعی ناممکن ہو گیا ـــ انتہائی منفرد اور یادگار کہانی۔

یوسف برادرز پبلشرز، بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے عمران سیریز میں ایک عظیم شاہکار پیش کرتے ہیں۔

ھاراکاری

ھاراکاری! وہ دہشت ناک تنظیم جس سے پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز لرزہ براندام رہتی تھیں۔

ھاراکاری! جس نے عمران کے ملک میں ظلم و بربریت کی انتہا کر دی۔

ھاراکاری! جس کے مقابلے میں آکر عمران بھی درندہ بن گیا۔

ھاراکاری! جس کی خاطر سیکرٹ سروس نے ہم وطنوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ وہ سب درندے بن گئے۔ کیوں؟

عمران نے جب ایک معصوم بچے کی گردن پر خنجر کی دھار آزمائی تو سیکرٹ سروس کے تمام ممبر اس کے ظلم اور بربریت پر بے اختیار چیخ اٹھے۔!

کیا عمران اس معصوم بچے کو ذبح کرنے میں حق بجانب تھا؟

یا عمران پاگل درندہ بن گیا تھا۔

خوبصورت ترین سرورق۔ معیاری کتابت۔ شائع ہو گیا ہے۔

ناشران یوسف برادرز پبلشرز، بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران سیریز میں ایک یادگار ناول

سلور گرل

سلور جوبلی نمبر

مصنف ---- مظہر کلیم ایم اے

- سلور گرل --- ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم جس نے پوری دنیا کی حکومتوں کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا۔
- سلور گرل --- جس کے خاتمہ کے لئے بین الاقوامی ادارہ امن نے پوری دنیا کے سیکرٹ ایجنٹوں کو مقابلے کی دعوت دے ڈالی۔
- سلور گرل --- جس کے خاتمہ کے لئے بین الاقوامی طور پر ایسے انعامات کا اعلان کر دیا گیا کہ دنیا کے ہر ملک کی سیکرٹ سروس ان انعامات کے حصول کے لئے سلور گرل کے مقابلے میں کود پڑیں۔
- ناقابل تسخیر علی عمران اور عظیم کرنل فریدی کے درمیان سلور گرل کے خاتمہ کے لئے زبردست مقابلہ۔
- عمران کرنل فریدی سے پہلے سلور گرل کا خاتمہ کر کے بین الاقوامی انعام اپنے ملک کے لئے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ --- جب کہ یہی ارادہ فریدی کا بھی تھا۔
- عمران اور کرنل فریدی نے اس انعام کے حصول کے لئے ایک دوسرے کو کھلا چیلنج کر دیا۔
- سلور گرل کے لئے عمران اور کرنل فریدی آپس میں ٹکرا گئے --- دو عظیم جاسوسوں کا زبردست اور خوفناک ٹکراؤ --- جیت کس کی ہوئی۔؟
- سلور گرل --- ایک ایسی تنظیم --- جس نے عمران اور کرنل فریدی دونوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے --- خوفناک مقابلہ۔
- عمران اور کرنل فریدی دونوں نے بیک وقت موت کے دہانے میں چھلانگیں لگا دیں --- مگر کیوں --- ؟

انتہائی عجیب — منفرد — حیرت انگیز

اور

جان توڑ مقابلوں کی داستان

ایکشن اپنی انتہا پر — سسپنس اپنی انتہا پر

آج ہی پڑھیے .... شائع ہو چکا ہے

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران اور اس کے ساتھیوں کا ایک یادگار اور لافانی شاہکار

ناقابلِ تسخیر مُجرم

گولڈن جوبلی نمبر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

★ ناقابل تسخیر مجرم جنہوں نے قتل و غارت کا طوفان برپا کر دیا۔
★ ایسے مجرم جن کے مقابلے میں دنیا کی طاقتور ترین سیکرٹ سروسز بے بس ہو کر رہ گئیں۔
★ ایٹمی بجلی گھر اور ایٹمک ریسرچ لیبارٹری تباہ کر دی گئی۔
★ پل اور ڈیم اڑا دیئے گئے مگر مجرم آزادی سے دندناتے پھر رہے تھے۔
★ سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر پر مجرموں کا خوفناک حملہ۔ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا۔
★ ہر طرف تباہی ہی تباہی پھیل گئی، موت کا بھیانک رقص پورے عروج پر پہنچ گیا۔
★ عمران اور اس کے ساتھی کیا کر رہے تھے؟ ناقابل تسخیر مجرم کون تھے؟
★ عمران اور سیکرٹ سروس کے لئے انتہائی بھیانک تجربہ۔

انتہائی منفرد انداز میں لکھا گیا ایک یادگار ایڈونچر

شائع ہو چکا ہے

اپنی کاپی آج ہی قریبی بک سٹال پر بک کروا لیجئے

یُوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران اور سیکرٹ سروس کا ایک یادگار اور لافانی شاہکار

موت کا رقص

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم۔ اے

- ناقابل تسخیر مجرم جن کے گرد موت کا رقص ہر لمحے جاری رہتا تھا؟
- قدم قدم پر تباہی۔ لمحہ لمحہ تباہ کن۔ خوفناک مقابلے؟
- دنیا کی طاقت ور ترین سیکرٹ سروسز اور موت کے جیالوں کے درمیان خوف ناک جھڑپیں
- اور جب موت کا رقص اپنے پورے عروج پر پہنچ گیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا حشر ہوا۔؟
- ناقابل تسخیر مجرموں کا انجام کیا ہوا۔ کیا وہ تسخیر کر گئے یا.....؟

بے پناہ ایکشن۔ اعصاب شکن سسپنس اور لرزا دینے والے قہقہوں سے بھرپور

شائع ہو گیا ہے۔

ناشران۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی شاہکار

ریڈ میڈ ویسا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- ریڈ میڈ ویسا دنیا کی خطرناک ترین تنظیم جو عمران اور سیکرٹ سروس کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھی۔
- عمران اور سلیمان ریڈ میڈ ویسا کی قاتل مکھیوں کی زد میں آکر ڈھانچوں میں بدل گئے۔
- ریڈ میڈ ویسا نے جولیا پر تشدد کی انتہا کر دی۔ اور جولیا کے دونوں گال جل گئے اور اس کے ایک سر کا تمام گوشت تیزاب سے جلا دیا گیا۔
- ایکسٹو کی پشت میں گولی مار دی گئی۔ اور پھر ایک پراسرار ایکسٹو نے دانش منزل پر قبضہ کر لیا۔ یہ پراسرار ایکسٹو کون تھا۔
- ریڈ میڈ ویسا جس نے اپنی ذہانت سے ـــ پوری سیکرٹ سروس کا تار و پود بکھیر دیا
- عمران جولیا پر ہونے والے غیر انسانی تشدد کا انتقام لینے کیلئے انسان سے درندہ بن گیا۔
- عمران سیکرٹ سروس اور ریڈ میڈ ویسا کے درمیان ہونے والی اعصاب شکن جنگ۔ لرزا دینے والے ایکشن، چونکا دینے والے سسپنس اور ہنگامہ خیز قہقہے

ناشران۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور شاہکار کہانی

پرنس آف ڈھمپ

مصنف ـــ مظہر کلیم۔ ایم اے

- پرنس آف ڈھمپ ـــ آپ کا جانا پہچانا کردار ـــ مگر اس بار انتہائی چونکا دینے والے روپ میں ـــ؟
- مادام اشمارا اور بلیک گرل ـــ دو خطرناک غیر ملکی سیکرٹ ایجنٹس جو عمران کے ملک میں ایک خوفناک مشن سرانجام دینے آئیں مگر ـــ؟
- عمران کے والد سر رحمان نے ریوالور اپنی کنپٹی پر رکھ کر عمران کو خطرناک غیر ملکی سیکرٹ ایجنٹ مادام اشمارا سے شادی پر مجبور کر دیا ـــ آخر کیوں ـــ؟
- جولیا، سر رحمان کے اس فیصلے کے خلاف کھل کر میدان عمل میں آگئی ـــ کیسے ـــ؟
- انتہائی منفرد انداز میں لکھی گئی ایک ایسی کہانی ـــ جسے آپ مدتوں فراموش نہ کر سکیں گے ـــ شائع ہو گئی ہے۔

ناشران: یوسف برادرز، پبلشرز، بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com

یہودیوں کی سرزمین اسرائیل پر خون سے لکھا جانے والا عمران کا یادگار ایڈونچر

ہیکلِ سلیمانی

مصنف ---------- مظہر کلیم ایم۔ اے

- یہودیوں کی مسلمانوں کے قبلہ اول بیت المقدس کے خلاف بھیانک سازش۔
- ایک ایسی سازش کہ جس کا انکشاف ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھی قہرِ غضب کی بجلیاں بن کر اسرائیل پر ٹوٹ پڑے۔
- اسرائیل کی ریڈ آرمی۔ جی۔ پی۔ فائیو اور ملٹری انٹیلی جنس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اسرائیل کے ہر قدم پر موت کے پھندے بچھا دیے۔
- اسرائیلی سرحدوں پر موت کی دیواریں چن دی گئیں۔ لیکن کیا وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روک سکے؟
- کرنل بالڈون۔ پوری دنیا کے یہودیوں کا ہیرو۔ جس کی مارشل آرٹس کی مہارت پر سب کو ناز تھا ---- جس کے مقابلے میں عمران کی حیثیت ایک حقیر کیڑے سے زیادہ نہ تھی
- عمران۔ جس نے یہودیوں کی خوفناک سازش کا تار و پود بکھیرنے کیلئے کرنل بالڈون کو مقابلے کا چیلنج کر دیا اور یہ مقابلہ پوری دنیا کے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان فیصلہ کن حیثیت اختیار کر گیا۔ اس مقابلے کا حیرت انگیز اور ناقابل یقین انجام!!
- جواں مردی۔ سرفروشی اور بہادری کے کارناموں سے بھرپور۔ ایکشن اور سسپنس اپنی انتہا پر۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com

عمران سیریز ۱۳

ساجان سنٹر

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

69

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com

چند باتیں

محترم قارئین! سلام مسنون!
ساجان سنٹر کا دوسرا حصہ پیش خدمت ہے۔ ساجان سنٹر کی ہنگاموں سے بھرپور کہانی اب حیرت انگیز اختتام کو بڑھ رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ کہانی کا تیز ترین ٹمپو، ایکشن اور سسپنس میں لپٹا ہوا ہر لمحہ آپ کو پوری گرفت میں لئے ہوگا۔ لیکن دوسرا حصہ شروع کرنے سے پہلے ایک خط ملاحظہ کیجیے۔

کراچی سے چودھری محمد صدیق صاحب نے لکھا ہے کہ "میں آپ کے ناولوں کا پرستار ہوں اور میں نے آپ کا ہر ناول پڑھا ہے۔ آپ برائے کرم اپنے ناولوں میں چند انقلابی تبدیلیاں لے آئیں تاکہ ان میں مٹھاس اور بڑھ جاتے۔ ایک تو یہ کہ آپ عمران اور جولیا کی شادی کرا دیں۔ آخر جولیا کب تک عمران کا انتظار کرتی رہے گی اور دوسری بات یہ کہ آپ اب ایکسٹو کا نقاب بھی الٹ دیں۔ اب عمران کو بطور ایکسٹو سامنے آنا چاہیے"۔

محترم چودھری محمد صدیق صاحب! آپ نے واقعی انقلابی تبدیلیوں کی نشاندہی کی ہے۔ لیکن عمران اور جولیا کی شادی ایک ایسا انقلاب ہوگا کہ اس کے بعد باقی سب انقلابات خود بخود واقع ہو جائیں گے۔ ایکسٹو کا نقاب بھی ظاہر ہے الٹ جائے گا۔ اب عمران اپنی بیوی پر تو ایکسٹو کا رعب جمانے سے رہا۔ لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

لاہور لائبریری 690

انتہائی بلندی سے پانی میں گرنے کی وجہ سے ان کے جسم ٹوٹ پھوٹ سے تو محفوظ رہے۔ اور انہیں پانی میں گرنے کی وجہ سے ہوش بھی آگیا ـــــ اور وہ پہلے تو پانی کی تہہ تک گرے، لیکن پھر پانی نے قدرتی طور پر انہیں اوپر اچھالا۔ اور تہہ سے واپس سطح تک آتے ہوئے وہ سب ہوش میں آگئے۔ لیکن ہوش میں آتے ہی عمران کو سب سے پہلے یہی احساس ہوا کہ اس اندھے کنویں میں زہریلی گیس کی بے پناہ مقدار موجود ہے ـــــ کنویں کے اندر مکمل اندھیرا تھا۔ زہریلی گیس کے دباؤ کی وجہ سے ان کے ذہن ایک بار پھر ماؤف ہونے لگ رہے تھے۔

"ہوش میں رہنا۔ یہاں زہریلی گیس موجود ہے۔ اور شاید یہ پانی بھی زہریلا ہے۔ کنویں کی دیواروں کو چیک کرو اگر دیواریں کھردری ہیں تو ہر شخص پانی سے نکل کر دیواروں سے چمٹ جائے ورنہ جسم

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

گل سڑ جائے گا" ---- عمران نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور پانی میں چھپاک چھپاک کی تیز آوازیں ابھرنے لگیں۔ ان کے بیگ بھی ان کے پاس نہ تھے۔ ورنہ وہ گیس ماسک پہن کر بھی اپنے آپ کو بچا سکتے تھے۔

عمران تیزی سے تیرتا ہوا قریبی دیوار کے پاس پہنچا۔ اب اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہونے لگ گئی تھیں۔ اس لئے اب اسے کچھ کچھ نظر آنے لگ گیا تھا ---- دیواریں زہریلے پانی اور گیس کی وجہ سے خاصی کھردری تھیں۔ اس کی اینٹیں جگہ جگہ سے گل چکی تھیں اس لئے ہاتھ پیر جمانے کے لئے رخنے موجود تھے۔ چنانچہ عمران جلدی سے ان رخنوں پر چڑھ کر دیوار سے چمٹ گیا ---- لیکن زہریلی گیس کی وجہ سے دباؤ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"ہوش میں رہنا ساتھیو۔ ورنہ ہڈیاں بھی گل جائیں گی" ---- عمران نے دیوار سے چپکتے ہی چیخ کر کہا۔

"عمران صاحب ---- صورت حال بے حد خراب ہے۔ ذہن اور جسم ماؤف ہوتا جا رہا ہے" ---- قریب ہی سے صفدر کی آواز سنائی دی اور پھر باری باری سب نے تقریباً ایسا ہی جواب دیا۔

صورت حال واقعی بے حد تشویش ناک تھی۔ اگر فوری طور پر تازہ ہوا نہ مل سکی تو عمران کو علم تھا کہ سب کی موت یقینی ہے۔ لیکن کنواں بے حد گہرا تھا اور اس میں ذرہ برابر بھی کہیں کوئی رخنہ نہ تھا۔

"عمران صاحب ---- میں گر رہا ہوں" ---- اچانک تنویر کی

ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تنویر۔ ہمت کرو۔ تم تو ہم سب میں سب سے زیادہ باہمت آدمی ہو۔ جولیا ہمیشہ تمہاری ہمت کی تعریفیں کرتی رہتی ہے"۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ تنویر کی حالت سب سے زیادہ خراب ہے۔

"مم ---- مم ---- میں ہمت کر رہا ہوں۔ مم ---- مگر......" تنویر کی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا اپنا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔ اور ریڈی میڈ کھوپڑی اس بار واقعی نیل ہو کر رہ گئی تھی ---- فوری طور پر اپنی اور ساتھیوں کی جانیں بچانے کا کوئی ذریعہ نظر نہ آ رہا تھا۔ اور موت انتہائی تیز رفتاری سے اپنے پروں میں انہیں سمیٹے جا رہی تھی۔

"عمران صاحب" ---- اچانک بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ شاید یہ اس کا آخری فقرہ ہو۔

"ہمت سے کام لو۔ وہ دیکھو مدد آ گئی۔ ابھی ہم نے زندہ رہنا ہے" عمران نے چیخ کر کہا۔ وہ صرف نفسیاتی طور پر ان کی ہمت قائم رکھنا چاہتا تھا ---- لیکن اب اس کا اپنا ذہن جھٹکے کھانے لگا تھا۔ اسے بھی محسوس ہو رہا تھا کہ بس چند لمحوں بعد وہ بے ہوش ہو کر زہریلے پانی میں گر پڑے گا۔ اور یہی کنواں ہی اس کی قبر بنے گا۔

لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ کیونکہ اوپر کہیں کھٹاک کی تیز آواز ابھری۔ اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی روشنی کنوئیں میں پھیل گئی ---- اس کے ساتھ ہی تازہ ہوا کی آمد کا بھی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

انہیں احساس ہوا۔ اور اس احساس نے ہی ان کے اندر جیسے زندگی کے ٹمٹماتے ہوئے چراغوں میں ہزاروں ووٹیج کی روشنی بھر دی۔
"مدد آگئی دوستو — ہمت کرو ہمت" — عمران نے زور لگا کر کہا۔

اسی لمحے زوردار گڑگڑاہٹ سے کوئی چیز تیزی سے نیچے آتی دکھائی دی۔ عمران نے دیکھا کہ یہ ایک بڑا سا فولادی جال تھا۔ جس کے پیچھے ایک بڑا سا ڈبہ تھا — اور عمران سمجھ گیا کہ کنویں میں سے ان کی لاشیں نکالنے کے لئے کوئی مشین استعمال کی جا رہی ہے۔ اسی لمحے فولادی جال کنویں کے پانی میں غائب ہو گیا۔ اب صرف بڑا سا ڈبہ پانی کے اوپر رہ گیا تھا جس میں شاید لاشیں ڈالی جانی تھیں۔

"اس ڈبے پر کود جاؤ۔ فوراً" — عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پورا زور لگا کر چھلانگ لگائی اور ڈبے کے اوپر جا گرا۔ اور پھر کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں سے باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے ڈبے میں آ گرے — سب کی حالت ایسی تھی کہ وہ بیٹھ بھی نہ سکتے تھے۔ اس لئے وہ ڈبے میں اس طرح لیٹ گئے جیسے واقعی اس میں لاشیں پڑی ہوں۔ پانی میں شدید کھونچال سا آیا ہوا تھا — ڈبے کے پیچھے ایک موٹا سا فولادی راڈ اوپر کنویں کی چھت تک چلا گیا تھا۔ فولادی جال پانی میں ان کی لاشیں تلاش کر رہا تھا۔ جب کہ وہ لاشوں کی صورت میں اس مشین کے ڈبے میں پڑے ہوئے تھے۔

"میں اوپر جاتا ہوں۔ تم یہیں بے حس و حرکت پڑے رہو"
عمران نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا تو عمران نے جلدی سے پاس پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا — اور دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ سب بے ہوش ہو چکے تھے۔ ڈبے میں پہنچنے کے بعد انہیں جیسے ہی کچھ اطمینان ہوا۔ نفسیاتی طور پر ان کی قوت ارادی بھی دم توڑ گئی تھی۔

عمران ابھی راڈ کو پکڑ کر اوپر چڑھنے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ڈبہ اوپر کو اٹھنے لگا۔ اور عمران واپس ڈبے سے ہی چپک گیا — فولادی جال پانی سے باہر نکل آیا۔ اور پھر ڈبہ اور جال تیزی سے واپس کنویں کے منہ کی طرف اٹھتے گئے۔ جیسے جیسے ڈبہ اوپر جا رہا تھا تازہ ہوا کی زیادتی ہوتی جا رہی تھی۔ اور عمران کے ذہن پر چھانے والے اندھیرے تیزی سے چھٹتے گئے — چند لمحوں بعد کنویں کی سطح سے ڈبہ اوپر کو نکلا اور پھر اوپر ایک ہال کمرے کی چھت کے ساتھ جا کر لگ گیا۔ یہ ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کے ایک کونے میں کرین نما بڑی سی مشین موجود تھی — اور یہ ڈبہ اور جال اسی مشین کے ساتھ منسلک تھا۔ فولادی جال میں سے ابھی تک زہریلا پانی نیچے ٹپک رہا تھا۔ کنویں کا منہ بند ہو گیا تھا۔ ہال بالکل خالی پڑا ہوا تھا — عمران اور اس کے ساتھی ڈبے میں بند چھت کے ساتھ موجود تھے۔ مشین کو شاید کسی اور جگہ سے کنٹرول کیا جا رہا تھا۔
عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے ڈبے کے قریب ہی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

چھت میں ایک سوراخ نظر آ گیا جس میں سے لوہے کی فولادی زنجیریں اندر آ کر مشین کے ساتھ منسلک تھیں ۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ان فولادی زنجیروں کی مدد سے ہی اس مشین کو آپریٹ کیا جاتا ہو گا ۔ اس نے جلدی سے اپنے ساتھیوں کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا کیونکہ اُسے یقین تھا کہ کسی بھی لمحے ان کی اس ڈبے میں موجودگی کا پتہ چل سکتا ہے ـــــ اور اس کے بعد لازماً انہیں گولیوں سے بھون ڈالا جائے گا ۔ اس لئے وہ جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتا تھا ۔ اب چونکہ زہریلی گیس ختم ہو چکی تھی اس لئے اس کے ساتھی باری باری کراہتے ہوئے جلد ہی ہوش میں آ گئے ۔

"جلدی ہوش میں آ جاؤ ۔ ہم خطرناک سچویشن میں پھنسے ہوئے ہیں " ـــــ عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا ۔

اور وہ سب واقعی پوری طرح ہوش میں آ گئے ۔ لیکن اب وہ حیرت سے کبھی اپنے آپ کو اور کبھی ہال کو دیکھ رہے تھے ۔

"سنو ـــــ ان زنجیروں کی مدد سے ہم نے اس سوراخ سے باہر جانا ہے ۔ اس لئے پوری طرح تیار ہو جاؤ " ـــــ عمران نے کہا اور پھر اٹھ کر وہ ڈبے سے نکل کر راڈ کے ساتھ جمپ کر ان زنجیروں تک پہنچ گیا ۔ دوسرے لمحے فولادی زنجیروں پر چڑھتا ہوا وہ اس سوراخ سے باہر کو نکل گیا ـــــ باہر آتے ہی اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اوپر بھی ایک بڑا کمرہ تھا جس میں اس مشین کا آپریٹس موجود تھا ۔ فولادی زنجیریں چھت میں لگے ہوئے ہک میں سے گزر کر اس مشین تک چلی گئی تھیں ـــــ کمرہ خالی تھا ۔ عمران نے نیچے

فرش پر چھلانگ لگا دی ۔ اُسی لمحے صفدر بھی نیچے آ گیا اور پھر باری باری باقی سب ممبر بھی فرش پر اتر آئے ۔ ان کے چہرے بھی طرح سوجے ہوئے تھے ـــــ اور لباس اس زہریلے پانی سے بھیگنے کی وجہ سے خاصا گندہ ہو رہا تھا ۔ لیکن بہرحال وہ زندہ سلامت اس زہریلے کنویں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے ۔ یہ واقعی ان کی خوش قسمتی تھی جس میں ان کی قوت ارادی اور جذبے بھی شامل تھے ۔

کمرے کا اکلوتا دروازہ دائیں طرف والی دیوار میں تھا اور کھلا ہوا تھا ۔ ظاہر ہے انہیں اس بات کا تو تصور بھی نہ ہو سکتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں ۔ عمران تیزی سے کھلے دروازے کی طرف بڑھا ـــــ اس نے باہر جھانکا تو وہ ایک برآمدے میں تھے ۔ جس کے سامنے خاصا وسیع میدان سا تھا ۔ جس کے باقی اطراف میں اسی طرح برآمدے تھے جن کے پیچھے کمرے بنے ہوئے تھے ـــــ اوپر کھلی چھت تھی ۔ یہ برآمدے خالی پڑے ہوئے تھے ۔ عمران جلدی سے برآمدے میں آ کر آگے بڑھتا گیا ۔ اور پھر ایک کمرے کے دروازے پر اُسے جنرل ہیڈ کوارٹر کا بورڈ نظر آ گیا ـــــ اس بورڈ کو دیکھتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور دوسرے لمحے اس نے دروازے پر لگے ہوئے بڑے فولادی چکر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بائیں طرف گھمانا شروع کر دیا ۔ ایسے دروازوں کی تکنیک سے وہ چونکہ بخوبی واقف تھا ۔ اس لئے چند لمحوں میں ہی وہ دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا ۔ دروازہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کھلتے ہی عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہو گیا۔ اور اس نے جلدی سے دروازے کو دوبارہ بند کر کے اندر لگے ہوئے حلقہ کو الٹا گھمایا اور پھر جھک کر نیچے لگے ہوئے لاک بٹن کو دبا دیا۔ اب دروازہ باہر سے نہ کھل سکتا تھا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں تین بڑے بڑے جنریٹر نصب تھے اور تینوں ہی کام کر رہے تھے۔ تینوں جنریٹر انتہائی جدید اور ایٹمی طاقت سے چلنے والے تھے۔

"ان جنریٹروں کو روک دیا جائے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ ایٹمک جنریٹر ہیں عام جنریٹر نہیں ہیں۔ اگر ہم نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو تابکاری فوراً ہی یہاں پھیل جائے گی۔ اس کا نتیجہ صاف ظاہر ہے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر یہاں آنے کا مقصد کیا ہوا" ۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک چھت کے درمیان جو کھٹے میں سے نکلنے والی روشنی یک لخت بے حد تیز ہو گئی ۔۔۔ اور تمام ممبرز چونک کر اوپر دیکھنے لگے جب کہ عمران نے ہاتھ ایک جنریٹر کی طرف بڑھایا۔ اور اس پر لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے ہینڈل پر رکھ دیا۔

"سنو ۔۔۔ اگر تم نے ہم پر کوئی حملہ کرنے کی کوشش کی تو تینوں ایٹمک ری ایکٹر نیگیٹو زیرو کر دیئے جائیں گے اور پھر تم جانتی ہو کہ تمہارا پورا ہیڈ کوارٹر تنکوں کی طرح فضا میں بکھر جائے گا" اچانک عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"کس کو کہہ رہے ہیں آپ" ۔۔۔ سب ساتھیوں نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جنریٹر سے ہٹ جاؤ فوراً۔ یہ ایٹمک ری ایکٹر ہے ہٹ جاؤ پرے ہو جاؤ" ۔۔۔ اچانک پروفیسر ڈارک کی چیختی ہوئی آواز چھت میں سے سنائی دی۔

"مجھے معلوم ہے پروفیسر۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں اگر تم پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر نہ بچ سکے گا" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم بلیک ہول سے کیسے زندہ بچ نکلے۔ تم انسان نہیں ہو۔ بھوت ہو۔ بدروح ہو" ۔۔۔ اچانک لیڈی ایشلے کی رندھی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں نے بلیک ہول میں سفیدی کر دی چنانچہ وہ بلیک ہول کی بجائے وائٹ ہول بن گیا۔ ویسے لیڈی ایشلے تمہارے بازو کی ہڈی کا کیا حال ہے" ۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"سنو علی عمران ۔۔۔ تم ان ایٹمی ری ایکٹروں سے پرے ہٹ جاؤ۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ تم پر حملہ نہیں کیا جائے گا" لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ گھبراہٹ تھی۔

"سنو لیڈی ایشلے۔ ایک شرط سن لو۔ اگر تم اپنے ہیڈ کوارٹر

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کو بچانا چاہتی ہو تو دس منٹ کے اندر اندر پاکیشیا سے اغوا کیے گئے چاروں سائنسدانوں کو یہاں بھیج دو۔ ورنہ دس منٹ بعد میں ان اٹیمک ری ایکٹرز کو نیگیٹو زیرو کر دوں گا ۔۔۔۔ اور اس کے بعد نہ رہے گی پاور اور نہ رہے گا پاور لینڈ"۔۔۔۔ عمران نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو عمران ۔۔۔۔ اگر تم نے ان ایٹمی ری ایکٹرز کو چھیڑا تو تابکاری سے ہلاک ہو جاؤ گے"۔۔۔۔ اچانک پروفیسر ڈارک کی آواز سنائی دی۔

"تمہاری عقل بھی ڈارک ہی ہے پروفیسر۔ جب پورا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا تو ہمارے بچنے کا بھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جب اپنی جانوں پر کھیلنے کے لئے تیار ہیں تو پھر تابکاری کیا حیثیت رکھتی ہے ویسے بھی ہم اب بونس پر جی رہے ہیں ۔۔۔۔ ورنہ ہماری موت تو تمہارا بلیک ہول میں ہو ہی چکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو عمران ۔۔۔۔ دس منٹ میں سائنسدان نہیں پہنچ سکتے ان کو یہاں پہنچنے کے لئے کم از کم آٹھ گھنٹوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں تم سے معاہدہ کرتی ہوں کہ تم ایٹمی ری ایکٹرز سے ہٹ جاؤ۔ میں تمہیں تمہارے ساتھیوں اور پاکیشیا کے سائنسدانوں کو باحفاظت بھجوا دوں گی"۔۔۔۔ لیڈی لیشلے نے کہا۔

"میں نے دس منٹ دے دیئے ہیں۔ اس کے بعد مجھے سائنسدانوں کی بھی پرواہ نہیں ہو گی۔ البتہ اگر تم ان دس منٹوں میں ہیڈ کوارٹر

سے نکل سکتی ہو تو نکل جاؤ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو سنو۔ میں خود ہیڈ روم میں آ رہی ہوں پلیز۔ میرے آنے تک کچھ نہ کرنا"۔۔۔۔ اچانک لیڈی لیشلے کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی یک لخت چھت کے جھروکے سے نکلنے والی تیز روشنی نارمل ہو گئی۔

اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مسکرا کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ لیکن اس کا ہاتھ بدستور ہینڈل پر جما ہوا تھا۔

"کیا آپ واقعی سائنسدانوں کو لے کر یہاں سے نکل جائیں گے" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا کریں۔ یہ ہیڈ کوارٹر تو میری توقعات سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ اب تو ایک ہی صورت ہے کہ اگر ہم پاور لینڈ کو واقعی قبرستان میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔۔ تو پھر ہماری قبریں بھی اسی قبرستان میں ہی بنیں گی"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری قبر بن سکتی ہے میری نہیں۔ سمجھے"۔۔۔۔ اچانک پاس کھڑے تنویر نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"ارے ارے تمہیں کیا ہو گیا ہے تنویر"۔۔۔۔ پاس کھڑے کیپٹن شکیل نے چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے تنویر یک لخت کسی عقاب کی طرح عمران پر جھپٹا اور شاید عمران اس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اچانک حملے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے تنویر کے اچانک جھپٹ پڑنے سے وہ اچھل کر پشت کے بل فرش پر گرا۔ تنویر اس کے اوپر گرا۔۔۔ لیکن دوسرے لمحے تنویر بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ عمران نے نیچے گرتے ہی پوری قوت سے دونوں گھٹنے موڑ کر اس کے پیٹ میں مار دیئے تھے۔ تنویر کے ایک طرف گرتے ہی عمران یک لخت اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ یک لخت ان کے جسم خود بخود حرکت میں آ گئے۔۔۔ اور وہ سب اتنی تیزی سے گھسٹ کر سامنے والی دیوار سے جا ٹکرائے جیسے لوہا طاقتور مقناطیس سے جا چمٹتا ہے۔ اور اسی لمحے تیز سرسراہٹ کے ساتھ چھت سے فرش تک شفاف شیشے کی ایک دیوار ان کے اور ایٹمک رے ایکسرڈز کے درمیان آ گری۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں پروفیسر ڈارک کا فاتحانہ قہقہہ گونج اٹھا۔

"یہ کہاں جا سکتے ہیں۔ کہاں جا سکتے ہیں۔ بلیک ہول سے کیسے زندہ نکل سکتے ہیں"۔۔۔ پروفیسر ڈارک کے مشین پر جھکتے ہی لیڈی ایشلے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

پروفیسر ڈارک نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ مسلسل مشین کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف تھا اور مشین میں موجود سکرین پر مختلف ہندسے تیزی سے بدلتے جا رہے تھے۔۔۔ مختلف رنگوں کے مختلف ہندسے۔ ان میں سے ہر ہندسہ ساجان سنٹر کے کسی نہ کسی شعبے کو ظاہر کرتا تھا۔ اور ان کے مخصوص رنگ میں نمودار ہونے کا مطلب تھا کہ وہاں کوئی اجنبی موجود نہیں ہے۔۔۔ یہ ساجان سنٹر کی مکمل چیکنگ کا مخصوص نظام تھا جو پروفیسر ڈارک نے قائم کیا تھا۔ ہندسے سکرین پر تیزی سے بدلتے جا رہے تھے کہ اچانک سکرین پر بارہ نمبر کا ہندسہ ابھرا۔۔۔ اس کا رنگ گہرا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سرخ تھا اور مشین پر جھکے ہوئے پروفیسر ڈارک نے سرخ رنگ کا ہندسہ دیکھتے ہی تیزی سے ایک بٹن دبا دیا۔

" اوہ ـــ یہ لوگ مین جنریٹر روم میں ہیں۔ اوہ یہ بہت خطرناک ہے " ـــ پروفیسر ڈارک نے چیختے ہوئے کہا اور جلدی سے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

" جنریٹر روم میں ـــ مل ـــ لیکن یہ وہاں کیسے پہنچ گئے۔ بلیک ہول سے کیسے نکلے " ـــ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سکرین پر جنریٹر روم کا منظر ابھر آیا۔ اور پروفیسر ڈارک کی آنکھیں یہ منظر دیکھتے ہی خوف سے پھیلنے لگیں کیونکہ عمران اور اس کے سارے ساتھی نہ صرف زندہ تھے بلکہ عمران نے ایک اٹیمک ری ایکٹر کے ایکٹو ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

" سنو ـــ اگر تم نے ہم پر کوئی حملہ کرنے کی کوشش کی تو یہ تینوں ایٹمی ری ایکٹر ایکٹیو زیرو کر دیئے جائیں گے۔ اور پھر تم جانتے ہو کہ تمہارا پورا ہیڈ کوارٹر تنکوں کی طرح فضا میں بکھر جائے گا " ـــ اسی لمحے عمران کی تیز آواز مشین میں سے نکل کر گونجی۔

" جنریٹر سے ہٹ جاؤ۔ فوراً۔ یہ ایٹمی ری ایکٹر ہے۔ فوراً یہاں سے ہٹ جاؤ " ـــ پروفیسر ڈارک نے خوف کی انتہائی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کا پورا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا تھا۔

" مجھے معلوم ہے پروفیسر۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم پر

حملہ کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر نہ بچ سکے گا " عمران کی مطمئن آواز سنائی دی۔

اور پروفیسر ڈارک نے شدت خوف سے ہونٹ بھینچ لیے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر عمران نے ہینڈل کھینچ لیا تو واقعی اٹیمک ری ایکٹر تباہ ہو جائے گا ـــ اور اس کا نتیجہ واقعی یہی نکل سکتا تھا۔ کہ پورا ساجان سنٹر ہی دھواں بن کر اڑ جائے۔

اسی لمحے لیڈی ایشلے بری طرح چیخ پڑی۔ وہ عمران کو بھوت اور بدروح کہہ رہی تھی۔ اس کے بعد عمران نے انہیں باقاعدہ بلیک میل کرنا شروع کر دیا ـــ وہ دس منٹ کے اندر پاکیشیا کے سائنسدانوں کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن اب لیڈی ایشلے کے لیئے یہ مسئلہ بن گیا تھا کہ وہ عمران کو یہ نہ بتا سکتی تھی کہ وہ پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں نہیں بلکہ ساجان سنٹر میں ہیں ـــ اس نے عمران کو چکر دے کر زیادہ سے زیادہ مہلت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران کوئی مہلت دینے کے لیئے تیار ہی نہ تھا۔ پروفیسر ڈارک نے جلدی سے میز کے کنارے پر رکھے ہوئے پیڈ پر چند لائنیں لکھیں اور کاغذ لیڈی ایشلے کے ہاتھ میں پکڑا دیا ـــ اس پر لکھا تھا کہ آپ عمران سے کہیں کہ میں خود آ رہی ہوں۔ اس طرح چند لمحے مل جائیں گے میں ان کا بندوبست کر لوں گا۔ اور پروفیسر ڈارک کی ہدایت کے مطابق لیڈی ایشلے نے عمران سے کہا کہ وہ خود اس کے پاس آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پروفیسر ڈارک نے جلدی سے مشین کے بٹن دبائے اور پھر بھاگتا ہوا کونے میں موجود ایک اور مشین کی طرف بڑھا۔ اس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

مشین کے اوپر غلاف چڑھا ہوا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے غلاف اتار کر ایک طرف پھینکا اور مشین کے بٹن آن کر دیئے۔

"کیا کر رہے ہو۔ جلدی کرو پروفیسر۔ کہیں یہ واقعی کچھ کر نہ دیں" لیڈی ایشلے نے بھی اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"یہ میں آخری رسک لے رہا ہوں میڈم۔ یا تو ساجان سنٹر تباہ ہو گیا یا پھر ان شیطانوں کے ہاتھوں سے بچ گیا" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ انتہائی تیزی سے مختلف بٹن دبانے اور ایک ناب گھمانے میں مصروف تھے۔ مشین پر لگے ہوئے مختلف ڈائلوں میں موجود سوئیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔

"آخر مجھے بتاؤ کیا کرنا چاہتے ہو" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے ہراساں ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ میڈم۔ اب آپ خاموش رہیں۔ ورنہ سارا کھیل ختم ہو جائے گا" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہینڈل کو نیچے کھینچ لیا۔ لیڈی ایشلے نے ہونٹ بھینچ لئے۔

ہینڈل کے نیچے کھنچتے ہی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس پر ایک بار پھر جنرل روم کا منظر ابھر آیا۔ عمران اسی طرح ہینڈل پر ہاتھ رکھے کھڑا اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہا تھا۔ ان کی آوازیں اب مشین سے نکل رہی تھیں۔

"کاش۔ ان میں سے کوئی انتہائی غصہ ور ثابت ہو۔ کاش"

پروفیسر ڈارک نے جلدی سے ایک ناب کو دائیں طرف گھماتے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے باتیں کرتے کرتے عمران کے ایک ساتھی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اور پروفیسر ڈارک کی آنکھوں میں تیز چمک ابھری۔ وہ ناب گھماتا گیا۔

"عمران پر حملہ کر دو۔ اسے نیچے گراؤ فوراً" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے عمران کا وہ ساتھی بھوکے بھیڑیئے کی طرح یک لخت عمران پر جھپٹا۔ اور وہ اسے ساتھ لیتا نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران کا ہاتھ جیسے ہی ری ایکٹر کے ہینڈل سے ہٹا پروفیسر ڈارک نے جلدی سے ایک اور ہینڈل کو کھینچا۔ اور ساتھ ہی ایک اور بٹن دبا دیا ۔۔۔ عین اسی لمحے عمران اپنے اوپر گرنے والے ساتھی کو ایک طرف اچھال کر دوبارہ سیدھا کھڑا ہوا تھا۔ کہ یک لخت عمران اور اس کے ساتھی اس طرح گھسٹتے ہوئے مقابل دیوار سے جا لگے جیسے لوہا مقناطیس کی طرف کھنچتا ہے ۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز سے چھت سے شفاف شیشے کی ایک دیوار فرش تک جا گری اور ایٹمی ری ایکٹر عمران اور اس کے ساتھیوں کی زد سے محفوظ ہو گئے ۔۔۔ اس کے ساتھ ہی پروفیسر ڈارک نے پہلے ایک طویل سانس لیا۔ اور پھر اس کا زوردار فاتحانہ قہقہہ ہال میں گونجتا چلا گیا۔ اس نے ایک اور بٹن کو قہقہہ لگاتے ہوئے پریس کر دیا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"مبارک ہو میڈم ——— میں نے آخر کار ان پر فتح حاصل کر لی۔ اب یہ لوگ ایٹمی ری ایکٹروں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"۔ پروفیسر ڈارک نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"انہیں بھون ڈالو۔ ختم کر دو۔ جلدی۔ فوراً" ——— لیڈی ایشلے نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

اور پروفیسر ڈارک سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس پہلے والی مشین کی طرف بھاگا۔ اس نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ——— اور دیکھتے ہی دیکھتے اس مشین کی سکرین پر دوبارہ جنرل ہیڈ روم کا اندرونی منظر ابھر آیا۔ لیکن اس منظر کو دیکھتے ہی پروفیسر ڈارک نے بری طرح جھٹکا کھایا۔

"اوہ ——— یہ کمرے سے نکل گئے۔ اور کمرے کا دروازہ لاک نہ کیا گیا تھا" ——— پروفیسر ڈارک نے چیختے ہوئے کہا۔

اور لیڈی ایشلے کا چمکتا ہوا چہرہ یکلخت سیاہ پڑ گیا تھا۔

"کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں ہم" ——— لیڈی ایشلے نے بری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔

لیکن پروفیسر ڈارک تیزی سے مشین کے بٹن دوبارہ دبانے میں مصروف ہو گیا۔ اب سکرین پر ایک بار پھر ہندسے تبدیل ہونے لگے ——— پروفیسر ڈارک ان بدلتے ہوئے ہندسوں کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی کوئی ہندسہ سکرین سے اچھل کر باہر آ گرے گا۔

ہندسے مسلسل اور تیزی سے تبدیل ہوتے گئے۔ اور آخر کار ایک جھماکا ہوا اور سکرین پر ہندسوں کی دوڑ ختم ہو گئی۔ اب اس پر صرف آڑی ترچھی لکیریں ہی نظر آ رہی تھیں۔

"لک ——— لک ——— کیا مطلب ——— وہ کہاں گئے۔ وہ تو سنٹر میں کہیں بھی نہیں ہیں۔ کوئی ہندسہ بھی ریڈ نہیں ہوا۔ یہ کیسے ممکن ہے" ——— پروفیسر ڈارک کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔

"کیا ہوا ——— نہیں ملے" ——— لیڈی ایشلے نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں میڈم ——— میں نے پورا سنٹر چیک کر لیا ہے۔ وہ کہیں بھی نہیں ہیں" ——— پروفیسر ڈارک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ——— یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں تلاش کرو پروفیسر۔ وہ جن تو نہیں ہیں کہ اچانک غائب ہو جائیں" ——— لیڈی ایشلے اتنے زور سے چیخی کہ کمرہ گونج اٹھا۔ اور پروفیسر ڈارک ایک بار پھر مشین پر جھک گیا۔

"نو میڈم۔ وہ سنٹر میں موجود نہیں ہیں" ——— چند لمحوں بعد پروفیسر ڈارک نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ڈھیلے ہاتھوں سے مشین کا آپریٹنگ بٹن آف کر دیا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ ابھی وہ جنرل ہیڈ روم میں تھے۔ پھر وہاں سے نکل کر وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ اور اب تم کہہ رہے ہو کہ وہ سنٹر میں نہیں ہیں" ——— لیڈی ایشلے کا لہجہ ایسا تھا جیسے اس کا دماغ ماؤف

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہو چکا ہو۔

"میں خود پاگل ہو رہا ہوں میڈم۔ میں نے پورا سنٹر چیک کر لیا ہے ان کی موجودگی کا کہیں پتہ نہیں چل سکا" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ اب کیا ہوگا۔ اوہ۔ اب میں کیا کروں"

لیڈی ایشلے واقعی ایک ہاتھ سے اپنے بال نوچنے لگی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بے بسی کی انتہا پر پہنچ چکی ہے۔

اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بجی اور لیڈی ایشلے اور پروفیسر ڈارک اس طرح اچھلے جیسے انٹرکام کی گھنٹی کی بجائے کمرے میں بم پھٹ پڑا ہو۔ لیڈی ایشلے نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا

"یس" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میڈم۔ میں آڈرے بول رہا ہوں۔ سکس ایونیو سے میڈم۔ یہاں اچانک چھ افراد گھس آئے تھے۔ انہوں نے پور سیکشن پر قبضہ کرنا چاہا۔ لیکن میڈم۔ ہم نے اپنی جانوں پر کھیل کر ان پر فائر کھول دیا اور وہ چھ کے چھ مر گئے" ۔۔۔ آڈرے نے دوسری طرف سے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مر گئے ۔۔۔ کیا واقعی وہ مر گئے ہیں" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس۔ میڈم۔ یس۔ ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں میڈم" ۔۔۔ آڈرے کا لہجہ اسی طرح سہما ہوا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ۔ تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم ان کا خیال رکھو۔ میں پروفیسر ڈارک کے ساتھ وہیں آ رہی ہوں" لیڈی ایشلے نے کہا۔ اور ساتھ ہی انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔

"لیکن میڈم میں نے سکس ایونیو کو تو چیک کیا تھا وہاں تو ریڈ ہندسہ نہیں ابھرا" ۔۔۔ پروفیسر ڈارک نے اٹکتے ہوئے کہا۔

"لعنت بھیجو ان ہندسوں پر۔ آڈرے انہیں ہلاک بھی کر چکا ہے۔ اور تم ابھی تک ہندسوں کو ہی پیٹ رہے ہو۔ چلو" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے بری طرح جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پروفیسر ڈارک بھی سر جھٹکتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ البتہ اس کا چہرہ ابھی تک سوالیہ نشان بنا ہوا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ لیڈی ایشلے کی حکم عدولی نہ کر سکتا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران دیوار کے ساتھ ٹکرا کر جیسے ہی فرش پر گرا پھر اتنی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا کہ جیسے گیند فرش سے ٹکرا کر اوپر کو اٹھتی ہے ـــــ کمرے میں پروفیسر ڈارک کے فاتحانہ قہقہے کی گونج ابھی تک موجود تھی ۔ عمران اٹھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف لپکا ۔ اس نے لاک ہٹا کر تیزی سے دروازے پر لگے ہوئے ہینڈل کو گھمانا شروع کر دیا ـــــ چکر گھما کر اس نے جیسے ہی دروازے کو کھینچا دروازہ کھلتا گیا اور عمران کے لبوں پر آسودہ سی مسکراہٹ پھیل گئی ۔

"چلو باہر آؤ جلدی" ـــــ عمران نے پیچھے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ اچھل کر کمرے سے باہر برآمدے میں آ گیا ۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے ۔ تنویر سب سے آخر میں تھا ـــــ اس کا چہرہ اس وقت بری طرح لٹکا ہوا تھا ۔ اور آنکھوں

میں شدید الجھن تھی ۔ عمران باہر نکلتے ہی بے تحاشا انداز میں برآمدے سے نکل کر میدان میں دوڑنے لگا ۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ درمیانی میدان پار کر کے سامنے والی بلڈنگ کے برآمدے میں پہنچ گیا ۔

اسی لمحے برآمدے میں ایک دروازہ کھلا ـــــ اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر آ گیا ۔ دروازہ کھلنے پر عمران کو اندازہ ہوا کہ یہ لفٹ کا دروازہ ہے ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے سامنے اچانک دیکھ کر ٹھٹھکا ہی تھا کہ عمران یک لخت اسے زور سے دھکا دے کر واپس لفٹ کے کھلے دروازے میں اندر لے آیا ـــــ نوجوان نے سنبھلتے ہی تڑپ کر عمران کی گرفت سے نکلنا چاہا ۔ مگر اسی لمحے عمران کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آتے ۔ اور اس نے نوجوان کو اٹھا کر بری طرح لفٹ کے اندر پٹخ دیا ـــــ اور خود اس کے سینے پر چڑھ بیٹھا ۔ نوجوان کے حلق سے مسلسل چیخیں نکلنے لگیں ۔ اور سینے پر عمران کے گھٹنے کے بے پناہ دباؤ سے اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہوتا گیا اور آنکھیں باہر کو ابلنے لگیں ۔

" اب اگر حرکت کی تو کچل کر رکھ دوں گا " ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا ۔ اور اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے سارے ساتھی اب لفٹ میں پہنچ چکے تھے ۔ اور صفدر نے لفٹ کا دروازہ بند کر دیا تھا ۔

نوجوان عمران کے ہٹنے کے بعد لمبے لمبے سانس لے رہا تھا ۔ اس کی آنکھوں میں شدید خوف نمایاں ہو گیا تھا ۔ عمران نے تیزی سے جھک کر اس کی تلاشی لی ۔ لیکن اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا ۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"کیا نام ہے تمہارا" ـــ عمران نے ـــ ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا کر دیوار کے ساتھ چپکاتے ہوئے غرا کر پوچھا۔ نوجوان کا جسم اب بری طرح کانپ رہا تھا۔

"آڈرے ـــ میرا نام آڈرے ہے۔ میں سکس ایونیو کا انچارج ہوں" ـــ نوجوان کے حلق سے اٹک اٹک کر لفظ نکلے۔

"یہ سکس ایونیو کہاں ہے۔ کس چیز کا شعبہ ہے" ـــ عمران نے اس کی شہ رگ پر انگوٹھے کا دباؤ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"ب ـــ ب ـــ بتاتا ہوں" ـــ آڈرے نے بری طرح پھڑکتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے انگوٹھے کا دباؤ کم کر دیا۔

"اسلحہ ـــ وہاں اسلحہ ہے۔ اسلحے کا سٹور ہے۔ اس بلڈنگ کے تہہ خانے میں ہے" ـــ آڈرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اب کہاں جا رہے تھے" ـــ عمران نے پوچھا۔

"مم ـــ مم ـــ میں سنٹر سے باہر جا رہا تھا۔ زیر دیوا ٹنٹ پر وہ اسلحے کا دوسرا ڈپو ہے۔ اس کی چیکنگ کے لئے" ـــ آڈرے نے کہا۔

"سنٹر سے باہر کیا مطلب۔ کیا تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ تم پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر سے باہر جا رہے تھے" ـــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں اس بار واقعی غصے کی شدت تھی۔ کیونکہ ظاہر ہے اتنا تو وہ جانتا تھا کہ پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر سے کوئی بغیر ٹرانسمٹ نیوز کے باہر نہیں جا سکتا۔

"پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر ـــ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ یہاں کہاں۔ یہ تو ساجان سنٹر ہے۔ مادام لیڈی ایشلے کا پرانا اڈہ۔ ہیڈ کوارٹر تو نجانے کہاں ہوگا" ـــ آڈرے نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

اور عمران اسے یوں دیکھنے لگا جیسے آڈرے یک لخت شفاف شیشے کا بن گیا ہو۔ اور عمران اس کے پار لفٹ کی دیوار کو دیکھ رہا ہو۔

"مم ـــ مم ـــ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ ساجان سنٹر ہے۔ ساجان سنٹر" ـــ آڈرے عمران کے اس طرح دیکھنے پر بری طرح گھبرا کر بولا۔

"ہونہہ ـــ تو یہ ساجان سنٹر ہے۔ پاورلینڈ کا ہیڈ کوارٹر نہیں۔ تو پھر یہاں لیڈی ایشلے کیوں موجود ہے" ـــ عمران نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"وہ عارضی طور پر یہاں آئی ہیں۔ کسی کو ٹریپ کرنے" آڈرے نے جواب دیا۔

اور اس بار عمران نے یوں سر ہلایا جیسے اب اس کی سمجھ میں ساری بات آ گئی ہو۔

"اچھا ہمیں اپنے سیکشن میں لے چلو۔ کتنے آدمی ہیں وہاں" عمران نے کہا۔

"چھ آدمی ہیں میرے سمیت چھ آدمی ہیں" ـــ آڈرے نے جواب دیا۔

"تو چلو لے چلو۔ اور سنو۔ اگر کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سی تو گردن ایک جھٹکے میں توڑ دوں گا" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ــــ میں تعاون کروں گا۔ میں تو خود یہاں سے تنگ آ گیا ہوں۔ مجھے یہاں قید کیا گیا ہے" ــــ آڈرے نے جواب دیا۔

"قید کیا گیا ہے ــــ وہ کیسے" ــــ عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں ویسٹرن کارمن کی مین اسلحہ ساز فیکٹری میں ملازم تھا۔ میں وہاں سپیشل ماہر تھا۔ میں جدید ترین اسلحے کی چیکنگ میں خصوصی مہارت رکھتا ہوں ــــ مجھے وہاں سے اغوا کر لیا گیا۔ اور یہاں ساجان سنٹر میں لے آیا گیا۔ وہ لوگ یہاں ایک بہت بڑی خفیہ اسلحہ فیکٹری لگانا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے یہ فیکٹری لگانے کا کام سونپ دیا۔ اور وعدہ کیا کہ فیکٹری مکمل ہونے کے بعد مجھے چھوڑ دیا جائے گا۔ لیکن وہ وعدے سے مکر گئے اور میں یہاں قید ہوں ــــ زیادہ سے زیادہ تیرد پوائنٹ تک جا سکتا ہوں اور بس۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے نجانے ان کا کیا ہوا ہو گا۔ وہ تو میرے بغیر رات کو سوتے بھی نہ تھے" آڈرے یک لخت رونے لگ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بارش کی صورت میں بہنے لگے۔

"سنو آڈرے۔ حوصلہ کرو۔ اگر تم وعدہ کرو کہ ہمارا پورا پورا ساتھ دو گے تو یقین کرو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں تمہارے بچوں تک پہنچا دوں گا" ــــ عمران نے اس بار اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہی ایشیائی تو نہیں ہو جنہیں ٹریپ کرنے کے لئے مادام یہاں آئی ہوئی ہے" ــــ آڈرے نے یک لخت چونک کر پوچھا۔

"تم واقعی صرف اسلحے کے ہی ماہر ہو۔ اس لئے بڑی دیر بعد اصل بات سمجھے ہو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ ویری گڈ ــــ ویری گڈ ــــ میں تم سے پورا تعاون کروں گا۔ مجھے جب اطلاع ملی تھی تو میں سوچتا تھا کاش میں ان کا ساتھ دے کر کسی طرح یہاں سے نکل سکوں" ــــ آڈرے نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا۔

اور اس کا لہجہ سنتے ہی عمران سمجھ گیا۔ کہ وہ پورے خلوص سے بات کر رہا ہے۔ آڈرے کی صورت میں اس سنٹر کے اندر مل جانا واقعی تائید غیبی تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

آڈرے نے جلدی سے لفٹ کا بٹن دبایا۔ اور بٹن دبتے ہی لفٹ انتہائی تیزی سے نیچے جانے لگی۔ چند لمحوں بعد لفٹ رک گئی۔

"سکس ایونیو آ گیا ہے۔ اندر پانچ افراد ہیں۔ ان کا کیا ہو گا" آڈرے نے پوچھا۔

"تم ان کی فکر نہ کرو۔ بس اندر جا کر کہہ دینا کہ تمہیں مادام نے بھیجا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور آڈرے سر ہلاتا ہوا لفٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ عمران بھی اپنے ساتھیوں سمیت باہر آ گیا۔ اس وقت پھر وہ ایک دروازہ کھول کر ہال نما کمرے میں داخل ہو گئے ــــ ہال نما کمرے کی دیواروں کے ساتھ بڑے بڑے صندوق چھت تک چنے ہوئے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تھے۔ یہ سارے صندوق مخصوص ساخت کے تھے۔ ایسے صندوق جن میں بارود رکھا جاتا ہے۔ ہال کے درمیان میں ایک طویل میز کے پیچھے پانچ افراد بیٹھے میز پر رکھی ہوئی فائلوں کو دیکھ رہے تھے۔ ان پانچوں نے سر اٹھا کر دیکھا ـــــ اور پھر آڈرے کے ساتھ اجنبی افراد کو دیکھتے ہی وہ سب چونک کر کھڑے ہو گئے۔

"جوزف ـــــ انہیں میڈم نے بھیجا ہے۔ یہ چیکنگ کے لئے آئے ہیں" ـــــ آڈرے نے آگے بڑھ کر ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن جناب یہ تو شاید......" ـــــ جوزف نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"ہاں جناب جوزف صاحب۔ ہم شاید نہیں یقیناً وہی ہیں" عمران نے اس کے قریب پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور وہ نوجوان کنپٹی پر زوردار مکا کھا کر چیختا ہوا فرش پر جا گرا ـــــ اسی لمحے اسی طرح کے اور دھماکے ہوئے اور باقی افراد کا بھی یہی حشر ہوا۔ عمران کے ہاتھ کے حرکت میں آتے ہی اس کے ساتھی بھی حرکت میں آ گئے تھے ـــــ چند لمحوں میں ہی ہال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ صرف آڈرے ہی اپنے پیروں پر کھڑا تھا۔ باقی افراد فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"کیا صرف یہی اسلحہ ہے یہاں" ـــــ عمران نے مڑ کر آڈرے سے پوچھا۔

"نہیں ـــــ یہ تو صرف بارود ہے فیکٹری کو سپلائی کرنے کے لئے۔ ادھر اور خفیہ کمرے ہیں جہاں ہر قسم کا اسلحہ بھرا ہوا ہے" آڈرے نے جواب دیا۔

"دکھاؤ مجھے" ـــــ عمران نے کہا۔

اور آڈرے اسے لے کر ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد عمران واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں نئی ساخت کے جدید ترین ریوالور موجود تھے ـــــ عمران نے ریوالور اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا دیئے۔

"آڈرے ـــــ اب یہ بتاؤ کہ تم لیڈی ایشلے سے بات کر سکتے ہو" ـــــ عمران نے آڈرے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں ـــــ انٹرکام پر بات ہو سکتی ہے" ـــــ آڈرے نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ ملاؤ اس کا نمبر۔ میں اس سے بات کرتا ہوں" عمران نے کہا۔

"تم ـــــ لیکن اس طرح تو......" ـــــ آڈرے نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ صرف نمبر ملاؤ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور آڈرے نے میز پر پڑے ہوئے بڑے سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی چیختی ہوئی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

آواز سنائی دی۔ اور پاس کھڑے ہوئے عمران نے جلدی سے رسیور
آڈرے کے ہاتھوں سے جھپٹ لیا۔

"مم ——— مم ——— میڈم ——— میں آڈرے بول رہا ہوں"
عمران کے حلق سے آڈرے کی آواز بالکل اسی کے لہجے میں نکلی۔ اور
آڈرے اس طرح چونک کر عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ
رہا ہو کہ یہ اجنبی بول رہا ہے یا وہ خود۔

عمران آڈرے کے لہجے میں لیڈی اینشلے کو بتا رہا تھا کہ چھ افراد
اچانک سکس ایونیو میں گھس آئے اور انہوں نے سکشن پر قبضہ کرنا
چاہا ——— لیکن ہم نے اپنی جانوں پر کھیل کر ان کا خاتمہ کر دیا ہے اور
اب وہ لاشوں کی صورت میں فرش پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کی
توقع کے عین مطابق لیڈی اینشلے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی
لاشوں کا سنتے ہی بغیر سوچے سمجھے وہیں آنے کا فیصلہ کر لیا اور کہا کہ
وہ پروفیسر ڈارک کے ساتھ وہیں آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عمران
نے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت انگیز ——— انتہائی حیرت انگیز ——— میں تصور بھی نہ کر سکتا
تھا کہ میری آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل بھی کی جا سکتی ہے"
عمران کے رسیور رکھتے ہی آڈرے نے کہا۔

"یہ حیرت کا اظہار بعد میں کرنا۔ یہ بتاؤ کہ لیڈی اینشلے کس راستے
سے آئے گی" ——— عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یہی لفٹ کا ذریعہ ہے۔ وہ سب سے اوپر والی منزل میں ہے"
آڈرے نے کہا۔

"او۔کے ——— اب میری بات غور سے سن لو۔ میرے ساتھی یہیں
اسلحہ روم میں رہیں گے۔ تم دروازے کے قریب اس طرح لیٹ جاؤ۔
جیسے تمہیں بھی بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ میں اس باکس کے پیچھے چھپوں گا۔
اس کے بعد جب تک میں نہ کہوں تم نے ہوش میں نہیں آنا"
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں
کو بھی اسلحہ روم کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ سب تقریباً دوڑتے
ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جدھر پہلے عمران اور آڈرے
گئے تھے ——— جب کہ آڈرے عمران کی ہدایت کے مطابق دروازے
کے قریب ہی فرش پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ جب
کہ عمران اچھل کر دروازے کے قریب ہی موجود بارود کے باکسز کے
پیچھے سمٹ گیا۔

چند لمحوں بعد لفٹ کا دروازہ کھلا اور لیڈی اینشلے اور اس کے
پیچھے پروفیسر ڈارک تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے۔

"ارے یہ تو آڈرے اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہیں"
لیڈی اینشلے نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔ اور اس کے پیچھے آنے
والے پروفیسر ڈارک نے جو ابھی دروازے میں تھا یک لخت اچھل کر
واپس چھلانگ لگانی چاہی ——— لیکن اسی لمحے بارود کے باکس کے
پیچھے سے دھماکہ ہوا اور پروفیسر ڈارک چیختا ہوا وہیں دروازے میں ہی
ڈھیر ہو گیا۔ لیڈی اینشلے اس کی چیخ سنتے ہی تیزی سے پلٹی لیکن اسی
لمحے عمران باکس کے پیچھے سے باہر آ گیا۔

"فکر نہ کرو لیڈی اینشلے۔ ابھی یہ مرا نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں اسے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اتنی آسانی سے مرنے دوں گا" ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لیڈی اینٹے اس کی آواز سنتے ہی یک لخت پلٹی - اور دوسرے لمحے عمران کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی - اور وہ واقعی کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا ـــــــ لیڈی اینٹے نے گھومتے ہوئے عمران پر کسی جدید اسلحے کا فائر کر دیا تھا اور بغیر کسی دھماکے کے عمران بس چیختا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا تھا۔

اسی لمحے پچھلا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی - اور لیڈی اینٹے کسی وحشی ہرنی کی طرح اچھلی اور چھلانگ لگا کر دروازے سے باہر غائب ہو گئی۔

"پکڑو اسے - جانے نہ دینا" ـــــــ صفدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی - اور ٹائیگر اور تنویر بے تحاشا اس کھلے دروازے کی طرف دوڑے لیکن اسی لمحے دروازے میں پڑے ہوئے پروفیسر ڈارک کا جسم یک لخت حرکت میں آیا ـــ اور وہ دونوں بری طرح اس کی ٹانگ سے ٹکرا کر چیختے ہوئے منہ کے بل فرش پر گرے - اسی لمحے کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے شعلے اگلے اور پروفیسر ڈارک کے حلق سے چیخ نکلی ـــ اور وہ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا واپس فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

"وہ یہ کمرہ تباہ کر دے گی۔ نکلو یہاں سے جلدی" ـــــــ اسی لمحے فرش پر لیٹے ہوئے آڈرے نے یک لخت اٹھ کر چیختے ہوئے کہا اور صفدر جو فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے عمران پر جھکا ہوا تھا یک لخت سیدھا ہوا۔

"عمران مر رہا ہے - اس کے سینے میں گولی لگی ہے - اس کی حالت خراب ہے" ـــــــ صفدر کی آواز بری طرح گھبرائی ہوئی تھی - اور اس کی آواز سنتے ہی اٹھ کر دروازے سے باہر جھانکتے ہوئے ٹائیگر اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے مڑے۔

"گولی نکالنی ہو گی فوراً - مسٹر آڈرے کوئی محفوظ جگہ بتاؤ - جلدی اور خنجر کہیں سے خنجر مل جائے گا" ـــــــ صفدر کے ساتھ عمران پر جھکا ہوا بلیک زیرو یک لخت چیختا ہوا آڈرے سے مخاطب ہوا۔

"زیرو پوائنٹ پر سب کچھ مل جائے گا - آؤ میرے ساتھ - جلدی کرو - ایک خفیہ راستہ ہے - جلدی کرو" ـــــــ آڈرے نے کہا۔

اور بلیک زیرو نے یک لخت جھک کر عمران کو اٹھا کر احتیاط سے کاندھے پر اس طرح لادا کہ اسے زیادہ تکلیف نہ ہو اور پھر وہ سب آڈرے کے پیچھے اسی دروازے کی طرف دوڑنے لگے جدھر سے مین اسلحہ روم میں راستہ جاتا تھا ـــــــ صفدر اور بلیک زیرو ٹائیگر کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور عمران کا منہ بھی انہی کی طرف تھا۔ عمران کے چہرے کا رنگ نہ صرف تیزی سے زرد ہوتا جا رہا تھا۔ بلکہ اب اس پر ہلکی سی سیاہی پھیلنے لگی تھی ـــــــ اور صفدر نے بے بسی سے ہونٹ بھینچ لئے - عمران کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ چند لمحوں کا ہی مہمان ہے - اور یہ تصور کرتے ہی اس کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے ـــــــ کہ کیا واقعی عمران طبی امداد ملنے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا - لیکن سچویشن ہی ایسی تھی کہ فوری طور پر عمران کے لئے کچھ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نہ کیا جا سکتا تھا اور عمران۔ عظیم عمران۔ یقینی موت کے پنجے میں پھنسا ہوا شاید یہ آخری سانسیں لے رہا تھا۔

"مم ـــ مم ـــ میڈم۔ ہمارا اس طرح بغیر کسی حفاظتی اقدام کے وہاں جانا مناسب نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے ہمارے لئے کوئی جال بچھایا گیا ہو" ـــ پروفیسر ڈارک نے لفٹ میں سوار ہوتے وقت ہمت کر کے لیڈی ایشلے سے کہہ دیا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم نے مجھے بھی اپنے ساتھ بزدل بنا دیا ہے۔ تم ابھی مجھے نہتا سمجھ رہے ہو یہ دیکھو" ـــ لیڈی ایشلے نے کوٹ کی جیب میں سے ہاتھ باہر نکالا۔ تو اس کی ہتھیلی پر ایک چھوٹا سا ایلگم پستول چمک رہا تھا۔ یہ انتہائی چھوٹا پستول تھا لیکن اس کی کارکردگی شاندار تھی ـــ یہ بغیر آواز کے چلتا تھا اور اس کی مار نہ صرف خاصی تھی بلکہ اس کی گولی میں یہ خاصیت تھی کہ یہ جسم میں داخل

ہونے کے بعد ٹیڑھی ہو کر آگے بڑھتی تھی۔ اس طرح شکار کا خاتمہ یقینی ہو جاتا تھا۔

"لیکن میڈم۔ سکس الونیو اسلحے سے بھرا ہوا ہے ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں نے طاقت ور اسلحہ حاصل کر لیا ہو" ـــ پروفیسر ڈارک ابھی تک شاید ذہنی طور پر وہاں جانے کے لئے تیار نہ تھا۔

"میں نے کہا تو ہے جو ہو گا دیکھا جائے گا" ـــ لیڈی ایشلے نے کرخت لہجے میں کہا۔ اس پر شاید مخصوص نسوانی ضد سوار ہو گئی تھی۔ اور پروفیسر ڈارک بے بسی سے کندھے اچکا کر رہ گیا۔ اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔

اسی لمحے لفٹ رکی اور لیڈی ایشلے دروازہ کھول کر باہر آئی اور پھر برآمدہ کراس کر کے دروازہ کھول کر ہال میں داخل ہوئی۔ پروفیسر ڈارک اس کے پیچھے تھا ـــ لیکن دوسرا لمحہ لیڈی ایشلے کے لئے بھی حیرت انگیز تھا۔ کیونکہ سکس الونیو ہال پر ایک نظر ڈالتے ہی اس نے چیک کر لیا تھا کہ وہاں عمران اور اس کے ساتھی تو موجود نہیں ہیں بلکہ آڈرے دروازے کے قریب فرش پر پڑا ہوا تھا ـــ اور اس کے دوسرے ساتھی میزوں کے قریب فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ پروفیسر ڈارک تو پہلے ہی اس طرح یہاں آنے پر رضامند نہ تھا۔ اس لئے صورت حال کو ایک نظر دیکھتے ہی وہ تیزی سے مڑا ـــ اور اچھل کر واپس جانے ہی لگا تھا کہ گولی چلنے کا دھماکہ ہوا اور وہ چیختا ہوا دروازے میں ہی ڈھیر ہو گیا۔ لیڈی ایشلے بے اختیار اس کی طرف پلٹی ہی تھی کہ اس نے اپنے پیچھے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنی۔ اور یہ آواز سنتے ہی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

لیڈی ایشلے کے ذہن میں زوردار دھماکہ ہوا۔ اور وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹی اور اس نے پلٹتے ہوئے ہتھیلی میں موجود ایلگم پسٹل کا فائر کر دیا۔ اور اس بار اس نے واقعی عمران کا نشانہ کر لیا ۔۔۔ کیونکہ اس نے عمران کو چیخ کر کسی لٹو کی طرح گھوم کر نیچے گرتے دیکھا۔ ایلگم پستول اپنا کام دکھا چکا تھا۔ فائر کرتے اور عمران کے گرتے وقت لیڈی ایشلے کو مین اسلحہ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی ۔۔۔ اور لیڈی ایشلے نے یک لخت چھلانگ لگائی اور دروازے میں پڑے ہوئے پروفیسر ڈارک کو پھلانگتی ہوئی دروازے سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے برآمدہ کراس کر کے لفٹ کے اب تک کھلے دروازے میں داخل ہوئی۔ اور اس نے لفٹ کا بٹن دبا دیا ۔۔۔ دوسرے لمحے لفٹ انتہائی تیز رفتاری سے اوپر چڑھتی گئی۔ لیڈی ایشلے کے پورے جسم میں خون کھولاؤ کے درجہ تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے جسم میں چیونٹیاں رینگ رہی تھیں ۔۔۔ اسے خطرہ تھا کہ عمران کے ساتھی کہیں لفٹ کو کسی طرح روک نہ لیں۔ اس کا دل بیک وقت خوف کے ساتھ ساتھ خوشی سے بھی دھڑک رہا تھا۔ کیونکہ اس نے خود اپنی آنکھوں سے عمران کو ایلگم کا شکار ہو کر گرتے دیکھا تھا ۔۔۔ اور وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ایلگم کا شکار کسی صورت زندہ نہ بچ سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور لیڈی ایشلے دروازہ کھول کر برآمدے میں آئی اور بے تحاشا دوڑتی ہوئی برآمدے کے آخری حصے کی طرف دوڑنے لگی ۔۔۔ اور پھر جب وہ ایک دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو اس ہال نما کمرے میں موجود تقریباً دس افراد

بُری طرح چونک پڑے۔ یہ ساجان سنٹر کا مین کنٹرول روم تھا۔ یہاں بڑی بڑی مشینیں موجود تھیں جن پر وہ دس افراد کام کر رہے تھے۔ ایک طرف ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا ۔۔۔ یہ پروفیسر ڈارک کا نمبر ٹو فرینکلن تھا۔ وہ بھی مادام کو اس انداز میں اندر داخل ہوتے دیکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"سکس ایونیو کو چیک کرو۔ پروفیسر ڈارک بھی وہیں ہیں۔ اور حملہ آور بھی۔ جلدی کرو۔ پورے سکس ایونیو کو اڑا دو۔ جلدی" لیڈی ایشلے نے اندر داخل ہوتے ہی بُری طرح چیختے ہوئے کہا اور ایک سائیڈ پر موجود مشین کا آپریٹر تیزی سے مشین پر جھک گیا۔ اس نے جلدی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر مادام وہ تو اسلحہ سٹور ہے۔ اس کی تباہی سے تو پورا ساجان سنٹر اور ملحقہ اسلحہ فیکٹری سب کچھ تباہ ہو جائے گا" فرینکلن نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ۔۔۔ واقعی مجھے اس کا خیال نہ رہا تھا۔ اسے تباہ مت کرو۔ صرف چیک کرو۔ جلدی کرو جلدی" ۔۔۔ مادام نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے مشین کے اوپر دیوار پر لگی ہوئی بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور ایک دو جھماکوں کے بعد اس پر سکس ایونیو کے مین ہال کا منظر ابھر آیا ۔۔۔ اور لیڈی ایشلے ہال کی صورت حال دیکھ کر بُری طرح اچھل پڑی۔ کیونکہ ہال میں صرف میزوں کے قریب بیٹھے ہوئے سکس ایونیو کے افراد موجود تھے۔ نہ ہی عمران وہاں تھا اور نہ ہی آڈرے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نظر آرہا تھا۔ البتہ دروازے میں پروفیسر ڈارک کی لاش موجود تھی۔

"یہ لوگ کہاں گئے۔ انہیں ڈھونڈھو۔ جلدی۔ فوراً۔ یہ یہاں سے نکل کر کہاں جا سکتے ہیں۔ جہاں بھی ہوں انہیں اڑا دو۔ چاہے پورا شعبہ ہی کیوں نہ اڑانا پڑے" ——— لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ہال میں موجود تمام افراد اپنی اپنی مشینوں میں مصروف ہو گئے۔

"مم ——— مم ——— میڈم ——— یہ زیرو پوائنٹ کی سرنگ میں بھاگ رہے ہیں" ——— اچانک ایک آپریٹر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور لیڈی ایشلے اور فریکلن اس آپریٹر کی طرف دوڑ پڑے۔ مشین کے اوپر موجود سکرین پر ایک سرنگ نظر آ رہی تھی۔ جس میں سب سے آگے آڈرے اور اس کے پیچھے ایشیائی دوڑ رہے تھے ——— عمران ایک کے کاندھے پر لدا ہوا تھا۔ عمران کا چہرہ اس وقت سیاہی مائل نظر آ رہا تھا۔

"تباہ کر دو۔ سرنگ کو اڑا دو" ——— لیڈی ایشلے نے چیخ کر کہا۔ لیکن اسی لمحے وہ سب دوڑتے ہوئے سرنگ کے آخر میں پہنچے اور پھر دوسرے لمحے سرنگ کے اختتام پر موجود دیوار تیزی سے کھسکی اور وہ سب اس خلا کو پار کر گئے۔

"مم ——— مم ——— میڈم ——— وہ زیرو پوائنٹ پر پہنچ گئے ہیں۔ اور زیرو پوائنٹ سنٹر کے کنٹرول سے باہر ہے۔ اب یہاں سے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی" ——— آپریٹر نے مایوسی کے عالم میں کہا۔ اور لیڈی ایشلے بُری طرح پیر پٹخنے لگی۔

"اوہ اوہ فریکلن ——— زیرو پوائنٹ کنٹرولر سے رابطہ کرو۔ جلدی فوراً" ——— لیڈی ایشلے نے پاس موجود فریکلن سے چیختے ہوئے کہا۔ اور فریکلن سر ہلاتا ہوا واپس اپنی مشین کی طرف دوڑا۔ لیڈی ایشلے بھی اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ فریکلن نے جلدی سے مختلف بٹن دبائے ——— اور ساتھ ہی ایک ناب کو دائیں طرف گھمایا۔ مشین کے کونے پر موجود سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ——— زیرو پوائنٹ کنٹرولر فریکلن کالنگ فرام سنٹرل کنٹرول روم اوور" ——— فریکلن نے بلب جلتے ہی مشین کے ساتھ منسلک ایک مائیک کو ہاتھ میں لیتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"یس ——— رابرٹ کنٹرولر زیرو پوائنٹ اٹنڈنگ اوور" چند لمحوں بعد مشین سے ایک آواز برآمد ہوئی۔

"ہیلو ہیلو ——— لیڈی ایشلے کالنگ یو۔ اوور" ——— ایشلے نے رابرٹ کی آواز سنتے ہی مائیک فریکلن کے ہاتھ سے لیتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"یس میڈم اوور" ——— رابرٹ کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"سنو ——— ہیڈ کوارٹر سے پانچ افراد جو کہ غیر ملکی دشمن ہیں اور انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ آڈرے سکس یونیو کی غداری کی وجہ سے یہاں سے ساتھ فرار ہو کر یہاں سرنگ سے گزر کر زیرو پوائنٹ میں ابھی ابھی داخل ہوئے ہیں ——— تم فوراً اپنے آدمیوں سمیت انہیں چیک کرو۔ اور انہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دو۔ ان کے ساتھ ایک زخمی یا ایک

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

لاش ہے۔ اگر وہ زخمی ہے تب بھی اور اگر وہ لاش میں تبدیل ہو چکا ہے تب بھی اُسے گولیوں سے بھون ڈالو اور مجھے فوراً رپورٹ کرو اوور"۔۔۔۔ لیڈی اینشلے نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔۔۔۔ ابھی حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آڈرے سرنگ سے نکل کر کہاں جائے گا۔ میں ابھی انہیں گھیر کر ختم کر دیتا ہوں میڈم اوور"۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"ابھی اور فوراً۔۔۔۔ اور مجھے رپورٹ دو۔ جلدی۔۔۔ فوراً۔۔۔ ابھی اور اسی وقت۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ لیڈی اینشلے نے بدستور چیختے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ پلک جھپکنے میں سب لاشوں میں تبدیل ہو جائیں لیکن ظاہر ہے کچھ وقت تو بہرحال لگنا ہی تھا۔

لیڈی اینشلے کے اوور اینڈ آل کہتے ہی فریکلن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"فریکلن۔۔۔ پروفیسر ڈارک ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے اب تم سارجان سنٹر کے انچارج ہو۔ تمہاری ترقی کی جاتی ہے۔ تم فوراً پورے سنٹر کا کنٹرول سنبھال لو۔ اور سنو۔ سب سے پہلے سنٹر کا حفاظتی نظام پوری طرح آن کر دو۔۔۔۔ اب ان لوگوں کو دوبارہ سنٹر میں داخل ہونے کا موقع نہیں ملنا چاہیے۔ کسی بھی طرح۔ اس سرنگ کے راستے کو جام کر دو"۔۔۔۔ لیڈی اینشلے نے مائیک واپس کرتے ہوئے فریکلن سے کہا اور فریکلن نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا دیا۔

"اور سنو۔۔۔۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ جیسے ہی رابرٹ

کی طرف سے رپورٹ ملے مجھے فوراً اطلاع کرنا میں انتظار کر دوں گی"

لیڈی اینشلے نے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔ اب اس کا چہرہ پہلے کی نسبت قدرے نارمل تھا۔ کیونکہ ایک آدمی کے کاندھے پر لدے ہوئے عمران کو دیکھ کر اُسے یقین ہو گیا تھا کہ اول تو عمران مر چکا ہے اور اگر مرا نہیں ہے تو اس حالت میں پہنچنے کے بعد اس کی زندگی کا ایک فیصد بھی چانس نہ رہا تھا۔۔۔۔ اور سب سے بڑا مسئلہ عمران کا ہی تھا۔ باقی افراد کو تو کسی بھی وقت ختم کیا جا سکتا تھا۔ اور دوسرا اطمینان اُسے یہ ہوا تھا کہ یہ لوگ سنٹر کی حدود سے باہر نکل گئے تھے۔ اور اب کم از کم دوبارہ سنٹر کی حدود میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔۔۔۔ پہلے بھی اس سے حماقت ہوئی تھی کہ۔۔۔۔ پروفیسر ڈارک کے کہنے پر انہیں سنٹر میں داخل ہونے کا موقع مل گیا تھا۔ اور پھر زیرو پوائنٹ اس جگہ تھی جہاں رابرٹ بڑی آسانی سے ان افراد کا خاتمہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اُسے خاصا اطمینان محسوس ہو رہا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

میں اسلحہ روم کا ایک خفیہ دروازہ کھول کر آڈرے
انہیں ایک کھلی سرنگ میں لے آیا۔ یہ مصنوعی سرنگ تھی اور
نہ صرف خاصی کشادہ تھی بلکہ اس کے درمیان چھوٹی ریل کی پٹڑی
بھی موجود تھی ——— شاید اس سرنگ کے راستے سے اسلحہ فیکٹری
کی پیداوار سنٹر میں لا کر سٹور کی جاتی تھی۔

سرنگ میں دوڑتے ہوئے جب وہ سرنگ کے اختتام پر
پہنچے تو آڈرے نے سامنے موجود دیوار کی جڑ کے مخصوص حصے میں
پیر مارا تو دیوار ہٹ گئی ——— اور وہ سب اس خلا کو پار کر کے ایک
بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ آڈرے نے سب کے
دوسری طرف پہنچتے ہی دیوار برابر کر دی۔ اس ہال میں چھوٹی ریل کے
بہت سے کھلے ڈبے موجود تھے۔

"ادھر ادھر آجاؤ۔ ادھر نیچے ایک خفیہ تہہ خانہ ہے۔ وہاں سب

بھی کھل جائے گا" ——— آڈرے نے دیوار برابر کرتے ہی تیزی
سے دائیں طرف کی دیوار کی طرف دوڑتے ہوئے کہا۔ وہاں پہنچ
کر وہ دیوار کی جڑ میں جھکا اور اس نے دیوار کے ایک حصے پر زور
سے ہاتھ مارا تو دیوار میں ایک دروازہ کھل گیا ——— اور دوسری
طرف نیچے جاتی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔ بلیک زیرو اور اس
کے ساتھی تیزی سے سیڑھیاں اترتے گئے۔ سیڑھیوں کا اختتام
ایک بڑے کمرے میں ہوا ——— جس میں واقعی ضرورت کی ہر چیز موجود
تھی۔ بیڈ۔ کرسیاں۔ میز اور جدید ترین [illegible]۔ کپڑوں کی الماری۔
اور اسی طرح کا دوسرا سامان۔

بلیک زیرو نے وہاں پہنچتے ہی جلدی سے عمران کو بیڈ پر لٹایا اور
اس کی جیکٹ کے بٹن کھول کر اس کی قمیض کو اس حصے سے پھاڑ دیا۔
جو خون بہنے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں۔
اور چہرے پر خاصی سیاہی چھائی ہوئی تھی۔

"یہ لو ایمرجنسی باکس ہے" ——— آڈرے نے جلدی سے الماری
کھول کر ایک بڑا سا باکس لا کر بلیک زیرو کو دیتے ہوئے کہا۔

"تم آپریشن کر سکتے ہو۔ اس کی حالت تو بے حد خراب ہے"
ٹائیگر کے لہجے میں گہرا دکھ تھا۔ باقی ساتھی بھی بیڈ کے گرد اکٹھے
تھے ——— اور ان کے چہرے بھی عمران کی حالت دیکھ کر بری طرح
لٹک گئے تھے۔ حتیٰ کہ تنویر جو ہر وقت عمران سے لڑتا جھگڑتا رہتا
تھا اس وقت بے حد افسردہ نظر آ رہا تھا۔

"حالت تو واقعی بے حد سیریس ہے۔ لیکن بہرحال کوشش تو

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کی جاسکتی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور جلدی سے ایمرجنسی باکس کھول کر اس میں سے ایک انجکشن نکالا یہ ایمرجنسی انجکشن تھا جو کہ سرنج کے اندر پہلے سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے سرنج کی سوئی پر لگی ہوئی ٹیپ ہٹائی ـــــ اور عمران کے بازو پر انجکشن لگا دیا۔

"کوئی خنجر ـــــ تیز دھار خنجر۔ اور گرم پانی۔ فوراً" ـــــ بلیک زیرو نے انجکشن لگاتے ہوئے کہا۔

"اس باکس میں گرم پانی کی ٹیوب اور تیز دھار نشتر موجود ہے۔ لو" ـــــ آڈرے نے باکس کا ایک خانہ ہٹا کر گرم پانی کی بڑی سی ٹیوب اور ایک تیز دھار نشتر نکال کر عمران کی سائیڈ میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے انجکشن لگا کر خالی سرنج ایک طرف پھینکی ـــــ اور پھر پانی کی ٹیوب کھول کر اس نے باکس میں سے روئی نکال کر اس پانی میں ڈبوئی اور پھر گرم پانی سے زخم کو صاف کرنے لگا۔

"یہ بچ جائے گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے بے چین لہجے میں کہا۔

"دعا کریں۔ اس انجکشن سے کم از کم آپریشن تک کی مہلت تو مل ہی جاتی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے زخم صاف کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے نشتر اٹھا کر اُسے گرم پانی میں ڈبویا اور اس کے بعد اس نے ـــــ زخم کی سائیڈوں کا گوشت بڑی مہارت سے کاٹنا شروع کر دیا ـــــ اس کے ہاتھ خاص مہارت سے چل رہے تھے اور اس وقت وہ واقعی کوئی سرجن ہی لگ رہا

تھا۔ شگاف کو ذرا سا بڑا کر کے نشتر کو احتیاط سے سوراخ میں ڈالا۔ اور پھر اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ ذرا سا ٹیڑھا ہو کر آگے بڑھتا گیا ـــــ اس کا چہرہ اس وقت پتھر جیسا ہو رہا تھا۔ اور پھر اس کا ہاتھ رک گیا۔ کیونکہ نشتر کسی سخت چیز سے ٹکرایا تھا۔ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اس سخت چیز کی سائیڈ میں نشتر کی نوک ڈالی ـــــ کیونکہ یہی لمحہ آپریشن کا سب سے خطرناک لمحہ تھا۔ اگر نشتر کی نوک نے کسی بڑی شریان کو کاٹ دیا تو پھر عمران کی موت آناً فاناً واقع ہو جاتی۔ اور وہ پورا حصہ کھول کر گولی کی پوزیشن نہ دیکھ سکتا تھا ـــــ کیونکہ یہاں پھر سارے حصے کو بند کرنے کا سامان موجود نہ تھا۔ اس لئے سارا کام بس اندازے سے ہی ہو رہا تھا اور گرد موجود سارے لوگ سانس بند کئے ہوئے مجسموں کی صورت میں کھڑے تھے ـــــ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے اپنے دلوں میں نشتر اتر رہے ہوں۔ ان کا عزیز ترین ساتھی عمران اس وقت بھیانک موت کے پنجے میں پھنسا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کا ہاتھ غیر محسوس طریقے سے ذرا سا ٹیڑھا ہوا ـــــ اور پھر اس نے بڑی احتیاط سے ہاتھ کو اُسی ٹیڑھے انداز میں اوپر کو اٹھانا شروع کر دیا۔ اس کا اپنا سانس بھی رکا ہوا تھا۔ اور آنکھیں پتھروں کی طرح زخم پر جمی ہوئی تھیں ـــــ ہاتھ اونچا ہوتا گیا اور چند لمحوں بعد جب نشتر کی خون میں لتھڑی ہوئی نوک باہر آئی تو اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی گولی بھی خون میں لتھڑی ہوئی باہر نکل آئی۔ اور بلیک زیرو نے بے اختیار اُسے باہر اچھال دیا ـــــ اور اس کے ساتھ ہی اس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نے ایک طویل سانس لیا۔ نشتر ایک طرف رکھ کر اس نے جلدی سے عمران کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔ نبض کی حالت بے حد تشویشناک تھی ۔۔۔ لیکن بہرحال عمران زندہ تھا۔ اس کی نظر میں یہی غنیمت تھا۔

"کیا ہوا عامر ۔۔۔ گولی تو نکل آئی" ۔۔۔ صفدر نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"دعا کریں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے بھینچے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے باکس میں سے ایک ٹیوب نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور اس میں موجود زرد رنگ کا پیسٹ نکال کر شگاف کے اندر ڈالا اور اس کا کچھ حصہ زخم کے کناروں پر لگا کر اس نے دوا میں ڈوبی ہوئی روئی زخم کے اوپر رکھ کر اس پر بینڈیج کی اور ۔۔۔ اس کے بعد اس نے باکس میں ایک بار پھر پہلے جیسے انجکشن کی سرنج نکالی اور عمران کے بازو میں اُسے انجکٹ کر کے ایک طویل سانس لیا۔

"ایسی حالت میں تو یہی کچھ ہو سکتا ہے اور یہ باکس بھی غنیمت ہے۔ ورنہ تو شاید اتنا کچھ بھی نہ ہو سکتا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کی نبض پر انگلیاں رکھ دیں۔

"کیا تم نے سرجری اور میڈیکل کی تعلیم لی ہوئی ہے" صفدر نے پوچھا۔ اُسے واقعی بلیک زیرو پر رشک آ رہا تھا کہ اس نے ڈاکٹر نہ ہونے کے باوجود اتنی مہارت سے سچویشن کو ڈیل کر لیا تھا۔

"ہاں ۔۔۔ میں نے ایمرجنسی سرجری کا باقاعدہ کورس کیا ہوا ہے۔ اگر یہاں آپریشن کی سہولیات ہوتیں تو پھر تو عمران کا بچ جانا یقینی تھا۔ بہرحال ابھی صورت حال واضح ہو جائے گی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اب وہ ان کو کیا بتاتا کہ یہ ساری ٹریننگ اُسے عمران نے دانش منزل میں خود دی تھی۔ تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وہ اس مہارت سے فائدہ اٹھا سکے ۔۔۔ عمران کے کہنے کے مطابق ایکسٹو کو بہرحال ہر کام میں ماہر ہونا چاہیے۔

اسی لمحے کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز گونجی اور ایک طرف کھڑا آڈرے یہ آواز سنتے ہی بُری طرح اچھل پڑا۔ یہ آواز کمرے کے کونے میں موجود ایک میز پر رکھے انٹرکام سے نکل رہی تھی ۔۔۔ باقی لوگ بھی یہ آواز سن کر چونک پڑے تھے۔

آڈرے جلدی سے انٹرکام کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔ اور انٹرکام سے نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ آڈرے پلیز اٹنڈ دی کال" ۔۔۔ آڈرے نے جیسے ہی رسیور اٹھایا دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ آڈرے اٹنڈنگ دی کال" ۔۔۔ آڈرے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آڈرے ۔۔۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں۔ تم الیون تھرٹی میں کیسے پہنچ گئے۔ میں تو تمہیں سکس تھرٹی میں تلاش کرتا رہا" ۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ساجان سنٹر سے میرے کچھ دوست بھی میرے ساتھ آ گئے ہیں۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ہم یہاں ٹھہریں" ــــ آڈرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ اچھا اچھا ــــ بہرحال مجھے تمہاری فوری ضرورت ہے ایک اہم مسئلہ ہے۔ اب یا تو تم خود میرے پاس آجاؤ یا پھر میں وہاں تمہارے پاس آجاؤں۔ جیسے تم کہو" ــــ رابرٹ نے کہا۔

"کیا کام ہے۔ اس وقت تو میں دوستوں کے ساتھ مصروف ہوں یہاں سے فارغ ہونے کے بعد میں خود آجاؤں گا" ــــ آڈرے نے کہا۔

"صرف چند منٹ کی بات ہے۔ پلیز آڈرے" ــــ رابرٹ کا لہجہ بے حد ملتجانہ تھا۔

"او۔ کے ــــ میں خود آرہا ہوں" ــــ آڈرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں منتظر ہوں" ــــ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی آڈرے نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون ہے" ــــ صفدر نے آڈرے سے پوچھا۔

"زیرو پوائنٹ کا چیف ہے۔ میرا ذاتی دوست ہے" ــــ آڈرے نے جواب دیا۔

"زیرو پوائنٹ کا چیف ــــ کیا مطلب ــــ کیا زیرو پوائنٹ کسی تنظیم کا نام ہے" ــــ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"زیرو پوائنٹ خفیہ اسلحہ ساز فیکٹری کا کوڈ نام ہے۔ یہ فیکٹری انتہائی جدید ترین ہے۔ اور وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور زمین دوز ہے۔

ہم اس وقت اسی زیرو پوائنٹ کے ایک مخصوص حصے میں ہیں" آڈرے نے جواب دیا۔

"کیا یہ اسلحہ ساز فیکٹری پاورلینڈ کے تحت ہے" کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں ــــ بالکل یہ پاورلینڈ کا ہی پراجیکٹ ہے۔ لیکن یہ ساجان سنٹر سے علیحدہ ہے۔ ساجان سنٹر سے اس جگہ کو کنٹرول نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ چیف رابرٹ ساجان سنٹر کے ماتحت کام کرتا ہے" آڈرے نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ جگہ رابرٹ کی پہنچ سے باہر ہے" ــــ اچانک بلیک زیرو نے جو عمران کی نبض پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا پوچھا۔

"یہ جگہ۔ ہاں ــــ یہ جگہ اس کے کنٹرول میں ہے۔ لیکن اس جگہ کا سسٹم ایسا ہے کہ اسے اندر سے کلوز کر دیا جائے تو پھر باہر سے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک یہ سسٹم کھول نہ دیا جائے۔ دراصل یہ جگہ رابرٹ نے اپنی عیاشی کی غرض سے خفیہ طور پر تیار کرائی ہوئی ہے۔ اور بحیثیت ذاتی دوست ہونے کے اس کے علاوہ صرف مجھے ہی اس کا علم ہے ــــ چونکہ یہاں ایمرجنسی میڈیکل باکس موجود تھا جو رابرٹ نے اپنے لئے رکھا ہوا ہے کیونکہ وہ ایک ایسی بیماری کا شکار ہے جس کا دورہ اچانک پڑتا ہے۔ اور اسے اس ایمرجنسی میڈیکل باکس کی ضرورت پڑ سکتی ہے ــــ چونکہ تمہارے ساتھی کو فوری میڈیکل ایڈ کی ضرورت تھی اس لئے میں سیدھا یہاں آگیا" ــــ آڈرے نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"تو مسٹر آڈرے۔ آپ پلیز ابھی باہر نہ جائیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے ذاتی دوست رابرٹ کو لیڈی ایشلے نے ہمارے قتل کا حکم دے دیا ہو گا ——— اور اب وہ تمہیں اس لئے باہر بلا رہا ہے تاکہ سسٹم ختم ہو جائے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے۔ رابرٹ کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات اس قدر گہرے ہیں کہ وہ کسی صورت بھی میرے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے سکتا" ——— آڈرے نے سر ہلاتے ہوئے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کسی طرح رابرٹ کی نیت کو چیک کیا جا سکتا ہے" ——— ٹائیگر نے اچانک پوچھا۔

"ہاں ——— ایک طریقہ ہے" ——— رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے اسی انٹرکام کی طرف بڑھا۔ اس نے انٹرکام کو اٹھا کر اس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبایا۔ اور پھر رسیور اٹھا کر مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ——— اس کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے انٹرکام کی سائیڈ پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اور اس پر مسلسل جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ اس کے بعد اس پر ایک منظر ابھر آیا ——— اور آڈرے یہ منظر دیکھتے ہی بے اختیار جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹ گیا کیونکہ منظر ایک بڑے کمرے کا تھا جس میں دس مسلح افراد موجود تھے۔ اور درمیان میں رابرٹ کھڑا ہوا تھا۔ یہ ایک لمبا تڑنگا اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان تھا۔ آڈرے نے یہ منظر دیکھتے ہی جلدی سے انٹرکام کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"سنو ——— چیئرمین میڈم ایشلے نے حکم دیا ہے کہ ہم نے آڈرے اور اس کے ساتھی حملہ آوروں کو دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ہے۔ انہیں کوئی دقیقہ نہیں دینا۔ کیونکہ وہ بے حد خطرناک لوگ ہیں۔ اس لئے تم لوگ منتظر رہنا۔ جیسے ہی آڈرے سسٹم اوپن کرے تم نے ایلون تھرڈی میں زبردستی داخل ہونا ہے اور جو بھی نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دینا ہے" ——— رابرٹ کی گمبھیر آواز اب انٹرکام سے نکل کر کمرے میں گونج رہی تھی۔

"باس ——— کیوں نہ ایلون تھرڈی کو بم سے اڑا دیا جائے" ایک دبلے پتلے لیکن سرد مہر چہرے کے مالک نوجوان نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو فرٹی۔ یہ اسلحہ ساز فیکٹری ہے۔ یہاں بم کا استعمال خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایلون تھرڈی کا حفاظتی نظام ایسا ہے کہ اس پر بم اثر نہیں کر سکتے ——— اور مجھے یقین ہے کہ آڈرے باہر ضرور آئے گا وہ مجھ پر اندھا اعتماد کرتا ہے" ——— رابرٹ نے فرٹی کو ڈانٹنے کے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— حکم کی تعمیل ہو گی" ——— فرٹی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تم سب فوراً جا کر پوزیشنیں سنبھال لو۔ میں آڈرے کو دوبارہ کال کرتا ہوں اسے اب تک آ جانا چاہئے۔ نجانے اسے کیوں دیر ہو گئی ہے۔ مادام رپورٹ کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہیں" ——— رابرٹ نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھی ہوئی مشین کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ آڈرے نے بجلی کی سی تیزی سے ایک بٹن پریس کر دیا۔ اور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سکرین تاریک ہو گئی ۔

" تمہاری بات درست تھی ۔ واقعی میں اس پر اندھا اعتماد کر رہا تھا ۔ لیکن اب ہم یہاں سے باہر کیسے نکلیں گے " ۔۔۔ آڈرے نے مایوسانہ لہجے میں کہا ۔

" تم اس کی فکر نہ کرو ۔ ہمارے ساتھی کی حالت ٹھیک ہو جائے تو پھر اس کے متعلق بھی سوچ لیا جائے گا " ۔۔۔ صفدر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا ۔

اسی لمحے انٹرکام سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی ۔ آڈرے نے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ صفدر نے اسے اشارے سے منع کرتے ہوئے خود رسیور اٹھا لیا ۔ انٹرکام سے سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی ۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔ رابرٹ کالنگ آڈرے " ۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی ۔

" یس مسٹر رابرٹ ۔۔۔ میں آڈرے کا مہمان بول رہا ہوں " صفدر نے آواز بدلتے ہوئے جواب دیا ۔

" اوہ ۔۔۔ آڈرے کہاں ہے " ۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا ۔

" اس پر کوئی نامعلوم سا دورہ پڑ گیا ہے ۔ میرا ایک ساتھی اسے طبی امداد دے رہا ہے ۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے " ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا ۔

" اوہ اوہ ۔۔۔ وہ تو مر جائے گا ۔ اسے میں ہی ٹھیک کر سکتا ہوں ۔

مسٹر آپ ایسا کریں دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں ایک سرخ رنگ کا بٹن ہے ۔ اسے تین بار پریس کر کے ایک لمحہ کا وقفہ دے کر پھر دوبارہ پریس کر دیں تو دروازہ کھل جائے گا ۔ اور میں خود آ کر اسے بچا لوں گا " ۔۔۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا ۔

" سوری مسٹر رابرٹ ۔۔۔ جب تک آڈرے ٹھیک نہیں ہو جاتا ۔ میں کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاؤں گا ۔ ویری سوری " ۔۔۔ صفدر نے بڑے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رسیور رکھ دیا ۔

" عمران کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے ۔ وہ مر رہا ہے " اچانک بلیک زیرو نے بری طرح چیختے ہوئے کہا ۔ اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر عمران کے بیڈ کے گرد پہنچ گئے ۔ واقعی عمران کے چہرے پر نیلاہٹ تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی ۔

" کیا ہوا ۔۔۔ کیا ہوا طاہر " ۔۔۔ سب نے بے چین لہجے میں پوچھا ۔

" معلوم نہیں اچانک اس کی نبض ڈوبنے لگی ہے " ۔۔۔ بلیک زیرو نے بری طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔ اور پھر جلدی سے اس نے میڈیکل باکس کی تلاشی لینی شروع کر دی ۔

" اسے آکسیجن کی ضرورت ہے ۔ اوہ ۔ فوری آکسیجن کی ۔ آکسیجن کی خون میں کمی ہو گئی ہے " ۔۔۔ بلیک زیرو نے باکس کو بری طرح الٹتے پلٹتے ہوئے کہا ۔ اور پھر اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ٹیوب آ گئی ۔ یہ بڑا سا کیپسول سا تھا جس کے اندر سنہری مائل مادہ بھرا ہوا تھا ۔ اس نے جلدی سے بیڈ کی پٹی سے اس کا سرا توڑا ۔ اور محلول کو عمران کی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/
http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ناک کے نتھنوں میں ٹپکانا شروع کر دیا۔

"یہ آکسیجن سیل ہے۔ کم از کم وقتی طور پر بچاؤ ہو سکتا ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔ کیپسول خالی ہوتے ہی اس نے اسے پھینک دیا۔ عمران کے چہرے پر پھیلنے والی نیلاہٹ واقعی اب کم ہونا شروع ہو گئی تھی۔

"کاش رابرٹ غداری نہ کرتا تو زیرو پوائنٹ میں ایک کافی بڑا اور جدید ہسپتال اور ڈاکٹر موجود ہیں" ـــ آڈرے نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"عامر صاحب ـــ آپ ہٹیں۔ میں ایک طریقہ آزماتا ہوں"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسا طریقہ" ـــ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"آپ ہٹیں تو سہی" ـــ کیپٹن شکیل نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کرسی سے ہٹ گیا۔

کیپٹن شکیل جلدی سے کرسی پر بیٹھا اور اس نے جلدی سے عمران کے دونوں بازو پکڑ کر انہیں اس کے سر سے اونچا کر کے پیچھے کی طرف رکھ دیا ـــ اس طرح عمران کا سینہ ہلکا سا باہر کو ابھر آیا۔ کیپٹن شکیل نے جھک کر عمران کے ایک نتھنے کو انگلی سے بند کیا اور دوسرے نتھنے پر اپنا منہ رکھ کر زور سے پھونک ماری اور سر کو پیچھے ہٹا لیا ـــ پھر دوسری پھونک ماری۔ وہ بار بار ایسا کرتا جا رہا تھا۔ اور ہر بار وہ نتھنا بدل دیتا۔ ایک نتھنا بند کرتا دوسرے میں پھونک مارتا۔ باقی ساتھی خاموش کھڑے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ کیپٹن

شکیل مسلسل یہ عمل دوہرائے چلا جا رہا تھا۔ اور پھر اس کے ساتھیوں کے چہرے مسرت سے کھل اٹھے۔ کیونکہ کیپٹن شکیل کے اس عمل کا مثبت نتیجہ نکلنا شروع ہو گیا تھا ـــ عمران کے چہرے پر آہستہ آہستہ زندگی کی سرخی ابھرنا شروع ہو گئی تھی۔ عامر اب بیڈ کے سرہانے عمران کی نبض پکڑے کھڑا تھا۔

"اوہ اوہ ـــ حیرت انگیز ـــ انتہائی حیرت انگیز۔ عمران کی حالت ٹھیک ہوتی جا رہی ہے۔ وہ خطرے سے باہر آ رہا ہے" بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور صفدر اور باقی ساتھیوں کو واقعی یوں محسوس ہوا جیسے وہ خود موت کے منہ سے باہر آ رہے ہوں۔ ان کے ڈوبتے ہوئے دل واقعی ابھرنے لگ گئے تھے ـــ کیپٹن شکیل مسلسل اپنا عمل جاری رکھے ہوئے تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد واقعی عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ گو اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک موجود نہ تھی۔ لیکن زندگی کی چمک بہرحال موجود تھی ـــ اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے عمل موقوف کر دیا۔ اب وہ بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"ویری گڈ ـــ عمران اب خطرے سے باہر ہو گیا ہے۔ یہ بچ گیا ہے" ـــ بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے انٹرکام سے سیٹی کی آواز ایک بار پھر نکلنے لگی۔ اس بار آڈرے نے آگے بڑھ کر خود ہی رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــ آڈرے سپیکنگ" ـــ آڈرے کا لہجہ سرد تھا۔

"آڈرے ـــ تمہیں کیا ہو گیا تھا۔ تم ابھی تک باہر نہیں آئے میں

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تمہارا منتظر ہوں" ـــــ رابرٹ کا لہجہ اس بار خاصا سخت تھا۔

"رابرٹ ـــــ میں تمہیں اتنا بیچ نہ سمجھتا تھا کہ تم ایک دوست کے خلاف ایسی گھناؤنی سازش کر دو گے۔ تمہیں شاید یہ معلوم نہیں کہ مجھے تمہارے اس انٹرکام سیٹ کے خفیہ آڈیو نظام کا بھی علم ہے اور میں نے اُسے آن کر کے تمہاری ساری سازش اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے ـــــ اور تم جو ہدایات کلنگ سیکشن کو دے رہے تھے وہ بھی میں نے اپنے کانوں سے سن لی ہیں۔ اور سن لو کہ اب میں باہر نہیں آؤں گا" ـــــ آڈرے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ آڈرے ـــــ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے آنکھیں دکھاؤ۔ میں اب تک صرف تمہیں سمجھانے کے لئے رکا ہوا تھا۔ لیکن اب پہلے میں تمہارے دل میں پورا برسٹ اتار دوں گا۔ یہ سسٹم میرا اپنا ایجاد کردہ ہے ـــــ اور مجھے اس کی خامیوں کا بھی علم ہے۔ دیکھو میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کیا حشر کرتا ہوں۔ تم نے پاور لینڈ سے غداری کی ہے" ـــــ دوسری طرف سے رابرٹ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ آڈرے نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ـــــ اسی لمحے عمران کے حلق سے آواز نکلی۔

"عمران مبارک ہو۔ تم موت کے منہ سے بچ نکلے ہو۔ مسٹر عامر نے تمہارا آپریشن کیا اور کیپٹن شکیل نے تم میں زندگی پھونک دی ہے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں مسرت اپنی انتہا پر تھی۔

"شکریہ ـــــ لیکن یار ایک بات ہے موت تو بے حد حسین ہے۔

ہم خواہ مخواہ اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ لیڈی ہی ایشلے کے پلٹ کر اچانک مجھے بیدار کرنے سے لے کر اب تک سنبھالنے کتنا وقت گزرا ہوگا۔ لیکن میرا یہ وقت بے حد حسین گزرا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کو اس طرح باتیں کرتا دیکھ کر سب ساتھیوں کے چہرے کھل اٹھے۔

لیکن دوسرے لمحے وہ سب ٹڈی کی طرح اچھل پڑے۔ جب اچانک انہیں ایک دیوار کے پیچھے دھماکے جیسی آواز سنائی دی۔ یہ دیوار عمران کی پشت پر تھی۔

"اوہ ـــــ رابرٹ کوئی کارروائی کر رہا ہے" ـــــ آڈرے نے اس بار سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ مجھے بتاؤ کیا پوزیشن ہے" ـــــ عمران نے یکلخت چونکتے ہوئے پوچھا۔

اور بلیک زیرو نے مختصر لفظوں میں ساری صورت حال بتا دی۔

"آڈرے ـــــ تم فوراً رابرٹ کو کال کرو کہ تم خود آ رہے ہو۔ تاکہ وہ کسی فوری کارروائی سے باز رہ جائے۔ اور صفدر اور عامر تم دونوں دروازے کی سائیڈوں میں چھپ جاؤ۔ جیسے ہی دروازہ کھلے تم نے مسلسل فائر کرتے ہوئے باہر نکلنا ہے ـــــ باقی لوگ بھی ان کے پیچھے جائیں گے۔ تم نے کسی طرح رابرٹ کو زندہ پکڑنا ہے"۔ عمران نے فوراً ہی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

اور آڈرے نے سر ہلاتا ہوا انٹرکام کی طرف دوڑا کیونکہ اس بار

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

دیوار کے پیچھے اتنا زوردار دھماکہ ہوا تھا۔ کہ پورا کمرہ لرز اٹھا تھا۔ آڈرے نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو ——— آڈرے کالنگ رابرٹ" ——— آڈرے نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس رابرٹ اٹنڈنگ ——— اب کیا ہوا۔ اب کیوں چیخ رہے ہو۔ صرف چند منٹوں کی بات ہے۔ پھر تمہاری چیخیں تمہارے پھیپھڑے پھاڑتی ہوئی نکلیں گی آڈرے" ——— رابرٹ نے بڑے استہزائیہ انداز میں کہا۔

"رابرٹ ——— میں ہار رہا ہوں۔ مجھے اب احساس ہو گیا ہے کہ واقعی میں غداری کر رہا تھا۔ پلیز رابرٹ تم میرے دوست ہو۔ مجھے معاف کر دو۔ اور سنو۔ ایک آدمی تو ویسے ہی مر گیا ہے باقی لوگوں کو میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ تم ان پر آسانی سے قابو پا سکتے ہو" ——— آڈرے نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی اداکاری اس قدر فطری تھی کہ عمران نے بھی بے اختیار تحسین آمیز انداز میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے ——— اگر واقعی تمہیں احساس ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے۔ دروازہ کھول دو اور ہاتھ اٹھا کر باہر آ جاؤ" ——— رابرٹ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پلیز میری جان بخش دینا" ——— آڈرے نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"اب کیا کرنا ہے" ——— آڈرے نے پیچھے مڑتے ہوئے کہا۔

"دروازہ کھول دو" ——— عمران نے کہا۔ اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نہ تھے۔ حالانکہ اس کی حالت ایسی نہ تھی کہ وہ اٹھ کر بیٹھ سکتا۔ لیکن بہرحال وہ عمران تھا۔ وہ نہ صرف بیٹھ گیا بلکہ اس نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی بھی کوشش شروع کر دی ——— ٹائیگر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔ صفدر اور بلیک زیرو دروازے کی سائیڈوں پر چھپ گئے تھے۔ جب کہ باقی ساتھی سائیڈوں پر ہٹ گئے تھے۔ عمران کا بیڈ چونکہ دروازے کی بالکل سیدھ میں تھا ——— اس لئے وہ یہاں سے ہٹ جانا چاہتا تھا جب کہ وہ ٹائیگر کی مدد سے ہٹ کر ایک سائیڈ پر ہو گیا تو عمران نے آڈرے کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔ اور آڈرے نے آگے بڑھ کر دروازے کی سائیڈ میں موجود سوئچ بورڈ کے نیچے موجود بٹن کو پریس کرنا شروع کر دیا ——— صفدر، عامر اور دوسرے ساتھیوں نے اپنے اپنے ریوالور سنبھال لئے۔ بٹن پریس کر کے آڈرے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے کنڈی ہٹا کر دروازہ کھول دیا ——— دروازے کی دوسری طرف کوئی نہ تھا۔ آڈرے دونوں ہاتھ اٹھائے اور آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک اس کے سر کے اوپر سے کوئی چیز اڑتی ہوئی آئی اور کمرے کے عین درمیان میں گر کر ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گئی ——— یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ پورا کمرہ بری طرح لرز اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود تمام افراد

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

بے اختیار منہ کے بل فرش پر گرتے چلے گئے۔ ان سب کے جسم یوں ٹیڑھے میڑھے ہو رہے تھے جیسے کوئی طاقت در دیوان کے گلے پوری قوت سے دبا رہا ہو ——— دھماکے سے پھٹنے والے بم میں سے ایسی ریز نکلی تھیں جو نظر تو نہ آتی تھیں لیکن انتہائی باقوت تھیں۔ دروازے کی دہلیز میں موجود آڈرسے کا بھی یہی حشر ہوا تھا اور وہ بھی منہ کے بل دروازے کے سامنے ہی گرا تھا۔ بمشکل چند لمحے تڑپنے کے بعد ان سب کے جسم سیدھے ہوتے گئے

رابرٹ بڑے فاتحانہ انداز میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے سامنے بینچوں پر عمران سمیت سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز لوہے کے کلپوں سے بندھے ہوئے پڑے تھے ——— جب کہ آڈرسے کا جسم ایک ستون کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ عمران سمیت سب لوگ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کمرے میں رابرٹ کے علاوہ دو مسلح افراد موجود تھے ——— جن کے پاس جدید قسم کی مشین گنیں تھیں۔ جب کہ ایک آدمی ہاتھ میں ایک بوتل اٹھائے اس میں سے دو دو قطرے عمران اور اس کے ساتھیوں کے نتھنوں میں ڈال رہا تھا ——— سب کے نتھنوں میں دوا کے قطرے ڈال کر وہ بھی دروازے سے باہر چلا گیا۔ اور اس کے جانے کے چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ دوبارہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"بات ہوئی انتھونی" ——— رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"مادام نے کہا ہے کہ وہ خود آ رہی ہیں۔ ان کے آنے تک انہیں ہوش میں نہ لایا جائے" ـــــ آنے والے نے کہا۔

"کیوں ـــــ یہ ہوش میں آ کر کیا بگاڑ لیں گے۔ مادام تو خواہ مخواہ ان سے خوف زدہ ہیں۔ تم جا کر مادام کا استقبال کرو اور انہیں یہاں لے آؤ" ـــــ رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور پھر چند لمحوں کے وقفوں سے سب نے آنکھیں کھول دیں۔

"آڈرے ـــــ تمہیں ہوش آ گیا۔ سنو۔ صرف تم ہی عقلمند نہیں ہو۔ جب تم نے آڈیو نظام کی بات کی تھی تو مجھے اس کا خیال آ گیا تھا اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ جس نظام کو تم یک طرفہ سمجھ رہے تھے وہ ڈبل نظام ہے ـــــ چنانچہ میں نے تمہاری ساری منصوبہ بندی چیک کر لی تھی۔ اس لئے اب دیکھو تمہاری کیا حالت ہے۔ اور ابھی مادام خود آ رہی ہیں۔ اس کے بعد میں اپنے ہاتھوں سے بوٹیاں اڑا دوں گا" ـــــ رابرٹ نے آڈرے کے ہوش میں آتے ہی کہا۔

"مسٹر رابرٹ ـــــ آڈرے نے یہاں آنے سے پہلے مجھے بتایا تھا کہ زیرو پوائنٹ کا رابرٹ انتہائی بہادر آدمی ہے۔ لیکن تم تو اس قدر بزدل واقع ہوئے ہو کہ شاید چوہے بھی تمہارے مقابلے میں اپنی بہادری پہ فخر کریں گے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ـــــ زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ میں

اسے حلق سے کھینچ لوں گا" ـــــ رابرٹ نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"شاید یہی کام تمہیں آتا ہے۔ اس لئے تم نے مجھ جیسے زخمی آدمی کو بھی لوہے کے کلپوں سے باندھ رکھا ہے۔ پتہ نہیں دنیا میں بہادری نام کی چیز کہاں غائب ہو گئی ہے" ـــــ عمران جان بوجھ کر اسے غصہ دلا رہا تھا۔

"اوہ ـــــ تو تم سمجھ رہے ہو کہ میں تم لوگوں سے خوف زدہ ہوں۔ اس لئے تمہیں باندھ رکھا ہے۔ یہ بات نہیں۔ تم آزاد ہو کر بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ تو صرف مادام کی ہدایت پر ایسا کیا ہے" رابرٹ نے کہا۔

"چھوڑو رابرٹ۔ اب اپنی بزدلی کے لئے مادام کا سہارا لینے کی کوشش نہ کرو۔ تم نہ صرف بزدل ہو بلکہ کمینے بھی ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ تمہاری یہ جرأت۔ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا" رابرٹ اس بار واقعی بری طرح کھول اٹھا۔ اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کو قتل ہی کر ڈالے گا۔

"مادام کے سامنے اپنی بہادری کا مظاہرہ کرنا تاکہ اسے بھی پتہ چل سکے کہ اس کے آدمی بندھے ہوئے زخمیوں پر ہی تشدد کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

اور رابرٹ یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

طرح سرخ ہو رہا تھا۔

"اسے کھول دو۔ میں مادام کے آنے سے پہلے اس کی ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑنا چاہتا ہوں"۔۔۔ رابرٹ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کی بنچ کے نیچے ہاتھ ڈالا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی لوہے کے کلپ غائب ہو گئے۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ سورما صاحب۔۔۔ میں دیکھتا ہوں تم میں کتنی جان ہے"۔۔۔ رابرٹ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی بزدل ہو رابرٹ۔۔۔ ایک زخمی کو للکار رہے ہو"۔ اسی لمحے ستون سے بندھے ہوئے آڈرے نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور رابرٹ اسے جواب دینے کے لئے تیزی سے گھوما ہی تھا کہ یک لخت عمران جو اب اٹھ کر بنچ پر اس طرح بیٹھ چکا تھا۔ کہ اس کے پیر نیچے زمین کو ٹچ کر رہے تھے نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور گھومتا ہوا رابرٹ یک لخت اچھل کر عمران کے سینے سے ایسے جا لگا جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے۔۔۔ عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد جم گیا۔ رابرٹ نے یک لخت جھٹکا دے کر عمران کو اپنے سر کے اوپر سے اچھالنا چاہا۔

"ابھی تم بچے ہو رابرٹ۔۔۔ یہ ٹھیک ہے میں زخمی ہوں لیکن

تم جیسی چیونٹیوں کو اب بھی مسل سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے اس کی گردن کے گرد جمے ہوئے بازو کو ایک زوردار جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

اور رابرٹ کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔

"سب ہتھیار پھینک دو۔ ورنہ میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔ کہو رابرٹ انہیں کہو"۔۔۔ عمران نے مسلسل دو تین جھٹکے دیتے ہوئے کہا۔

"پھ۔۔۔ پھینک۔۔۔ پھینک دو"۔۔۔ رابرٹ نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ اور مسلح افراد نے یک لخت ہتھیار پھینک دیئے۔

عمران ان کے ہتھیار پھینکتے ہی ایک جھٹکے سے بنچ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور رابرٹ نے ایک بار پھر اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران نے اسے ایک زوردار جھٹکا دیا اور رابرٹ کا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔

"اب اگر حرکت کی تو گردن توڑ دوں گا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ رابرٹ کو گھسیٹتا ہوا ساتھ والی بنچ جس پر صفدر پڑا ہوا تھا۔ پہنچ گیا۔ اس نے یک لخت رابرٹ کی گردن پر دباؤ بڑھا کر اس کی کمر کے گرد ہاتھ علیحدہ کیا۔۔۔ اور بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بنچ کے نیچے ڈال کر ایک ہک کھینچ لیا۔ اور دوسرے لمحے ہک غائب ہو گئے۔ اور صفدر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ صفدر کے کھڑے ہوتے ہی عمران نے یک لخت رابرٹ کو زوردار دھکا دے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کہ ان دو افراد پر اچھال دیا جنہوں نے ہتھیار نیچے پھینکے تھے۔ چونکہ ہتھیار ان کے سامنے پڑے ہوئے تھے اس لئے عمران کو خطرہ تھا کہ کہیں وہ اچانک ہتھیار نہ اٹھا لیں ۔۔۔ رابرٹ ان سے ٹکرا کر انہیں ساتھ لیتا ہوا جیسے ہی نیچے گرا۔ عمران اور صفدر دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گنوں پر قبضہ کیا اور دوسرے لمحے صفدر نے ٹریگر دبا دیا ۔۔۔ ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز کمرے میں ابھری اور رابرٹ سمیت دونوں افراد جو اب اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے گولیوں کا شکار ہو کر دوبارہ فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

"تم دروازے کی سائیڈ میں ٹھہرو۔ میں باقی افراد کو کھولتا ہوں" عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کے سینے سے پھر خون بہہ رہا ہے۔ آپ بیٹھ جائیں" صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کے سینے پر موجود بینڈیج واقعی خون آلود نظر آنے لگ گئی تھی۔ شاید رابرٹ کے ساتھ دھکم پیل اور اُسے جھٹکے دینے کی وجہ سے زخم کا منہ کھل گیا تھا۔

"تم میری فکر نہ کرو۔ جلدی کرو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور صفدر کے دروازے کی طرف بڑھتے ہی اس نے جلدی سے سب کو کلپوں کی گرفت سے آزاد کرنا شروع کر دیا۔

"عمران صاحب۔ فوراً کنٹرول روم سنبھال لیجئے۔ اب وقت ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے" ۔۔۔ آڈلے نے آزاد ہوتے ہی کہا۔

"کنٹرول روم ۔۔۔ کیا کنٹرول روم" ۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"زیرو پوائنٹ کا کنٹرول روم یہاں سے قریب ہی ہے۔ آئیے میرے ساتھ۔ اس پر قبضہ کرنے کے بعد ہم خاصے محفوظ ہو جائیں گے" آڈلے نے کہا۔ اور تیزی سے پچھلی سائیڈ پر موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب بھی آڈلے کے پیچھے اسی دروازے کی طرف بڑھنے لگے ۔۔۔ عمران بھی سینے پر ہاتھ رکھے آڈلے کے پیچھے تھا۔ لیکن اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ بالکل نہ تھی۔

دروازہ کھول کر آڈلے ایک تنگ لیکن خاصے طویل راستے سے انہیں گزار کر ایک بڑے کمرے میں لے آیا۔ اس کمرے میں ہر طرف مشینیں نصب تھیں جو سب مسلسل کام کر رہی تھیں ۔۔۔ لیکن وہ سب آٹومیٹک تھیں وہاں کوئی آپریٹر موجود نہ تھا۔ ایک سائیڈ پر ایک لمبی میز اور اس کے اوپر کنٹرولنگ مشین تھی۔ میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی تھی۔

"یہ کنٹرولنگ روم ہے" ۔۔۔ آڈلے نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا تیزی سے کنٹرولنگ مشین کی طرف لپکا۔ لیکن میز کے قریب پہنچتے ہی وہ یکلخت ٹھٹھک گیا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا ۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر جلدی سے میز کے کنارے کو پکڑنا چاہا۔ لیکن اس کا ہاتھ خلا میں تیر گیا اور دوسرے لمحے وہ توازن خراب ہونے کی وجہ سے منہ کے بل فرش پر

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ڈھیر ہوتا گیا۔ اُسی لمحے کمرے میں لیڈی ایشلے کے قہقہے گونجنے لگے۔ عمران ـــ نیچے گرنے کے باوجود سر کو جھٹک جھٹک کر ذہن اور آنکھوں کے سامنے چھانے والے اندھیرے کو جھٹکنے کی کوشش کرتا رہا لیکن اندھیرے مسلسل اور لگاتار یلغار کرتے چلے آ رہے تھے ـــ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی قیامت خیز طوفان میں پھنس گیا ہو۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ اور پھر اس کا جسم جیسے یک لخت خلا میں تیرتا ہوا بھاری چٹان کی طرح نیچے گرتا چلا گیا۔

بیڈ کے قریب پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی لیڈی ایشلے نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــ لیڈی ایشلے کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

"فرینکلن بول رہا ہوں مادام" ـــ فرینکلن کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ خاصا پُرجوش تھا۔

"کیا رپورٹ ہے زیرو پوائنٹ سے" ـــ مادام نے چونک کر پوچھا۔

"مادام ـــ رابرٹ کے آدمی نے رپورٹ دی ہے کہ رابرٹ نے ایفا گیس بم کی مدد سے آڈرے سمیت سب کو بے ہوش کر کے پنجوں پر کلپ کر لیا ہے۔ اور اس وقت اس کے مین ہال میں بے بس پڑے ہوئے ہیں" ـــ فرینکلن نے کہا۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔ ویسے میں نے تو کہا تھا کہ وہ انہیں دیکھتے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہی گولیوں سے اڑا دیئے۔ لیکن بہرحال ٹھیک ہے بے ہوش آدمی بھی مردہ کے ہی برابر ہوتا ہے۔ ہاں وہ عمران کے متعلق کیا رپورٹ دی ہے اس نے۔ وہ عمران جو زخمی تھا" ۔۔۔ مادام نے کہا۔

"یس مادام ۔۔۔ زخمی زندہ ہے۔ اس کے ساتھیوں نے اس کا آپریشن کر کے گولی نکال لی ہے۔ وہ بھی زخمی حالت میں بے ہوش پڑا ہے" ۔۔۔ فرینکلن نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ عمران زندہ ہے۔ ایلگم پسٹل کی گولی سینے میں کھا کر بھی زندہ ہے۔ اور آپریشن۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسے حالات میں اور آپریشن" ۔۔۔ مادام عمران کے زندہ ہونے کا سن کر بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔

"یس مادام ۔۔۔ رابرٹ کے آدمی انتھونی نے رپورٹ دی ہے کہ آڈرے ان لوگوں کو لے کر ایک مخصوص کمرے ایون تھرٹی میں لے گیا۔ اور وہاں پہنچ کر وہ قلعہ بند ہو گئے ۔۔۔ وہاں ایمرجنسی میڈیکل باکس موجود تھا۔ جس کی مدد سے انہوں نے عمران کا آپریشن کیا۔ ایون تھرٹی کو باہر سے کنٹرول نہیں کیا جا سکتا اس لئے رابرٹ نے بڑی مشکل سے اس سسٹم کو کھلوایا اور پھر خود اندر جانے کی بجائے اس نے ایلفا بم اندر پھینکوایا اس طرح وہ سب بے ہوش ہو گئے" فرینکلن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ حیرت ہے ۔۔۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اگر عمران زندہ ہے، تو پھر میں خود زیرو پوائنٹ جا کر اس کے سینے میں مشین گن کی گولیاں اتار دوں گی۔ ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ تمہیں وہاں بھیج کر ان سب کو قتل

کرا دیتی۔ لیکن اب میرا وہاں جانا ضروری ہے" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ۔۔۔ میں رابرٹ کے آدمی کو پیغام دے دیتا ہوں کہ آپ زیرو پوائنٹ پر تشریف لا رہی ہیں" ۔۔۔ فرینکلن نے کہا۔

"او کے" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

رسیور رکھ کر وہ کچھ دیر بیٹھی سوچتی رہی۔ گو اُسے رپورٹ مل گئی تھی کہ عمران بے ہوش ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اب لاشعوری طور پر عمران سے خوف زدہ ہو چکی تھی ۔۔۔ اُسے مکمل یقین تھا کہ ایلگم فائر کے بعد عمران کا زندہ بچ جانا ناممکنات میں سے ہے۔ لیکن اس کے باوجود عمران کے زندہ ہونے کی رپورٹ سن کر وہ واقعی حواس باختہ سی ہو گئی تھی۔ اب عمران اس کے اعصاب پر سوار ہو گیا تھا۔

"یہ شخص نہیں مر سکتا۔ ہنری ٹھیک کہتا ہے" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے ساجان سنٹر سے باہر نہیں جانا چاہئے۔ کسی صورت بھی" اس نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور پھر کمرے سے نکل کر وہ لفٹ میں سوار ہوئی اور چند لمحوں بعد وہ مین کنٹرول روم میں بیٹھ گئی۔

"فرینکلن ۔۔۔ فوراً سپیشل لنکنگ سسٹم کو آن کر دو۔ میں یہاں بیٹھ کر رابرٹ کو ہدایات دوں گی۔ اور یہیں بیٹھ کر عمران کو مرتے دیکھوں گی۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کی لاش بھی ساجان سنٹر میں نہیں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

آنے دو ان کی ریجانے کس وقت اس کی لاش بھی زندہ ہو جائے" لیڈی ایشلے نے کہا۔

اور فرینکلن نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے اپنے سامنے رکھی مشین کے بٹن دبانے اور کسی کو ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔

چند لمحوں بعد کمرے کے سامنے والی دیوار کے اوپر ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اس میں جھماکے سے ہوئے اور اس کے بعد ایک منظر ابھر آیا ——— دوسرے لمحے مادام تو مادام فرینکلن بھی بُری طرح اچھل پڑا۔ کیونکہ سکرین پر نظر آنے والا منظر واقعی انتہائی حیرت ناک تھا۔ عمران نے رابرٹ کو گلے سے پکڑا ہوا تھا۔ اور اس کے دو آدمی ہتھیار پھینک رہے تھے ——— پھر دیکھتے ہی دیکھتے سچویشن بدل گئی۔ عمران نے اپنے ایک ساتھی کو آزاد کرا لیا اور اس کے بعد عمران نے رابرٹ کو ان دونوں آدمیوں پر دھکیل دیا۔ اور خود مشین گنوں پر قبضہ کر لیا ——— اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھی کی مشین گن نے شعلے اگلے اور رابرٹ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے جسم چھلنی ہو گئے۔

"اوہ ——— ویری بیڈ ——— ویری بیڈ ——— یہ آخر کیا بلا ہے اس قدر زخمی ہونے کے باوجود" ——— مادام نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ویسے سب کچھ انتہائی حیرت انگیز ہے مادام" ——— فرینکلن نے بھی شدید اضطراری لہجے میں کہا۔

"فرینکلن ——— آواز لنک کرو جلدی" ——— یک لخت مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

اور فرینکلن نے جلدی جلدی مشین میں ہدایت دی اور چند لمحوں بعد عمران

کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔ پھر انہوں نے آڈرے کو کہتے سنا کہ کنٹرول روم پر قبضہ کیا جائے اور عمران اور اس کے ساتھی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"فرینکلن ——— آپریٹر سے میری بات کراؤ۔ جلدی۔ اب بھی وقت ہے۔ ہم ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں" ——— میں کنٹرول روم کے الفاظ سنتے ہی مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

اور فرینکلن نے جلدی سے مشین کے دو بٹن دبائے اور مشین سے منسلک کچھے دار تار کے سرے پر موجود مائیک مادام کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو آپریٹر سپیشل لنکنگ سسٹم لیڈی ایشلے سپیکنگ" مادام نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ——— آپریٹر کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سنو ——— فور نمبر آپریشن کو لنک کر دو۔ فوراً۔ جلدی۔ ایک لمحے میں جلدی" ——— مادام نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیا۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔

مادام کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑتا جا رہا تھا۔ اور اس نے اتنے زور سے دانت نچلے ہونٹ پر جما رکھے تھے کہ ہونٹ سے خون رسنے لگا تھا ——— اس کی نظریں دیوار پر روشن سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی ایک تنگ سے راستے میں دوڑتے چلے جا رہے تھے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"مادام ـــــ فور نمبر آپریشن لنک ہو گیا ہے" ـــــ اُسی لمحے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"اب تیار ہو جاؤ۔ جیسے ہی میں فائر کہوں تم نے اسے آن کر دینا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مین کنٹرول روم کے فرش کو ہٹانے والا بٹن بھی آن کر دینا" ـــــ مادام نے چیخ کر کہا۔

"یس میڈم" ـــــ آپریٹر نے جواب دیا۔

اور مادام کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک اس تنگ راستے سے گزر رہے تھے۔ اور پھر ایک دروازہ کھول کر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو گئے ـــــ یہاں آٹومیٹک مشینیں نصب تھیں۔ مادام کے لب پھڑکنے لگے لیکن اس میں سے آواز نہ نکلی۔ لیکن جیسے ہی عمران اور اس کے سارے ساتھی کنٹرول روم میں داخل ہو گئے اور عمران کنٹرولنگ مشین کی طرف بڑھنے لگا۔

"فائر" ـــــ اچانک مادام نے چیخ کر کہا۔ اور ابھی اس کی آواز کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ اس نے عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو یک لخت لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا۔ وہ سب اس طرح لڑکھڑانے لگے تھے جیسے انہیں یک لخت نظر آنا بند ہو گیا ہو ـــــ اور پھر عمران ہاتھ آگے بڑھاتا ہوا نیچے فرش پر گرا۔ اس کے باقی ساتھیوں کا بھی یہی حشر ہوا۔

چند لمحوں بعد ہی زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کنٹرولنگ روم کا فرش یک لخت دو حصوں میں

بٹ کر نیچے لٹک گیا۔ جب کہ فرش کا وہ حصہ جس پر میز اور کرسی موجود تھی یک لخت اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ یک لخت فرش ہٹتے ہی عمران اور اس کے ساتھی جو فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے پلک جھپکنے میں غائب ہو گئے۔

"وہ مارا ـــــ وہ مارا ـــــ اب یہ نہیں بچ سکتے۔ کسی صورت نہیں بچ سکتے" ـــــ مادام نے انہیں نیچے گرتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور اس نے مائیک کو واپس فرینکلن کی طرف بڑھا دیا۔

اُسی لمحے فرش دوبارہ قائم ہو گیا۔ اور اوپر کو اٹھی ہوئی میز اور کرسی بھی نیچے اپنی جگہ پہنچ گئی۔ کنٹرولنگ روم ویسے ہی تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی البتہ غائب ہو چکے تھے۔

"مادام۔ یہ لوگ کہاں گرے ہیں" ـــــ فرینکلن نے پوچھا۔

"تمہیں نہیں معلوم ـــــ ہاں تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ سب سپیشل سسٹم ہے۔ اس مین کنٹرولنگ روم کے نیچے ایک گہری کھائی ہے۔ جیسے ہی یہ لوگ نیچے گرے ہوں گے۔ اس کھائی میں موجود مشین ان کے دباؤ کی وجہ سے حرکت میں آ گئی ہو گی۔ اور وہ ان کے بے ہوش جسموں کو آٹومیٹک ریلنگ کے ذریعے بارود مکسنگ پلانٹ میں پہنچا دے گی جہاں بھاری مشینیں ان کے جسموں کو پیس کر بارود میں شامل کر دیں گی اور اس کے بعد ہمیشہ کے لئے ان کا وجود ختم ہو جائے گا۔ ہمیشہ کے لئے" ـــــ مادام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام ہمیں یہ تو چیک کرنا ہی چاہئے کہ کیا وہ مشین واقعی حرکت

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"میں آگئی ہے یا نہیں" ۔۔۔ فرینکلن نے کہا

"اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ اسے بھی چیک کیا جا سکتا ہے ۔ تم فوراً زیرو پوائنٹ کے کنٹرول روم میں پہنچو اور وہاں جا کر نمبر فور مشین کو آن کر دو ۔ اگر اس مشین کے ڈائل پر سرخ سوئی ایک ہندسہ آگے بڑھ جائے تو سمجھو کہ ریلنگ مشین نے کام کیا ہے ۔۔۔ اور اگر وہ ایک ہندسے پر ہی رہے تو پھر اس کا مطلب ہو گا کہ مشین نے کام نہیں کیا ۔ پھر یہ لوگ لازماً کھائی میں ہی بے ہوش پڑے ہوں گے پھر ان کا اور انتظام کرنا پڑے گا ۔۔۔ جاؤ ۔ فوراً ۔ میں یہاں بیٹھ کر تمہیں چیک کر دوں گی ۔ جلدی فوراً جاؤ" ۔۔۔ مادام نے کہا ۔ اور فرینکلن سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف تقریباً دوڑ پڑا ۔

"مشین نے لازماً کام کیا ہو گا ۔ لازماً کیا ہو گا ۔ اور اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم باریک ذروں کی صورت میں بارود میں شامل ہو چکے ہوں گے ۔۔۔ بارود کے ڈھیر ہی ان جیسے شیطانوں کی قبریں بننی چاہئیں تھیں" ۔۔۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں ۔

اور تھوڑی دیر بعد اسے فرینکلن مین کنٹرول روم میں داخل ہوتا نظر آیا ۔ وہ سیدھا چار نمبر مشین کی طرف بڑھا جو دائیں کونے میں موجود تھی ۔۔۔ مادام نے سانس روک لیا ۔ اس کا دل بُری طرح دھڑک رہا تھا ۔ اتنی تیزی سے جیسے ابھی اچھل کر حلق سے باہر آ جائے گا ۔ مادام نتیجہ سننے کے لئے واقعی بُری طرح بے چین تھی ۔ فرینکلن نے مشین آن کر دی تھی ۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا ۔

"مادام ۔۔۔ آپ میری آواز سن رہی ہیں ۔ سوئی حرکت کر کے دو کے ہندسے پر پہنچ گئی ہے" ۔۔۔ فرینکلن نے کہا ۔ اور فرینکلن کا یہ فقرہ جیسے مادام کے کانوں میں رس گھول گیا ۔

"ہرا ۔۔۔ آخری فتح بہرحال پاورلینڈ کی ہی ہوئی" ۔۔۔ مادام نے کہا اور ایک بار پھر اٹھ کر ناچنا شروع کر دیا ۔ اس کا چہرہ اس طرح کھلا پڑ رہا تھا ۔ جیسے اس نے پوری دنیا کو فتح کر لیا ہو ۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ایک زوردار دھماکے سے عمران کا جسم نیچے بھربھری سی جگہ پر گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے سینے میں درد کی اتنی شدید اور تیز لہر اٹھی کہ اس کا اندھیروں میں ڈوبا ہوا ذہن درد کی اس تیز لہر کی وجہ سے یک لخت جاگ اٹھا ـــــ عمران کا ذہن جیسے ہی جاگا اسے دوسرے افراد کے گرنے کا بھی احساس ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کا جسم حرکت میں آ گیا ہو۔ عمران چند لمحے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا رہا ـــــ کیونکہ گھپ اندھیرے میں اسے کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن پھر جلد ہی اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہو گئیں اور اسے دھندلا دھندلا منظر نظر آنے لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم کی مسلسل حرکت کا جواز بھی سمجھ آ گیا ـــــ اس کا جسم اس طرح ایک طرف بڑھ رہا تھا جیسے وہ کسی ریلنگ نما پٹی پر پڑا ہوا ہو۔ اور یہ ریلنگ نما پٹی اس کے جسم کو اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھ رہی ہو۔

عمران کی ناک میں ناگوار سی بو ٹکرانے لگی تھی۔ اور جیسے جیسے اس کا جسم آگے بڑھتا جا رہا تھا یہ بو تیز ہوتی جا رہی تھی۔ عمران کے سینے میں اب بھی درد کی شدید ترین لہریں مسلسل دوڑ رہی تھیں ـــــ اور کبھی کبھی اسے یوں محسوس ہوتا جیسے اس کا سانس رک رہا ہو۔ لیکن اس ناگوار بو کے تیز احساس نے اس کے ذہن کی تمام حسیات یک لخت بیدار کر دی تھیں ـــــ وہ اس بو کو پہچان گیا تھا۔ یہ بارود کی مخصوص بو تھی۔ اور اسی طرف سے آ رہی تھی جدھر اس کا جسم جا رہا تھا۔ اور اب اسے مشینوں کے چلنے کی آوازیں بھی سنائی دینے لگ گئی تھیں۔ اور پھر یک لخت اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا ـــــ اور محاورتاً نہیں بلکہ واقعی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ مشین بارود بنانے والی مشین ہے۔ اور جس جگہ یہ ریلنگ جا رہی ہے وہاں لازماً بارود کو باریک کیا جا رہا ہے ـــــ اب وہ سارا کھیل سمجھ گیا تھا کہ انہیں بے ہوش کر کے اس جگہ پھینکا جا رہا ہے جہاں بارود والی مشینیں موجود ہیں۔ اور جیسے ہی ان کے جسم ان مشینوں میں پہنچیں گے ان کے جسم بھی ریزہ ریزہ ہو کر بارود کے ڈھیر میں مل جائیں گے ـــــ اور اگر وہ ایک بار بھی ان بھاری مشینوں کے آہنی چکر میں پھنس گئے تو پھر ان کی عبرت ناک موت ایک لازمی امر بن جاتی تھی۔ عمران کے باقی تمام ساتھی اسی ریلنگ میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے ـــــ انہیں قطعاً اس بات کا احساس نہ تھا کہ وہ یقینی اور خوفناک موت کی طرف تیزی سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ عمران اس بات کا احساس ہوتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

گیا۔ ریلنگ ایک تنگ سی سرنگ میں چل رہی تھی اور یہ اتنی چوڑی تھی جتنی یہ سرنگ ۔۔۔ اس لئے اس سے نیچے بھی نہ اترا جا سکتا تھا۔ بارود کی ناگوار بو اب بے حد تیز ہو گئی تھی اور مشینوں کی آوازیں بھی نمایاں ہو گئی تھیں اس لئے عمران سمجھ گیا کہ ان کی بارودی قبر اب نزدیک آ گئی ہے ۔۔۔ اس لئے اگر فوری طور پر اس سے بچنے کی کوئی کوشش نہ کی گئی تو پھر بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔ لیکن صورتحال کچھ ایسی تھی کہ یہاں سے بچ نکلنے کی کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔ ذاتی طور پر تو ایک تجویز اس کے ذہن میں تھی کہ وہ اسی ریلنگ پر واپس چل پڑتا ۔۔۔ اس طرح وہ بارودی قبر سے دور ہو جاتا لیکن اس کے پانچ ساتھی جو بے ہوش پڑے تھے انہیں ساتھ کس طرح لے جاتا اور پھر سینے کا درد بھی لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اور اب تک اسے برداشت بھی عمران اپنی بے پناہ قوت ارادی کی وجہ سے ہی کر رہا تھا ۔۔۔ ورنہ شاید کوئی اور آدمی ہوتا تو اس قدر خوف ناک درد کو مشکل ہی برداشت کر سکتا۔ اب موت کی طرف چلتی ہوئی ریلنگ پر بیٹھا عمران کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا تھا جس سے وہ اور اس کے ساتھی اس خوف ناک موت سے بچ نکلیں ۔۔۔ لیکن کوئی تدبیر اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ موت کی طرف بڑھنے والی ریلنگ مسلسل حرکت میں تھی۔ اور پھر عمران بوکھلا کر اٹھنے لگا لیکن اس کا سر سرنگ کی نیچی چھت سے ٹکرایا اور وہ دھم سے ایک بار پھر نیچے بیٹھ گیا ۔۔۔ اس کی بوکھلاہٹ کی وجہ وہ دہانہ تھا جس کے بعد بارود والی مشینیں موجود تھیں۔ اس دہانے پر گہرا دھواں چھایا ہوا تھا۔

دہانہ آہستہ آہستہ نزدیک آتا جا رہا تھا۔ اب بارود کی بو واقعی ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ عمران نے ایک نظر غور سے اس دہانے کو دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی ۔۔۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ گو یہ ترکیب اس قدر خوف ناک تھی۔ کہ اگر ذرا سی بھی چوک ہو جاتی تو پھر کم از کم اس کی اپنی موت یقینی تھی ۔۔۔ اور ایسی حالت میں جب کہ اس کا زخم بے پناہ درد کر رہا تھا۔ اس تجویز پر عمل کرنا ہی تقریباً ناممکن تھا۔ لیکن عمران کی فطرت ہی ایسی تھی کہ وہ جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا تو پھر وہ اس پر ڈٹ جاتا تھا ۔۔۔ وہ سب سے آگے تھا اور باقی ساتھی پیچھے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے دونوں ہاتھ اوپر کئے اور سرنگ کی چھت سے ہاتھ رگڑتا ہوا آگے دہانے کی طرف بڑھتا گیا۔ یہ دہانہ کچھ زیادہ چوڑا نہ تھا۔ شاید اس ریلنگ کے ذریعے چھوٹی چھوٹی چیزیں اس میں پھینکی جاتی تھیں ۔۔۔ اور دہانے کی اس تنگی کو دیکھ کر ہی یہ تجویز اس کے ذہن میں آئی تھی۔

ریلنگ آہستہ آہستہ موت کے اس دہانے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اور پھر جیسے ہی عمران کا جسم دہانے کے قریب پہنچا۔ عمران اٹھ کر مڑا ۔۔۔ اور اپنے دونوں بازو پھیلا کر سائیڈوں پر جمائے اور اپنی پشت سرنگ کی چھت سے جما دی۔ اب وہ اس تنگ سرنگ میں رکوع کے بل کھڑا ہوا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں البتہ ریلنگ کے فرش سے ٹکرا رہی تھیں ۔۔۔ اس کی پشت اب دہانے کی طرف ہو گئی تھی۔ اس حالت میں کھڑا ہونے کی وجہ سے اس کے سینے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کا درد کئی گنا بڑھ گیا تھا لیکن وہ مسلسل اسے برداشت کر رہا تھا۔ ریلنگ مسلسل چل رہی تھی وہ دہانے کے بالکل قریب پہنچ کر نیچے غائب ہو جاتی ـــــ شاید وہ نیچے سے ہو کر واپس نکتہ آغاز تک پہنچ رہی تھی۔ جب کہ عمران دہانے میں جما کھڑا تھا اور پھر صفدر کا جسم اس کی دونوں ٹانگوں سے ٹکرایا اور عمران نے اپنی دونوں ٹانگیں یک لخت اکڑا لیں ـــــ اس کے جسم پر بے پناہ دباؤ پڑا۔ اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور اپنی پوری قوت ارادی سے اس بے پناہ دباؤ کا مقابلہ کرنے لگا۔ صفدر کا جسم اس کی اکڑی ہوئی ٹانگوں کے ساتھ رک گیا۔ اور ریلنگ اس کے نیچے سے چلتی رہی۔ پھر کیپٹن شکیل کا جسم بھی صفدر کے ساتھ آکر جڑ گیا۔ اور دباؤ اور زیادہ بڑھ گیا۔ عمران کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کے پیر اکھڑ جائیں گے اور وہ خود بھی اپنے ساتھیوں سمیت اچھل کر دہانے میں جا گرے گا ـــــ لیکن وہ اپنی ناقابل شکست قوت ارادی کی بنا پر اس خوف ناک دباؤ کا ابھی تک کامیابی سے مقابلہ کر رہا تھا۔ پھر یکے بعد دیگرے دوسرے ساتھیوں کے جسم بھی پہلے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوتے چلے گئے ـــــ اور ان سب کو دہانے میں گرنے سے روکنے کے لئے صرف عمران کی دو ٹانگیں تھیں جنہیں اس نے پوری قوت سے اکڑایا ہوا تھا۔ اس کے پورے جسم پر ناقابل بیان دباؤ پڑ رہا تھا ـــــ ریلنگ مسلسل چل رہی تھی۔ اس لئے دباؤ مسلسل بڑھتا جا رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ عمران کے سینے کے درد میں بھی مسلسل اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اور اب اسے یوں محسوس ہونے

لگا تھا۔ جیسے اسے باقی ساری زندگی اسی حالت میں گزارنی پڑے گی۔ وہ نہ ہی ریلنگ کو چلنے سے روک سکتا تھا اور نہ خود حرکت کر سکتا تھا کیونکہ اس کی ذرا سی حرکت یا کمزوری کا لازمی نتیجہ یہی نکل سکتا تھا کہ وہ خود بھی اور اس کے باقی ساتھی بھی بارود کی قبر میں دفن ہو جاتے ـــــ یہ لمحات شاید اس کی زندگی کے واقعی سب سے کٹھن لمحات تھے۔ اس نے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو دہانے میں گرنے سے وقتی طور پر تو روک لیا تھا لیکن کب تک ـــــ وہ کب تک ایسی حالت میں رہ سکتا تھا۔ اور اب تو اس کے ذہن کو بھی جھٹکے لگنے لگ گئے تھے۔ گو وہ ان جھٹکوں سے مسلسل لڑ رہا تھا لیکن جھٹکے لمحہ بہ لمحہ بڑھتے جا رہے تھے۔ اس کی قوت ارادی شاید اپنی انتہا پر پہنچ کر اب کمزور ہونے لگ گئی تھی ـــــ وہ بھی آخر انسان تھا۔ لیکن اس کی فطرت ایسی تھی کہ وہ زندگی کے آخری لمحے تک جدوجہد کرنے کا قائل تھا۔ اس لئے وہ مسلسل یہ خوف ناک جنگ لڑ رہا تھا ـــــ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بقا کی خوف ناک جنگ۔ لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ ہمیشہ ایسی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ اور نجانے کون سا لمحہ اس پر چھا جائے اور پھر سب کچھ ختم ہو جائے۔ ریلنگ مسلسل چل رہی تھی ـــــ اور اس کی پشت پر مشینوں کی خوف ناک آوازیں مسلسل گونج رہی تھیں۔ بارود کا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ کہ اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ اس بار یہ جھماکا ریلنگ کے جھٹکے کا ہوا تھا۔ ایسا جھٹکا جیسے ریلنگ رک رہی ہو ـــــ اور پھر واقعی چند لمحوں بعد ریلنگ رک گئی اور اس کے پیر ریلنگ کے فرش پر جم گئے۔ پہلے تو چند لمحے اسے ریلنگ کے رکنے کا یقین ہی نہ آیا۔ اس نے یہی سمجھا کہ یہ اس کے ذہن

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کی خود فریبی ہے۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ اُسے یقین آتا گیا کہ یہ ذہنی خود فریبی نہیں ہے بلکہ واقعی رینگنگ رک چکی ہے۔ تو اس نے اپنے جسم کا دباؤ ذرا کم کیا ۔۔۔ اور دوسرے لمحے وہ دھڑام سے اپنے ساتھیوں کے اوپر گر گیا ۔ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح ۔ اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا ۔ وہ چند لمحے گرا رہا پھر اس نے ساتھیوں کے جسم پر رینگ کر آگے کی طرف کھسکنا شروع کر دیا ۔۔۔ اس کی دونوں ٹانگیں اب تک اکڑی ہوئی تھیں ۔ اور اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اب یہ ہمیشہ ہی اکڑی رہیں گی ۔ ان میں کبھی خم نہ آئے گا ۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ ان کو سمیٹتا رہا ۔۔۔ اور جب ساتھیوں کے جسموں کے اوپر سے کسی سانپ کی طرح رینگ کر دوسری طرف پلٹا تو اس نے بڑی مشکل سے دونوں ٹانگوں کو خمیدہ کر کے سمیٹا اور اس کے چہرے پر فتح کی لازوال مسکراہٹ رینگ گئی ۔۔۔ اس نے واقعی موت کو شکست دے دی تھی ۔ ایک بار پھر موت اس کی بے پناہ قوت ارادی اور قوت فیصلہ کے سامنے ہتھیار ڈال گئی تھی ۔

چند لمحے سانس برابر کرنے کے بعد عمران اور پیچھے ہٹا ۔ اور پھر اس نے سب سے پہلے پڑے ہوئے ٹائیگر کو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف واپس گھسیٹا ۔۔۔ وہ اُسے اس طرح گھسیٹتا ہوا کافی دور لے آیا ۔ اور اس کے بعد اُسے کراس کر کے وہ آگے بڑھا اور دوسرے ساتھی کو گھسیٹ کر ٹائیگر کے پاس لے آیا ۔ اس طرح وہ باری باری سب کو دہانے سے دور کھینچ لایا ۔۔۔ سب سے آخر میں جب وہ صفدر کو گھسیٹ کر موت کے اس دہانے سے دور لے آیا تو اس نے

درحقیقت اطمینان کا سانس لیا ۔ کیونکہ صفدر عین دہانے کے قریب پڑا ہوا تھا اور اُسے خطرہ تھا کہ کہیں پھر اچانک رینگنگ نہ چل پڑے ۔ ایسی صورت میں وہ کم از کم صفدر کو تو کسی صورت بھی نہ بچا سکتا تھا ۔

جب اُسے اپنے ساتھیوں کی طرف سے اطمینان ہو گیا ۔ تو اس نے اپنے زخم پر ہاتھ پھیرا ۔ اور پھر ہاتھ پر لگنے والی چپچپاہٹ کو محسوس کرتے ہی وہ چونک پڑا ۔۔۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ زخم سے خون مسلسل جاری ہے ۔ اور خون کا یہ اخراج کسی بھی لمحے اس کی موت کا باعث بن سکتا تھا ۔ لیکن یہاں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے وہ خون کو روک سکتا ۔ کہ اچانک وہ ذہنی طور پر نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا ۔۔۔ اور بے اختیار اس کا دوسرا ہاتھ اپنی کھوپڑی پر رینگ گیا ۔ اُسے دراصل اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اُسے پہلے اس بات کا خیال کیوں نہ آیا ۔ حالانکہ بات بالکل سامنے کی تھی ۔۔۔ رینگنگ کے فرش پر بھی بارود کی تہہ موجود تھی ۔ اور عمران جانتا تھا کہ بارود سے بڑی آسانی سے نہ صرف خون کا اخراج روکا جا سکتا ہے بلکہ بارود زخموں کو مندمل کرنے میں بھی جادو کا اثر رکھتا ہے ۔۔۔ اُسے معلوم تھا کہ جنگوں کے دوران بارود کو ایسے موقعوں پر بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے ۔ اور اس کا نتیجہ ہمیشہ کامیاب نکلتا ہے ۔ اس نے جلدی سے اپنی خون آلود پٹی کھولی اور پھر بارود کی مٹھی بھر کر اس نے زخم پر رکھ کر ہاتھ سے دبایا ۔۔۔ ایک لمحے کے لئے تو اس کا ذہن واقعی گھوم گیا اور آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی ابھریں ۔ اور عمران جیسے آدمی کے حلق سے بھی بے اختیار کراہ نکل گئی ۔ تھکے زخم پر بارود لگتے ہی عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے زخم میں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سرخ مرچیں بھر دی ہوں۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ عمران سکون محسوس کرنے لگا۔ درد میں بھی نمایاں کمی ہو گئی تھی۔ عمران کافی دیر تک ہاتھ کو زخم پر دبائے بیٹھا رہا ___ پھر اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ بارود اب زخم کے دہانے میں اچھی طرح جم گیا تھا۔ اور اس میں خون کی چپچپاہٹ نہ تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ واقعی خون کا رسنا بند ہو گیا تھا۔ اس طرف سے تسلی ہونے کے بعد عمران اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا ___ ظاہر ہے وہ اب باقی ساری عمر تو یہیں بیٹھ کر گزار نہ سکتا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی کسی گیس کی وجہ سے ہی بے ہوش ہوئے ہیں۔ کسی ایسی گیس کی وجہ سے جو بے بو تھی اس لئے تو عمران بھی اس کا شکار ہو گیا تھا ___ ورنہ اس کی فطرت سی بن گئی تھی کہ بے ہوش کرنے والی گیس کی بو جیسے ہی اس کی ناک سے ٹکرائی اس کا سانس خود بخود رک جاتا تھا۔ لیکن اس بار ایسا نہ ہوا۔ اور اگر نیچے گرنے کی وجہ سے اس کے زخم میں درد کی بے پناہ ٹیسیں نہ رہتیں تو یقیناً وہ کبھی ہوش میں نہ آ سکتا تھا ___ عمران چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس کے لبوں پر ایک شرارتی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے ایک نیا تجربہ کرنے کی ٹھانی۔ اس نے بارود کی چٹکی بھری اور آڈرے کے نتھنوں میں ڈال کر چٹکی سے اس کی ناک دبا دی ___ اس کی توقع کے مطابق بارود کی وجہ سے ناک میں سوزش پیدا ہوئی اور ساتھ ہی ناک میں حرکت کا احساس ہوتے ہی عمران نے ہاتھ ہٹا لیا۔ دوسرے لمحے آڈرے کو زبردست چھینک آئی۔ اور پھر یکے بعد دیگرے مسلسل دس بارہ چھینکیں آتی گئیں اور آڈرے

تڑپتا ہوا بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ مسلسل چھینکوں نے ذہن پر گیس کا اثر ختم کر دیا تھا۔ اور وہ ہوش میں آ گیا تھا۔ عمران کا یہ نیا تجربہ واقعی کامیاب نکلا تھا ___ چنانچہ اس نے آڈرے کو چھینکتا چھوڑ کر یہی عمل باری باری باقی ساتھیوں کے ساتھ بھی دوہرانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد تو جیسے سرنگ میں چھینکوں کا طوفان سا آ گیا۔

"واہ ___ اسے کہتے ہیں چھینکوں کا عالمی مقابلہ" ___ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمر ___ عمر ___ آچھیں ___ آ ___ آپ آچھیں" ___ عمران کی آواز سنتے ہی سب نے اس سے کچھ کہنا چاہا لیکن چھینکیں ابھی جاری تھیں۔

"یہ بین الاقوامی زبان ہے۔ دنیا کے ہر فرد کو جب چھینک آتی ہے تو ایسی ہی آواز نکلتی ہے" ___ عمران نے کہا۔ اور اس بار ہنسی بھری چھینکیں سرنگ میں پھیل گئیں۔

"میرے خیال میں چھینکوں کا یہ مقابلہ ابھی جاری رہے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم ساتھ ساتھ چلتے جائیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ ریفری آوازیں سن کر پہنچ جائیں اور سارے ہی مقابلے میں فیل ہو جائیں" ___ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر جھکے جھکے انداز میں وہ واپس چل پڑا۔ اور اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی ایک کورس کی صورت میں چھینکتے ہوئے چلنے لگے ___ یوں لگ رہا تھا جیسے سرنگ میں چھینک ٹرین چل رہی ہو۔ گو اب چھینکوں میں خاصا وقفہ آ گیا تھا۔ لیکن پھر بھی یہ پوری طرح ختم نہ ہوئی تھیں۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ریلنگ خاصی طویل تھی۔ ایک جگہ اوپر چھت ایسی تھی کہ اُسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہاں سے اوپر کنٹرول روم ہے۔ اور یہیں سے انہیں نیچے پھینکا گیا تھا ـــــ وہ ایک لمحے کے لئے وہاں رکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ ریلنگ ابھی آگے جا رہی تھی۔ اب چھینکیں خاصی کم ہو گئی تھیں۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اس ریلنگ پر چلتے ہوئے ایک خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ ریلنگ کو چلانے والی مشینری یہاں فکس تھی ـــــ اور کمرے کی سائیڈوں میں بوریوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ ان بوریوں میں بارود میں شامل کئے جانے والا کوئی مادہ موجود تھا۔ ہال میں اس وقت کوئی موجود نہ تھا۔ عمران کے ساتھیوں کی چھینکیں اب مکمل طور پر بند ہو گئی تھیں ـــــ وہ بڑے اطمینان سے عمران کے پیچھے چل رہے تھے انہیں قطعاً یہ علم نہ تھا کہ وہ کس قدر خوفناک موت کے پنجوں سے بال بال بچے ہیں اور عمران ان کو بچانے کے لئے کس طرح اپنی جان پر کھیل گیا تھا۔

کمرے کی سائیڈ میں دروازہ نظر آ رہا تھا۔ اور عمران کمرے میں داخل ہوتے ہی سیدھا اس دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کے قریب پہنچتے ہی وہ یک لخت ٹھٹھک گیا ـــــ کیونکہ اُسے دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی ابھرتی ہوئی آواز سنائی دی تھی۔ اس نے سب کو سائیڈ میں ہو جانے کا اشارہ کرنے کے ساتھ اچانک ٹوٹ پڑنے کا اشارہ دیا ـــــ آنے والوں کی تعداد چار لگ رہی تھی۔ قدموں کی آوازیں دروازے کے سامنے آ کر رک گئیں۔ اور پھر

ہلکا سا کھٹکا ہوا اور دروازہ کھل گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی سائیڈ کی دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ اور ان کا زاویہ ایسا تھا کہ دروازے سے اندر داخل ہوئے بغیر انہیں نہ دیکھا جا سکتا تھا ـــــ اس لئے دروازہ کھلتے ہی چاروں افراد اندر داخل ہوئے۔ وہ خالی ہاتھ تھے۔ اور انہوں نے ایسا لباس پہن رکھا تھا جیسے عام طور پر مال لوڈ کرنے والے پہنتے ہیں ـــــ اور ان کے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھی اچانک ان پر ٹوٹ پڑے۔ چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد وہ چاروں بے ہوش ہو کر فرش پر گر گئے۔

"یہ لوڈر ہیں عمران صاحب" ـــــ آڈرے نے کہا جو ایک سائیڈ پر کھڑا تھا۔

"میں دیکھ رہا ہوں۔ ان کی بے ہوشی ضروری تھی مسٹر آڈرے ـــــ تاکہ لیڈی ایشلے کو یہ رپورٹ مل سکے کہ لوڈر کام کر رہے ہیں ورنہ وہ مشکوک ہو جائے گی" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

اور آڈرے نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی دوراندیشی پر ایمان لے آیا ہو۔

"صفدر ـــــ تم رسیاں ڈھونڈھو۔ یا پھر بوریوں کے منہ پر بندھی ہوئی رسیاں کھول لو تاکہ انہیں باندھا جا سکے" ـــــ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور صفدر سر ہلاتا ہوا ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ نائلون کی رسیوں کا ایک بڑا ڈھیر پہلے ہی وہاں دیکھ چکا تھا۔ اور چند لمحوں بعد ان چاروں کے ہاتھ ان کی پشت پر باندھ لئے گئے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"مسٹر آڈرے ۔۔۔۔ ان لوڈرز کی رہائش گاہ کہاں ہے" عمران نے آڈرے سے پوچھا۔

"یہیں قریب ہی ہے۔ ایک بڑی بیرک نما بلڈنگ ہے جس میں سب لوڈرز ہی رہتے ہیں جو فیکٹری میں کام کرتے ہیں" آڈرے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم سب یہیں ٹھہرو۔ اور ان کا خیال رکھنا۔ میں ذرا باہر کی چیک کر لوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر کسی کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی مشین گن تھی۔

"انہیں یہیں رہنے دو۔ میرے ساتھ آؤ۔ فی الحال اسلحے کا سٹور مل گیا ہے وہاں سے اسلحہ حاصل کر لیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر نکل گئے۔ عمران نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور باہر سے اسے لاک کر دیا۔

"یہ لوڈرز تو مر جائیں گے" ۔۔۔۔ آڈرے نے کہا۔

"اتنی جلدی نہیں مرتے۔ خاصے سخت جان ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے بے پروائی سے کہا۔ اور پھر راہداری کراس کرتا ہوا ایک دروازے میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک اور کمرہ تھا جس میں خاصے اسلحے کا سٹور تھا۔

"مشین گنیں لے لو۔ کیونکہ اب آنکھ مچولی بہت ہو چکی اب اس

کھیل کو ختم ہونا چاہیئے" ۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور آڈرے سمیت باقی ساتھی تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھوں میں بھی چھوٹی مشین گنیں تھیں ۔۔۔۔ گو یہ مشین گنیں ساخت میں چھوٹی تھیں لیکن وہ ڈیزائن اور کارکردگی کے لحاظ سے خاصی جدید لگ رہی تھیں۔

"مسٹر آڈرے ۔۔۔۔ اب آپ کا کام ہے۔ لیڈی ایشلے یقیناً ہماری موت کا جشن منا کر اطمینان سے اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہو گی۔ اور میں براہِ راست اس تک پہنچنا چاہتا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے آڈرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایسا تو ناممکن ہے عمران صاحب۔ لیڈی ایشلے نے یقیناً حفاظتی سسٹم آن کر دیا ہو گا" ۔۔۔۔ آڈرے نے کہا۔

"تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ کیا صورت حال گزر چکی ہے۔ تم بے ہوش پڑے تھے۔ لیڈی ایشلے کے نقطہ نظر سے ہم سب بارودی قبر میں دفن ہو چکے ہیں ۔۔۔۔ یہ تو بس قسمت تھی کہ میں سینے کے درد کی وجہ سے ہوش میں آ گیا۔ اور ہم سب بچ گئے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ لیڈی ایشلے مکمل طور پر مطمئن ہو چکی ہو گی۔ اس لئے اب اسے حفاظتی سسٹم کی ضرورت محسوس ہی نہ ہوئی ہو گی" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ٹاپ ہل ٹنل ہی بہترین راستہ ہو سکتا ہے۔ خدا کرے آپ کا اندازہ درست ہو۔ تب ہم سیدھے اس کے مخصوص کمرے تک براہِ راست پہنچ جائیں گے" ۔۔۔۔ آڈرے

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ گیا۔

"عمران صاحب ـــــ آخر ہوا کیا تھا۔ کچھ ہمیں بھی تو بتلایئے" صفدر نے آڈرے کے پیچھے چلتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لکھ کر بتاؤں گا۔ زبانی سنانے والی بات نہیں ہے ـــــ" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ اور صفدر خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران ابھی بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔

لیڈی ایشلے واقعی انتہائی اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے فریکلن سے کہہ دیا تھا کہ وہ ہنری سے رابطہ قائم کر کے اس سے بات کر لے تاکہ وہ ساجان سنٹر کو چھوڑ کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ سکے ـــــ اس کے ساتھ ساتھ اب اسے ترمذی کا بھی خیال آ رہا تھا کہ نجانے ترمذی وہاں کیا کر رہا ہو گا۔ ترمذی کا خیال آتے ہی اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی ـــــ کیونکہ ترمذی جن لوگوں کے خاتمے کے لئے اتنی بڑی لیبارٹری تباہ کر رہا تھا۔ ان لوگوں کو اس نے پہلے ہی بارود کی قبر میں دفن کر دیا تھا" ابھی وہ یہ باتیں سوچ ہی رہی تھی کہ سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

لیڈی ایشلے نے فوراً ہی ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ لیڈی ایشلے کا لہجہ خاصا تحکمانہ تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

"فرینکلن بول رہا ہوں میڈم ـــــ باس ہنری مین لیبارٹری میں کسی اہم پروجیکٹ میں مصروف ہیں۔ میں نے ان کے نمبر ٹو کو دیا ہے۔ جیسے ہی باس ہنری فارغ ہوں گے وہ آپ کو کال کر لیں گے" ـــــ فرینکلن نے کہا۔

"او۔کے ـــــ تم ایسا کرو۔ مین ٹرانسمیٹر پر پاکیشیا کو سیٹ کر کے زیرو تھرٹی نارتھ الیون ون الیسٹ پر باس ترمذی کو کال کرو۔ اور جب وہ لائن پر آجائیں تو کال مجھے فون پر ڈائرکٹ کر دو" لیڈی ایشلے نے کہا۔

"یس مادام" ـــــ فرینکلن نے جواب دیا۔ اور لیڈی ایشلے نے رسیور رکھ دیا۔

کچھ دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لیڈی ایشلے نے دوبارہ ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"باس ترمذی لائن پر ہیں۔ میں نے کال ڈائرکٹ کر دی ہے۔ آپ بات کریں" ـــــ دوسری طرف سے فرینکلن کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک لمحے کی خاموشی کے بعد ہلکی سی کٹاک کی آواز سنائی دی۔ اور پھر ٹرانسمیٹر کی مخصوص سائیں سائیں رسیور پر سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ترمذی سپیکنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ترمذی کی مخصوص آواز رسیور پر ابھری۔

"ترمذی ڈیئر۔ میں ایشلے بول رہی ہوں ساجان سنٹر سے اوور"

لیڈی ایشلے نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ڈیئرسٹ ـــــ خیریت سے ہو۔ ٹھیک ہے ناں اوور" ترمذی نے بھی بڑے پیار بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بالکل ٹھیک ہوں۔ ویری او۔کے۔ سناؤ پاکیشیا میں تمہاری بیڈیا اور لیبارٹری کس سٹیج پر ہے اوور" ـــــ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تکمیل کے قریب ہے۔ تم سناؤ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ مجھے ہنری نے بتایا تھا کہ وہ لوگ ساجان سنٹر پہنچ گئے ہیں اور تم نے ان پر قابو پالیا ہے اوور" ـــــ ترمذی نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ وہ پہنچ گئے تھے۔ اور اب میرے ہاتھوں بارود کی قبر میں دفن ہو چکے ہیں۔ لیکن ترمذی ڈیئر۔ یہ لوگ واقعی شیطان تھے۔ ان سے مقابلے میں مجھے محاورتاً نہیں واقعی دانتوں پسینہ آگیا ہے۔ نجانے کتنی بار میں نے انہیں حتمی طور پر ختم کر دیا ـــــ لیکن پھر پتہ چلتا کہ وہ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ انہوں نے بازی ہی الٹ دی ہے۔ کئی بار تو ان کے مقابلے میں مجھے اپنی زندگی کے لالے پڑ گئے۔ لیکن آخرکار فتح میری ہوئی۔ وہ اب حتمی طور پر ختم ہو چکے ہیں اوور" لیڈی ایشلے نے بڑے پُرغرور لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ اتنے خطرناک لوگ تھے یہ اوور" ـــــ ترمذی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اتنے کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ میں نے اپنی زندگی میں بڑے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

بڑے گر دیوں سے مقابلہ کیا ہے مگر یہ لوگ تو انسانوں کی بجائے بھوت لگتے تھے اوور ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

"پھر تو ہنری کی تجویز درست ثابت ہوئی۔ اگر وہ ٹرانسمٹ فیوز ٹارگٹ تبدیل نہ کرتا تو یقیناً یہ پاورلینڈ کے اصل ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جاتے ۔۔۔ اور نجانے وہاں کیا اودھم برپا کرتے۔ لیکن اب تو مجھے بھی شک پڑ گیا ہے کہ یہ واقعی مرے بھی ہیں یا نہیں اوور" ترمذی نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ واقعی یقین نہ آنے والی بات ہے۔ لیکن اب وہ واقعی مر چکے ہیں۔ لیکن تمہاری اب لیبارٹری کا کیا ہو گا۔ تم نے خواہ مخواہ وہاں خرچ کیا اور وقت ضائع کیا اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ریڈ پاور کی لیبارٹری کی بات کر رہی ہو۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہاں اس کی ضرورت تھی۔ پاکیشیا جغرافیائی لحاظ سے بے حد اہم ہے ۔۔۔ یہاں ریڈ پاور کی لیبارٹری ہمارے لئے بے حد فائدہ مند ثابت ہو سکے گی اوور" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"وہاں کوئی پریشانی یا تکلیف تو نہیں ہوئی اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تکلیف اور پریشانی ترمذی کو۔ کیا کہہ رہی ہو۔ ویسے یہاں آنے کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ کچھ پراسرار لوگ ہماری لیبارٹری کے اطراف میں دیکھے گئے ہیں۔ اور میں نے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت کر دیئے ۔۔۔ اور ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اہم اطلاع ملی ہے کہ ایک لڑکی کو پکڑا گیا ہے۔ وہ غیر ملکی ہے۔ اس کا نام جولیا ہے اور وہ اپنے آپ کو یہاں کی سیکرٹ سروس کی چیف بتا رہی ہے۔ میں نے اسے ٹارچنگ سیکشن کے حوالے کر دیا ہے تاکہ وہ اس سے باقی افراد کا اتہ پتہ بھی پوچھ لیں ۔۔۔ اس کے بعد سب کو اکٹھا ہی گولیوں سے اڑا دوں گا اوور" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

"لیکن یہاں جس ٹیم کو میں نے مارا ہے وہ بھی تو سیکرٹ سروس کی ٹیم ہے اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے پریشان لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس میں صرف یہی لوگ تو نہ ہوں گے۔ خاصے لوگ ہوں گے اوور" ۔۔۔ ترمذی نے جواب دیا۔

"اس لڑکی کو تم نے خود دیکھا ہے اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ ابھی تو نہیں دیکھا ۔۔۔ کیوں اوور" ۔۔۔ ترمذی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری ریشہ خطمی ہو جانے والی عادت سے ڈر لگتا ہے۔ کہ ذرا خوب صورت لڑکی دیکھی اور پھسل گئے اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے اس بار خالصتاً بیوی کے انداز میں کہا۔

اور دوسری طرف سے ترمذی نے زوردار قہقہہ لگایا۔

"اوہ ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ڈیئر۔ تم سے زیادہ حسین کوئی لڑکی ملے گی تو پھسلوں گا اوور" ۔۔۔ ترمذی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تم کب واپس آ رہے ہو۔ میرا مشن تو یہاں ختم ہو گیا ہے اور میں فارغ ہوں اوور" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"مجھے بھی اب بہت تھوڑے دن مزید لگیں گے۔ کیونکہ لیبارٹری تقریباً تیار ہو چکی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ اور لگے گا اوور" ترمذی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پھر ایک ہفتے کے لئے وہیں پاکیشیا آ جاتی ہوں۔ ویسے بھی وہ ملک مجھے پسند آیا ہے۔ اور اب وہاں خطرہ بھی باقی نہیں رہا اوور" لیڈی ایشلے نے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔ تم آجاؤ۔ لیکن اگر اس لڑکی کی وجہ سے آنا چاہتی ہو تو پھر مت آؤ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے تمہارے آنے سے پہلے ہی وہ بے چاری عالم بالا کو پرواز کر چکی ہو اوور" ترمذی نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو۔ بہرحال میں ہنری سے بات کر کے اس کا فیصلہ کروں گی اوور اینڈ آل" لیڈی ایشلے نے کہا۔

اور دوسری طرف سے گڈ بائی کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس" لیڈی ایشلے نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے۔ مادام کیا رپورٹ ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں" ہنری نے پوچھا۔

"ہنری۔ میری طرف سے خوشخبری سن لو۔ آخرکار میں نے فتح حاصل کر لی۔ وہ سب اب بارود کی قبریں دفن ہو چکے ہیں" لیڈی ایشلے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بارود کی قبریں۔ کیا مطلب۔ کیا وہ زیرو پوائنٹ میں پہنچ گئے تھے" ہنری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سٹور انچارج آڈرے نے غداری کی۔ اور انہیں زیرو پوائنٹ نکال کر لے گیا۔ میں نے اس سے پہلے عمران کو ایگم پسٹل کا فائر کر کے سینے میں گولی مار دی تھی۔ لیکن اس کے ساتھی اسے زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئے۔ پروفیسر ڈارک بھی ان کے ہاتھوں مارا گیا۔ اور اگر میں حاضر دماغی سے کام نہ لیتی تو شاید میرا بھی حشر پروفیسر ڈارک جیسا ہی ہوتا۔ بہرحال میں عمران کو گولی مار کر نکل آنے میں کامیاب ہو گئی۔ اور جیب میں سے ٹرانسمیٹر کی مدد سے دوبارہ کنٹرول سنبھالا تو آڈرے انہیں لے کر زیرو پوائنٹ کے مین کنٹرول روم کی طرف جا رہا تھا۔ اس پر میں نے اسپیشل لنکنگ سسٹم آن کرایا۔ اور پھر اس کے آپریٹر کی مدد سے فور نمبر اپیٹس کو عین اس وقت فائر کروایا جب وہ سب مین کنٹرول روم میں پہنچے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سب فور نمبر اپیٹس کا شکار ہو کر بے ہوش ہو کر گرے۔ اور پھر مین کنٹرول روم کے فرش کو ہٹانے والا بٹن بھی آن کروایا گیا۔ اور وہ سب نیچے میکسیم پاؤڈر لے جانے والی ریلنگ پر گرے اور ریلنگ سٹارٹ ہو گئی۔ اس طرح وہ سب بے ہوشی کے عالم میں بارود تیار کرنے والی مشینوں والے کمرے میں جا گرے۔ اور ان کے جسم ریزہ ریزہ ہو کر بارود کے ڈھیر میں شامل ہو گئے" مادام نے بڑے فاتحانہ انداز میں پورا نقشہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"کیا تم نے چیکنگ کر لی ہے کہ وہ واقعی بارود کے ڈھیر میں ؟ چکے ہیں"۔۔۔۔ ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بالکل۔ میں نے اس بار مکمل چیکنگ کی وہ واقعی ختم ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"اب ریٹنگ چل رہی ہے۔ کام ہو رہا ہے"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے پتہ کیا تو لوڈرز میکسیم پاؤڈر ریٹنگ پر لوڈ کرنے گئے ہیں اور باقاعدہ کام کر رہے ہیں مین کنٹرول روم بھی دوبارہ کام کرنے لگ گیا ہے۔۔۔۔ میں نے وہاں رابرٹ کے نمبر ٹو انٹونی کو زیرو پوائنٹ کا چیف بنا دیا ہے"۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ویری گڈ۔۔۔۔ اگر لوڈرز کام کر رہے ہیں تو پھر واقعی اس بار ان عفریتوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور مادام یہ آپ کا اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ پوری مجرم دنیا اس پر فخر کرے گی۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمایئے"۔۔۔۔ ہنری کے لہجے میں واقعی خلوص تھا۔ شاید مادام کی بتائی ہوئی تفصیل کے بعد اُسے بھی یقین ہو گیا تھا کہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔

"تھینک یو ہنری"۔۔۔۔ مادام نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ ہنری نے پوچھا۔

اور مادام نے ترمذی کے ساتھ ہونے والی گفتگو اُسے بتا دی اور کہا کہ وہ چاہتی ہے کہ ایک ہفتہ پاکیشیا میں ترمذی کے ساتھ گزار آئے۔

"ترمذی نے اس لڑکی کا کیا نام بتایا ہے"۔۔۔۔ ہنری نے چونک کر پوچھا۔

"جولیا بتا رہا تھا شاید۔۔۔ کیوں"۔۔۔۔ مادام نے بھی چونک کر پوچھا۔

"جولیانا تو عمران کی ساتھی ہے مادام۔۔۔۔ وہ سیکرٹ سروس کی چیف نہیں ہے۔ یقیناً ترمذی کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا چیف تو ایکسٹو ہے۔ جس کی اصل شخصیت آج تک ٹریس نہیں ہو سکی۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے ترمذی کے ساتھ کوئی گڑبڑ ہو رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس غلط فہمی کی وجہ سے کسی کا شکار نہ ہو جائے"۔۔۔۔ ہنری کے لہجے میں تشویش تھی۔

"تو پھر کیا ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ مادام نے بھی تشویش بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"آپ فوراً ترمذی سے بات کریں۔ اور اُسے کہیں کہ وہ صرف اس لڑکی کو ختم کر کے مطمئن نہ ہو جائے۔ بلکہ پوری طرح ہوشیار رہے۔۔۔ اور میرا تو خیال ہے۔ لیبارٹری تیار ہوتے ہی کم از کم پاکیشیا کے دارالحکومت کی حد تک ریڈیا ورفائر کر دی جائے۔ تاکہ عمران کے ساتھ ساتھ اس ایکسٹو سے بھی ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوٹ جائے"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"تم اُسے فوراً ہی کال کر کے تفصیل بتا دو۔ وہ تمہاری بات

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

زیادہ مانے گا۔ میں نے کچھ کہا تو وہ یہی سمجھے گا کہ میں اس لڑکی کی وجہ سے ایسا کہہ رہی ہوں"۔۔۔ مادام نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں اس سے بات کر لیتا ہوں۔ آپ بھی ایسا کریں کہ ساجان سنٹر سے پاکیشیا چلی جائیں۔ ہوسکتا ہے آپ کی وہاں ضرورت پڑ جائے۔ پاکیشیا دارالحکومت تباہ ہونے کے بعد آپ دونوں واپس ہیڈ کوارٹر آجائیں ۔۔۔ تاکہ ہر طرف سے اطمینان ہونے کے بعد ہم اپنا سپر گرینڈ مشن مکمل کر کے پوری دنیا کو للکار سکیں"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ گڈ بائی"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

اور دوسری طرف سے ہنری نے بھی گڈ بائی کہتے ہوئے کال ختم کر دی۔

لیڈی ایشلے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر حقیقی مسرت کے آثار موجود تھے۔ کیونکہ ہنری نے بھی اس کی فتح کو آخرکار تسلیم کر لیا تھا۔

رسیور رکھ کر وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تاکہ باتھ روم میں جا کر اطمینان سے نہا سکے کہ اچانک دروازے پر کھٹکا سا ہوا ۔۔۔ اور مادام نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا ہی تھا کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے مادام کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ دروازے کے درمیان میں عمران زندہ سلامت کھڑا تھا۔ وہی عمران

جس کی موت پر وہ مبارک بادیں وصول کر رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ موجود تھی۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم بھوت ۔۔۔ بھوت"

لیڈی ایشلے کے حلق سے بے اختیار ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلے۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ لہرا کر دھڑام سے بستر پر گر گئی۔ خوف اور حیرت کی شدت سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

آڈرے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر پہلے لفٹ کے ذریعے ایک تہہ خانے میں پہنچا۔ اس تہہ خانے میں کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا — آڈرے نے تہہ خانے کے فرش پر ایک مخصوص حصے پر تین مختلف جگہوں پر زور زور سے پیر مارا تو فرش کا وہ حصہ ایک طرف ہٹ گیا۔ اور نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آنے لگیں۔

"تمہیں یہاں کی پوری تفصیلات کا علم ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے آڈرے سے پوچھا۔

"ہاں — میں نے بتایا تھا کہ یہ فیکٹری میری نگرانی میں بنی۔ اسے چونکہ ساجان سنٹر سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اس لئے مجھے راستوں کا بخوبی علم ہے" — آڈرے نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک چوڑی سی

سرنگ میں پہنچ گئے۔

"یہ سرنگ کس مقصد کے لئے بنائی گئی تھی" — اس بار بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ساجان سنٹر کے سابق انچارج آرتھر نے اسے خصوصی طور پر بنوایا تھا تاکہ اس کے ذریعے وہ خفیہ طور پر اسلحہ ساز فیکٹری میں آ جا سکے۔ مادام اور پروفیسر ڈارک کے یہاں آنے کے بعد آرتھر کو کہیں اور بھجوا دیا گیا — اور پھر پروفیسر ڈارک نے جو پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کا بڑا سائنسدان تھا۔ یہاں آتے ہی ساجان سنٹر کے گرد زبردست حفاظتی نظام قائم کیا۔ تاکہ کوئی غیر متعلقہ آدمی ساجان سنٹر میں داخل نہ ہو سکے۔ لیکن چونکہ میرا کام ایسا تھا کہ مجھے ساجان سنٹر کے سکس ایونیو سے اکثر زیرو پوائنٹ پر جانا پڑتا تھا اس لئے میرے لئے ایک خصوصی راستہ بنایا گیا — جس کے ذریعے میں آپ لوگوں کو ساجان سنٹر سے نکال کر زیرو پوائنٹ پر لے گیا تھا" — سرنگ میں چلتے ہوئے آڈرے نے پوری تفصیل بتائی۔

"وہ حفاظتی سسٹم اس سرنگ میں کہاں فٹ کیا گیا تھا" — عمران نے اچانک پوچھا۔

"اب سرنگ ایک موڑ کاٹے گی اور پھر وہ اوپر کو بلند ہونے لگ جائے گی۔ وہاں حفاظتی دیوار موجود ہے" — آڈرے نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور واقعی تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد سرنگ نے اچانک موڑ کاٹا اور پھر واقعی اس کی سطح بلند ہونے لگ گئی۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

لیکن سامنے ایک ٹھوس دیوار موجود تھی۔

"اس کا حفاظتی نظام آن نہیں ہے عمران صاحب میرا اندازہ درست تھا۔ ورنہ اس دیوار پر سرخ رنگ کی لکیروں کا جال پھیلا ہوا نظر آتا"۔۔۔۔ آڈرے نے دیوار کو دیکھتے ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

آڈرے نے آگے بڑھ کر دیوار کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبایا تو دیوار بے آواز درمیان سے کٹ کر سائیڈوں میں کھسک کر غائب ہو گئی۔۔۔۔ اور وہ سب تیزی سے وہاں سے گزر کر چڑھائی چڑھتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھتے گئے۔

تھوڑی دیر بعد سرنگ ختم ہو گئی اور سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دینے لگیں۔ آڈرے کے پیچھے چلتے ہوئے وہ سیڑھیاں اوپر چڑھ گئے۔۔۔۔ سیڑھیوں کے اختتام پر دیوار تھی۔ جسے آڈرے نے پہلی دیوار کی طرح کھول لیا۔ اور اسے کراس کرنے کے بعد وہ ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچ گئے۔ جس کے ایک طرف دروازہ تھا۔ اور دوسری طرف بند تھی۔۔۔۔ درمیان میں سامنے کی دیوار میں ایک اور دروازہ تھا۔ جس کے پٹ معمولی سے کھلے ہوئے تھے۔ اور اندر سے لیڈی ایشلے کی آواز باہر راہداری میں سنائی دے رہی تھی۔ وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر خود وہ دبے پاؤں چلتا ہوا دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے دروازے کی جھری کے ساتھ کان لگا لئے۔۔۔۔ لیڈی ایشلے کی آواز اب بالکل واضح تھی اور وہ ترنڈی سے

بات چیت کرنے میں مصروف تھی۔ جیسے جیسے عمران اس کی گفتگو سنتا گیا اس کے چہرے پر سنجیدگی کے آثار بڑھتے گئے۔ اور جولیا کے متعلق سن کر تو اس نے ہونٹ دانتوں میں دبا لئے۔۔۔۔ عمران کے باقی ساتھی بڑے محتاط انداز میں راہداری میں پھیل گئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل راہداری کے دروازے کے قریب جا کھڑے ہوئے۔۔۔۔ تاکہ اگر کوئی باہر سے آئے تو اسے روکا جا سکے۔

خاصی طویل گفتگو کرنے کے بعد لیڈی ایشلے نے رسیور کریڈل پر رکھا اور عمران نے دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ایک بار پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور لیڈی ایشلے نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔۔۔۔ عمران نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اب لیڈی ایشلے ہنری سے بات کر رہی تھی۔ ہنری سے بات چیت کے دوران عمران پر مزید انکشافات ہوئے اور اب وہ ساری بات کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ کہ ہنری کی تجویز پر خاصا لمبا چکر کھیلا گیا۔۔۔۔ جس کا عمران شکار ہو گیا۔ ہنری نے ٹرانسمٹ نارمنگ کو تبدیل کر کے انہیں پاورلینڈ کے ایک اور سنٹر ساجان سنٹر میں پہنچا دیا تھا جہاں لیڈی ایشلے ان کا شکار کھیلنے کے لئے تیار تھی۔۔۔۔ اور ترنڈی اس دوران پاکیشیا کے دارالحکومت میں ریڈ پاور کی خفیہ لیبارٹری تعمیر کر رہا تھا تاکہ اس خوفناک حربے سے پورا دارالحکومت تباہ کیا جا سکے اور اس نے جولیا کو بھی گرفتار کر لیا تھا۔۔۔۔ اور لیبارٹری کو مکمل ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی تھا۔ اور جولیا کی زندگی کے لئے تو بہرحال ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی ایک فیصلہ کر لیا۔ اور پھر جیسے ہی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

لیڈی ایشلے نے رسیور رکھا عمران نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولنا چاہا۔ لیکن چھری کے باوجود لاک معمولی سا اٹکا ہوا تھا۔ اس لئے کھٹاک کی آواز پیدا ہوئی ___ اسی لمحے عمران نے پوری قوت سے دروازے پر لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔

لیڈی ایشلے کمرے کے درمیان میں کھڑی تھی لیکن اس کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی۔ دروازہ کھلنے کے دھماکے کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی ___ اور پھر دروازے میں کھڑے عمران کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ اور وہ بھوت بھوت کہتی ہوئی لہرا کر بیڈ پر گری اور بے ہوش ہو گئی۔

عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ لیڈی ایشلے کے بے ہوش ہوتے ہی وہ مڑ کر راہداری میں کھڑے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوا۔

"ہر طرح سے خیال رکھنا۔ کوئی مداخلت نہ ہو" ___ عمران نے گہرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر سر جھٹکتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ لیڈی ایشلے بدستور بستر پر بے ہوش پڑی تھی۔ عمران نے اس کے قریب جا کر اس کے گال پر ایک زوردار تھپڑ جڑ دیا ___ اور چٹاخ کی زوردار آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ تھپڑ میں اتنی شدت تھی کہ لیڈی ایشلے کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اور عمران نے اس کی شہ رگ پر مشین گن کی نال رکھ دی۔

"سنو لیڈی ایشلے ___ ترمذی کو کال کر کے کہو کہ وہ جولیانا کو تمہاری آمد تک بالکل کچھ نہ کہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر اس نے جولیا کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچائی تو میں تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گا" ___ عمران کے لہجے میں بھوکے بھیڑیئے کی سی غراہٹ تھی۔

"تت ___ تت ___ تم زندہ کیسے ___ کیسے زندہ بچ گئے" لیڈی ایشلے نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کسی گیند کی طرح سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ عمران نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر زوردار جھٹکا دیتے ہوئے اسے اچھال دیا تھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ وقت ضائع مت کرو" ___ عمران نے اس کے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہی بڑھ کر اس کی گردن دوبارہ پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ راہداری میں کھڑے ہوئے سب ساتھیوں کے جسموں میں سردی کی لہریں دوڑنے لگیں ___ جب کہ آڈرے جو کہ دروازے کے باہر کھڑا تھا نمایاں طور پر کانپ اٹھا۔

عمران نے ایک بار پھر لیڈی ایشلے کو گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا تھا۔ عمران کے چہرے پر نجانے کیا بات تھی کہ لیڈی ایشلے کا جسم اس طرح لرزنے لگا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ آیا ہو۔

"مم ___ مم ___ میں کرتی ہوں ___ کرتی ہوں" ___ لیڈی ایشلے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نے بڑی طرح گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے جھٹکا دے کر اُسے اس میز کے قریب پھینک دیا جس پر فون پڑا ہوا تھا۔

"اٹھو — جلدی کال کرو" — عمران نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

اور لیڈی ایشلے نے اس طرح اٹھ کر رسیور اٹھا لیا جیسے وہ انسان نہ ہو بلکہ روبوٹ ہو۔

"فرینکلن — ترمذی سے بات کراؤ۔ فوراً۔ جلدی۔ فوراً ابھی" لیڈی ایشلے کے لہجے میں بے پناہ خوف تھا۔

"کیا بات ہے مادام — آپ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہیں" فرینکلن شاید مادام کے لہجے پر ہی گھبرا گیا تھا۔

"جلدی بات کرو۔ اٹ از ایمرجنسی" — لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔

"بب — بب — بہتر" — دوسری طرف سے فرینکلن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔

"سنو — اگر اٹ از ایمرجنسی سے تم نے اُسے کوئی اشارہ دیا ہے تو یقین رکھو میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا" — عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ ایسی بات نہیں۔ میں نے تو اس لئے کہا تھا کہ وہ جلدی کرے" — لیڈی ایشلے نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

عمران کے اس طرح اچانک زندہ سلامت سامنے آنے کے ساتھ ساتھ اس کا انداز۔ لہجہ اور چہرے کے تاثرات سب ملے

لیڈی ایشلے کو ایک طرح سے ہپناٹائز کر دیا تھا اور اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں ماؤف ہو کر رہ گئی تھیں۔ وہ عمران کے حکم کی تعمیل اس طرح کر رہی تھی جیسے کوئی معمول کرتا ہے۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران کے اشارے پر لیڈی ایشلے نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" — لیڈی ایشلے نے کہا۔

"باس ترمذی لائن پر ہیں۔ میں کال ڈائرکٹ کر رہا ہوں آپ بات کریں" — دوسری طرف سے فرینکلن کی آواز سنائی دی۔ اور ایک لمحے کی خاموشی کے بعد ہلکی سی کٹاک کی آواز سنائی دی اور ٹرانسمیٹر کی مخصوص سائیں سائیں رسیور پر سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ہیلو ترمذی آن دی لائن اوور" — چند لمحوں بعد ترمذی کی آواز سنائی دی۔

"ترمذی — میں ایشلے بول رہی ہوں۔ تم نے اس لڑکی جولیا کا کیا کیا اوور" — لیڈی ایشلے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"آخر تمہیں اس کی کیا فکر پڑ گئی ڈیئر ایشلے۔ پہلے تو تم نے کبھی ایسی بے اعتمادی کی بات نہ کی تھی اوور" — ترمذی کے لہجے میں حیرانگی تھی۔

"بے اعتمادی کی بات نہیں ڈیئر — میری ہنری سے بات ہوئی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ جولیا سیکرٹ سروس کی چیف نہیں۔ بلکہ عمران کی ساتھی ہے۔ سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہے جس کی شخصیت آج تک سامنے نہیں آئی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تم اس لڑکی کو ہی سیکرٹ سروس کا چیف سمجھ کر کسی مصیبت کا شکار
ہو جاؤ اوور" ۔۔۔ لیڈی لیشلے نے جواب دیا۔
"میری ابھی ہنری سے بات ہوئی ہے۔ اس نے بھی مجھے یہی
ہے۔ وہ لڑکی جولیا تو میری توقع سے کہیں زیادہ تیز ثابت ہوئی ہے
وہ نہ صرف کلنگ سیکشن سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے
بلکہ اس نے چار افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے ۔۔۔ میں نے اپنے
آدمیوں کو اس کی تلاش پر لگا دیا ہے۔ جلد ہی میرے آدمی اُسے دوبارہ
گھیر لیں گے اور میں نے حکم دے دیا ہے کہ اس بار وہ جیسے ہی
آئے اُسے گولی مار دو اوور" ۔۔۔ ہنری نے سنجیدہ لہجے میں
جواب دیا۔
اور لیڈی لیشلے اب عمران کی طرف دیکھنے لگی کہ اب وہ کیا کہے
کہ عمران نے رسیور اس کے ہاتھ سے لے لیا۔
"ترمذی ڈیئر ۔۔۔ میری بات غور سے سنو۔ تم سیکرٹ سروس
کے چکر میں نہ پڑو۔ اور اپنی لیبارٹری کی طرف پوری توجہ کرو۔ میں
خود فوراً تمہارے پاس آ رہی ہوں۔ میں خود انہیں سنبھال لوں گی
اوور" ۔۔۔ عمران نے نسوانی آواز میں کہا۔ اس کی آواز اور لہجہ
بالکل لیڈی لیشلے جیسا تھا۔
اور لیڈی لیشلے کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیلتی چلی
گئیں۔ ایک مرد کے منہ سے نہ صرف نسوانی آواز کا نکلنا بلکہ لہجہ
اور آواز بھی ہو بہو ہونا اس کے خیال کے مطابق ناممکن تھا۔
"میں سمجھتا ہوں تم فکر نہ کرو۔ ویسے تم آ جاؤ تو بہتر ہے۔ ہنری

نے یہی رائے دی ہے اوور" ۔۔۔ ترمذی نے جواب دیا۔ اُسے
بار بار بھی شک نہ پڑا تھا کہ بولنے والا تبدیل ہو چکا ہے۔
"لیکن ڈیئر ۔۔۔ میں تمہارے پاس پہنچوں گی کس طرح اوور"
عمران نے کہا۔
"اوہ ۔۔۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ تم ہیڈ کوارٹر
میں تو نہیں ہو کہ وہاں سے ٹرانسمٹ ہو کر یہاں آ سکو۔ اس لئے تم
ایسا کرو کہ سان جان سنٹر سے قریبی سنٹر لاڈیم چلی جاؤ اور وہاں سے
جیسے ہی نٹ طیارہ لے کر یہاں پاکیشیا آ جاؤ ۔۔۔ اس طرح تم جلدی پہنچ
جاؤ گی۔ ورنہ تو سفر اتنا طویل ہے کہ تمہیں طیارے تبدیل کرتے
کرتے خاصا وقت لگ جائے گا۔ پاکیشیا کے ایئر پورٹ سے
سیدھی ہوٹل منگورا آ جانا ۔۔۔ یہ ہوٹل مین ہائی وے پر ہے اور
کافی مشہور ہے۔ وہاں کے منیجر الفریڈ سے مل لینا اوڈپاور لینڈ کا
حوالہ دے دینا۔ وہ تمہیں مجھ تک پہنچا دے گا۔ میں نے ہنگامی
صورت حال کے لئے اپنا آدمی وہاں رکھوایا ہوا ہے۔ الفریڈ میرے
کلنگ سیکشن کا آدمی ہے اوور" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔
"او کے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے
کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کا چہرہ قدرے نارمل تھا۔ کیونکہ
اسے خطرہ تھا کہ ترمذی سے بات کرتے ہوئے کہیں لیڈی لیشلے
درمیان میں نہ بول پڑے ۔۔۔ لیکن لیڈی لیشلے خاموش کھڑی
رہی تھی۔ اس لئے اس نے بھی مزید سختی کرنا مناسب نہ سمجھا تھا۔
"ہاں تو لیڈی لیشلے ۔۔۔ تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

مارنے کی آخری کوشش بھی کر ڈالی۔ لیکن تم نے دیکھا کہ ہم سب زندہ سلامت تمہارے سامنے کھڑے ہیں۔ اب بولو تمہیں کیا سزا دی جائے" ـــــ عمران نے سخت اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم ـــ تم بچ کیسے گئے۔ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا" ـ لیڈی ایشلے نے کہا۔ ویسے وہ بھی اب نارمل ہو چکی تھی یوں لگتا تھا جیسے ٹرانس سے نکل آئی ہو۔

"آڈرے" ـــــ عمران لیڈی ایشلے کو جواب دینے کی بجائے دروازے سے باہر کھڑے آڈرے سے مخاطب ہو گیا۔

"یس" ـــ آڈرے نے چونک کر کہا۔

"سنو ـــ یہ لیڈی ایشلے پاورلینڈ کی چیئرمین ہے۔ اور اسی پاورلینڈ نے تمہیں تمہارے بچوں سے جدا کیا ہوا ہے۔ کیا تم اس کا انتقام لینا چاہتے ہو" ـــــ عمران نے گہرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں انتقام تو لینا چاہتا ہوں عمران صاحب۔ میرا دل تو کہہ رہا ہے کہ اس خبیث عورت کا گلہ اپنے ہاتھوں سے دبا دوں۔ اسے تڑپا تڑپا کر ماردوں۔ بالکل اسی طرح جس طرح میرے معصوم بچے میری جدائی میں تڑپ رہے ہوں گے ـــــ لیکن عمران صاحب ایک تو یہ عورت ہے اور دوسری نہتی۔ میں اس پر کیسے ہاتھ اٹھاؤں" آڈرے نے کہا۔

"گڈ شو آڈرے ـــــ تم نے یہ بات کہہ کر میری نظروں میں اپنی وقعت بڑھا لی ہے۔ تم واقعی اعلیٰ ظرف کے حامل ہو"

عمران نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"سنو عمران ـــــ تم مجھے اتنا بے بس نہ سمجھو جتنا تم نے سمجھ رکھا ہے۔ میں جس وقت بھی چاہوں مرنے سے پہلے تم سب کو خاک کا ڈھیر بنا سکتی ہوں" ـــــ لیڈی ایشلے نے یک لخت تیز لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک لہرانے لگی تھی۔

"تو پھر اب تک تم نے ایسا کیوں نہیں کیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ جولیا کے متعلق تسلی ہو جانے کے بعد اس کا بگڑا ہوا ذہن درست ہو گیا تھا۔

"اس لئے کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم جیسے افراد کو پاورلینڈ کا غلام بناؤں گی۔ تم واقعی عام افراد سے منفرد ہو" لیڈی ایشلے نے کہا۔

"لیکن اب تو تمہارے ہاتھ میں وہ فائر کرنے والا دستانہ موجود نہیں ہے۔ اب کیا حربہ اختیار کرو گی" ـــــ عمران کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"میرے پاس صرف ایک حربہ نہیں ہوتا۔ میں پاورلینڈ کی چیئرمین ہوں۔ اس پاورلینڈ کی جو مستقبل میں پوری دنیا پر حکومت کرے گا" لیڈی ایشلے کے لہجے میں اب مکمل اطمینان عود کر آیا تھا۔

"چیئرمین تم کیسے ہو سکتی ہو۔ چیئر لیڈی کہو۔ مجھے غلط الفاظ بولنے والے بالکل اچھے نہیں لگتے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر حماقت کا نقاب چڑھ چکا تھا۔

"مجھے تمہارے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں" ـــــ لیڈی ایشلے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نے یک لخت نفرت بھرے انداز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلی اور چھوٹی تپائی یک لخت اڑتی ہوئی عمران کے چہرے کی طرف بڑھی ۔۔۔ لیڈی اینشلے نے تپائی کو اپنے پیر سے اچھال دیا تھا۔ لیکن عمران شاید پہلے ہی اس کے لئے تیار تھا وہ اس سے بھی زیادہ تیزی سے سائیڈ میں ہوا۔ اور تپائی سیدھی دروازے کے باہر کھڑے آڈرے کی طرف بڑھی ۔۔۔ لیکن وہ بھی بچ گیا۔ ادھر لیڈی اینشلے نے اچھلتے ہوئے انتہائی تیز رفتاری سے بلاؤز سے ریوالور نکال لیا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کی مشین گن تڑتڑائی۔ اور اس کے ہاتھ سے ریوالور اچھل کر دور جا گرا اور وہ بُری طرح چیختی ہوئی دھڑام سے بیڈ پر گری۔

"اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ لیڈی اینشلے ۔۔۔ میں چاہتا تو باقی گولیاں تمہارے جسم میں بھی سوراخ کر سکتی تھیں۔ لیکن میں تمہیں اتنی جلدی مرنے نہیں دوں گا۔ ابھی تم نے اپنے ہاتھوں سے ساجان سنٹر اور اس اسلحہ فیکٹری کو اڑانا ہے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

اور لیڈی اینشلے یوں اچھل کر کھڑی ہوئی جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ فٹ ہوں۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ ساجان سنٹر اور فیکٹری کو میں اڑاؤں گی۔ یہ ناممکن ہے بالکل ناممکن" ۔۔۔ لیڈی اینشلے یک لخت بپھری ہوئی شیرنی کی طرح عمران پر کود پڑی۔ اس نے عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی پرواہ نہ کی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ عمران کا تھپڑ

کھا کر چیختی ہوئی پلٹ کر بیڈ کے اوپر سے گھوم کر دوسری طرف جا گری اور کمرہ چٹاخ کی زوردار آواز گونج اٹھا۔

"اٹھو ورنہ ۔۔۔" اچانک عمران نے اچھل کر بیڈ کی سائیڈ پر جاتے ہوئے چیخ کر کہا۔ کیونکہ لیڈی اینشلے نیچے گرنے کے بعد بیڈ کی اوٹ میں چھپ گئی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے عمران حیران رہ گیا۔ کیونکہ وہ جگہ خالی پڑی ہوئی تھی۔ لیڈی اینشلے غائب تھی ۔۔۔ عمران نے یک لخت بیڈ کی سائیڈ کو پکڑ کر ایک جھٹکے سے پچھلی دیوار کی طرف الٹا دیا۔ لیکن لیڈی اینشلے غائب تھی۔ جیسے اسے زمین کھا گئی ہو۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"مجھے تلاش کر رہے ہو گے۔ ویسے میں تو تمہیں عقلمند سمجھتی تھی۔ لیکن آج یہ تجربہ ہو گیا ہے کہ تم بنیادی طور پر احمق واقع ہوئے ہو" دوسری طرف سے لیڈی اینشلے کی کھلکھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور عمران واقعی اس بار اپنے آپ کو احمق تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔ لیڈی اینشلے کی آواز سن کر ہی اسے بات سمجھ میں آ گئی تھی کہ لیڈی اینشلے آخر کہاں غائب ہو گئی ۔۔۔ اسے خیال ہی نہ رہا تھا کہ لیڈی اینشلے کی پنڈلی میں آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز نصب ہے اور جیسے ہی وہ اوٹ میں ہوئی اس نے اسے آن کر دیا۔ اور وہ واقعی احمقوں کی طرح اسے کمرے میں تلاش کرتا رہ گیا۔

"چھپ کر ٹرانسمٹ فیوز آن کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیں کہتی ہم اپنا منہ دوسری طرف کر لیتے تاکہ تمہاری ننگی پنڈلی پر نظریں نہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

پڑتیں ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ ۔۔۔ تو تم سمجھ گئے ہو۔ بہرحال۔ میں نے اپنا کمرہ اور گیلری کیمو فلاج کر دی ہے۔ اب تم کسی صورت وہاں سے نہیں نکل سکتے۔ اور چند لمحوں بعد ایک خوف ناک دھماکہ ہو گا اور یہ کمرہ گیلری سمیت ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں اڑ جائیں گے ۔۔۔ اگر تم سمجھ سکتے ہو تو جانتے ہو گے کہ الیکٹرون بم کتنا طاقت ور ہوتا ہے۔ اور تمہیں شاید علم نہیں کہ یہاں ہر سیکشن میں الیکٹرون بم لگے ہوئے ہیں تاکہ ہنگامی صورت حال میں کسی سیکشن کو بھی تباہ کیا جا سکے ۔۔۔ اور میں نے کمرے اور گیلری سیکشن کے الیکٹرون بم کو چارج کر دیا ہے۔ مجھے تمہاری موت سے زیادہ اس بات پر افسوس رہے گا کہ تمہاری وجہ سے مجھے ایک سیکشن اڑانا پڑا ۔۔۔ لیکن یہ مجھے مارے گئے تھپڑوں کا جواب ہے ہمیشہ کے لئے۔ بائی بائی" لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ کٹ گیا۔

عمران نے انتہائی پھرتی سے رسیور کریڈل پر پھینکا اور اچھل کر دروازے کی طرف لپکا۔

" جلدی کرو ٹرانسمٹ فیوز آن کر دو۔ جلدی۔ فوراً ۔۔۔ عمران نے چیخ کر گیلری میں کھڑے ہوئے سب ساتھیوں سے کہا۔ اور خود اس نے آڈرے کی تلاش میں نظریں گھمائیں لیکن آڈرے کافی فاصلے پر تھا۔

اسی لمحے تیز تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور

کمرہ اور گیلری اس طرح لرزنے لگے جیسے تیز آندھی میں سوکھا پتہ لرزتا ہے۔

اور چند لمحوں بعد ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک کہ جیسے ہزاروں آتش فشاں اکٹھے پھٹ پڑے ہوں۔

ایک بڑی سی مشین جس پر بے شمار چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے اور ہر خانے میں تین بلب موجود تھے۔ ہر خانے کے اوپر نمبر لکھے ہوئے تھے ۔۔۔ کہ خانہ نمبر بارہ پر سبز رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ بلب کے نیچے ایک ڈائل تھا۔ جس میں موجود سرخ رنگ کی سوئی آہستہ آہستہ حرکت کر رہی تھی ۔۔۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں صرف یہی ایک مشین تھی۔ اور اس کے آگے لوہے کا سٹول رکھا ہوا تھا۔ جس پر اس وقت لیڈی ایشلے بیٹھی تھی۔ یہ کمرہ لیڈی ایشلے کی خصوصی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

پڑتیں ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ تو تم سمجھ گئے ہو۔ بہرحال۔ میں نے اپنا کمرہ اور گیلری کیمو فلاج کر دی ہے۔ اب تم کسی صورت وہاں سے نہیں نکل سکتے۔ اور چند لمحوں بعد ایک خوف ناک دھماکہ ہو گا اور یہ کمرہ گیلری سمیت ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں اڑ جائیں گے ۔۔۔ اگر تم سمجھ سکتے ہو تو جانتے ہو گے کہ الیکٹرون بم کتنا طاقت ور ہو سکتا ہے۔ اور تمہیں شاید علم نہیں کہ یہاں ہر سیکشن میں الیکٹرون بم لگے ہوئے ہیں تاکہ ہنگامی صورت حال میں کسی سیکشن کو بھی تباہ کیا جا سکے ۔۔۔ اور میں نے کمرے اور گیلری سیکشن کے الیکٹرون بم کو چارج کر دیا ہے۔ مجھے تمہاری موت سے زیادہ اس بات پر افسوس رہے گا کہ تمہاری وجہ سے مجھے ایک سیکشن اڑانا پڑا ۔۔۔ لیکن یہ مجھے مارے گئے تھپڑوں کا جواب ہے ہمیشہ کے لئے۔ بائی بائی"۔ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ کٹ گیا۔

عمران نے انتہائی پھرتی سے رسیور کریڈل پر پھینکا اور اچھل کر دروازے کی طرف لپکا۔

"جلدی کرو ٹرانسمٹ فیوز آن کر دو۔ جلدی۔ فوراً" ۔۔۔ عمران نے چیخ کر گیلری میں کھڑے ہوئے سب ساتھیوں سے کہا۔ اور خود اس نے آڈرے کی تلاش میں نظریں گھمائیں لیکن آڈرے کافی فاصلے پر تھا۔

اسی لمحے تیز تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور

کمرہ اور گیلری اس طرح لرزنے لگے جیسے تیز آندھی میں سوکھا پتہ لرزتا ہے۔

اور چند لمحوں بعد ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک کہ جیسے ہزاروں آتش فشاں اکٹھے پھٹ پڑے ہوں۔

ایک بڑی سی مشین جس پر بے شمار چھوٹے چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے اور ہر خانے میں تین بلب موجود تھے۔ ہر خانے کے اوپر نمبر لکھے ہوئے تھے ۔۔۔ کہ خانہ نمبر بارہ پر سبز رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ بلب کے نیچے ایک ڈائل تھا۔ جس میں موجود سرخ رنگ کی سوئی آہستہ آہستہ حرکت کر رہی تھی ۔۔۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس میں صرف یہی ایک مشین تھی۔ اور اس کے آگے لوہے کا سٹول رکھا ہوا تھا۔ جس پر اس وقت لیڈی ایشلے بیٹھی تھی۔ یہ کمرہ لیڈی ایشلے کی خصوصی

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہدایات پر تیار کیا گیا تھا۔ اور وہ اسے فائر روم کہتی تھی۔ اس کے دروازے پر صرف ایک چوکھٹا لگا ہوا تھا جس پر لیڈی ایشلے ہاتھ رکھتی تب دروازہ کھل سکتا تھا۔ لیڈی ایشلے نے واقعی پورے ساجان سنٹر کو مختلف سیکشنوں میں تقسیم کرا کر ہر سیکشن میں خفیہ طور پر طاقتور الیکٹرون بم نصب کرائے ہوئے تھے ــــ اور ان الیکٹرون بموں کو اسی مشین سے آپریٹ کیا جا سکتا تھا۔ یہ انتظام لیڈی ایشلے نے ہنری کی باتوں سے اور عمران کے ساتھ چند جھڑپوں کے بعد اس خوف سے کرایا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ساجان سنٹر میں گھس بھی آئیں اور انہیں کسی طرح سے بھی ہلاک نہ کیا جا سکے تو آخری صورت میں وہ سیکشن ہی اڑا دیا جائے، جس میں وہ موجود ہوں ــــ الیکٹرون بموں میں یہ خصوصیت تھی کہ ان کی تباہ کاری کا رخ ہمیشہ افقی ہوتا ہے۔ چنانچہ جو سیکشن تباہ ہوتا اس کا ملبہ کسی آتش فشاں کے لاوے کی طرح فضا میں اوپر ہی اوپر اٹھتا چلا جاتا ــــ اور چونکہ بم کی بے پناہ طاقت ہر چیز کو ریزوں میں بدل دیتی تھی اس لئے یہ سارا ملبہ جو ریزوں کے بادل کی صورت میں ہوتا بالائی فضا میں جا کر ہوا میں شامل ہو جاتا تھا۔ اس طرح کسی بھی سیکشن کے اڑا دینے سے باقی کسی سیکشن کو بھی نقصان نہ پہنچ سکتا تھا ــــ ورنہ تو ایک سیکشن کے اڑنے کا مطلب ہی ہو سکتا تھا کہ پورا ساجان سنٹر ہی تباہ ہو جاتا۔ اور ساجان سنٹر کی تباہی سے زیرو یو اتھنٹ بھی خوفناک تباہی کا شکار ہو جاتا جہاں اسلحہ اور بارود کے بے پناہ ڈھیر موجود تھے۔

عمران کے اس طرح اچانک کمرے میں آ جانے کے بعد جب لیڈی ایشلے کو عمران نے تھپڑ مار کر بیڈ کی دوسری طرف گرایا تو یہ اتفاق ہی تھا کہ گرتے وقت لیڈی ایشلے کا ہاتھ خود بخود ٹرانسمٹ فیوز پر پوری قوت سے پڑا ــــ اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لیڈی ایشلے کمرے سے غائب ہو کر جہاں نمودار ہوئی وہ جگہ فائر روم کے قریب تھی۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جہاں ورکروں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جاتا تھا ــــ اور جس وقت لیڈی ایشلے وہاں پہنچی اس وقت ہال میں کوئی موجود نہ تھا۔ اس لئے کسی نے اسے اس طرح آتے نہ دیکھا۔ لیڈی ایشلے کو یہاں پہنچتے ہی فائر روم کا خیال آ گیا۔ چنانچہ وہ بجلی کی سی تیزی سے وہاں سے نکل کر فائر روم میں آ گئی۔ اور پھر اس نے وہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے کمرے اور گیلری کے سیکشن کو مشین کے بٹن دبا کر کیموفلاج کر دیا ــــ اس طرح کمرے اور گیلری کی بیرونی دیواروں میں موجود تمام سسٹم اور دروازے جام ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد اس نے ٹیلی فون پر عمران سے بات کی ــــ وہ عمران کو اس کی موت سے پہلے یہ جتلا دینا چاہتی تھی کہ اسے مارنے والی بہرحال لیڈی ایشلے ہی ہے۔ وہی لیڈی ایشلے جسے وہ بے بس سمجھ رہا تھا۔ چنانچہ فون پر بات کرتے ہوئے اس نے الیکٹرون بم آن کر دیا تھا ــــ اور جب اس نے فون کا رسیور رکھا تو الیکٹرون بم کے چارج ہونے کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا تھا۔ سبز بلب بجھ کر اب دوسرا زرد رنگ کا بلب جل اٹھا تھا۔ اور سوئی اب مزید تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی ــــ تیسرا ریڈ بلب تھا اس

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

کے جلتے ہی الیکٹرون بم پھٹ جاتا تھا۔ اس کی نظریں ڈائل پر جمی ہوئی تھیں۔ سوئی اب آخری ہندسوں کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اور پھر یکلخت ریڈ بلب جل اٹھا ـــــ اور دوسرے لمحے سوئی واپس پہلے ہندسے پر آ گئی اور بلب بجھ گیا۔

لیڈی اینشلے نے ایک طویل سانس لیا۔ سیکشن فور ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں غائب ہو چکا تھا اور اپنے ساتھ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی لے گیا تھا۔

اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور اس کے نمبر پریس کئے۔

"فریکلن سپیکنگ" ـــــ فریکلن کی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ خاصا وحشت زدہ تھا۔

"مادام سپیکنگ" ـــــ لیڈی اینشلے نے اس کی وحشت کو سمجھتے ہوئے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام ـــــ تھینک گاڈ۔ آپ زندہ ہیں۔ مادام سیکشن فور اچانک تباہ ہو گیا ہے۔ اس کا وجود ہی مٹ گیا ہے۔ اور آپ سیکشن فور میں تھیں۔ اس لئے مادام میں تو بے حد گھبرا گیا تھا" فریکلن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"نانسنس ـــــ تم احمق ہو۔ تمہیں نہیں معلوم کہ الیکٹرون بم صرف فائر روم سے آپریٹ کیا جا سکتا ہے۔ اور فائر روم میں صرف میں ہی داخل ہو سکتی ہوں۔ اس لئے جب الیکٹرون بم آپریٹ ہو گا تو میں لازماً فائر روم میں ہوں گی" ـــــ لیڈی اینشلے نے اسے بُری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ویری سوری میڈم۔ مجھے واقعی اس بات کا خیال نہ رہا تھا۔ لیکن میڈم سیکشن فور ـــــ" فریکلن نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم۔ عمران اور اس کے ساتھی جنہیں ہم مردہ سمجھ رہے تھے زندہ تھے۔ اور نجانے کس طرح اچانک میرے کمرے میں نمودار ہو گئے ـــــ چنانچہ مجھے وہاں سے نکل کر وہ سیکشن ہی اڑانا پڑا۔ اب سیکشن فور کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی ختم ہو چکے ہیں" ـــــ لیڈی اینشلے نے کہا۔

"حیرت انگیز میڈم حیرت انگیز ـــــ انہیں میں کنٹرول روم سے نیچے ریلنگ میں گرایا گیا اور وہ بارود کے ڈھیر میں گر گئے تھے۔ میں نے خود چیک کیا تھا کہ ریلنگ حرکت میں آ گئی ہے" فریکلن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"لیکن وہ عفریت پھر بھی بچ نکلے تھے۔ نجانے کس طرح۔ بہرحال تم اب ایسا کرو کہ کمپیوٹر سیکشن سے اس ریلنگ کی حرکت کی فلم منگوالو اور اسے لے کر بلیو روم میں آ جاؤ ـــــ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ ریلنگ چلنے کے باوجود یہ لوگ آخر کس طرح بچ نکلے" لیڈی اینشلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ـــــ میں ابھی فلم لے کر حاضر ہو جاتا ہوں" فریکلن نے کہا۔

اور لیڈی اینشلے نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھی اور فائر روم کے بند دروازے کی طرف

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آ گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک خصوصی لفٹ کے ذریعے ایک اور کمرے میں پہنچ گئی ـــــ یہ کمرہ بھی خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ یہ کمرہ ساجان سنٹر کے پہلے انچارج آرتھر کا ذاتی کمرہ تھا۔ اس پورے سیکشن کو بلیو سیکشن کہا جاتا تھا۔ اس لئے اس کمرے کا کوڈ بلیو روم تھا ـــــ یہاں آنے سے پہلے لیڈی ایشلے نے آرتھر کو سنٹر سے باہر بھجوا دیا تھا۔ کیونکہ آرتھر کے ساتھ کسی زمانے میں اس کے خاصے گہرے تعلقات رہے تھے۔ اور آرتھر کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ اُسے دیکھنے کے بعد لیڈی ایشلے کو اپنے آپ پر کنٹرول رکھنا مشکل ہو جاتا تھا ـــــ اور چونکہ اس وقت عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا ہوا اس کے ذہن پر سوار تھا۔ اس لئے لیڈی ایشلے نے یہی مناسب سمجھا تھا کہ آرتھر وہاں موجود ہی نہ ہو۔ تاکہ اس کی وجہ سے وہ کسی چکر میں نہ پھنس جائے ـــــ بلیو روم چونکہ آرتھر کا ذاتی کمرہ تھا۔ لیکن اب سیکشن فور کی تباہی کے بعد اور کوئی مناسب کمرہ باقی نہ رہا تھا۔ اس لئے اُسے مجبوراً یہاں آنا پڑا۔

بلیو روم میں داخل ہوتے ہی لیڈی ایشلے کی نظریں سامنے دیوار پر لگی ہوئی آرتھر کی قد آدم تصویر پر پڑیں جس میں آرتھر کھڑا مسکرا رہا تھا ـــــ اُسے دیکھتے ہی لیڈی ایشلے کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔

"کاش آرتھر اس وقت تم یہاں ہوتے۔ تاکہ ہم مل کر عمران

کی موت کا جشن مناتے" ـــــ لیڈی ایشلے نے تصویر کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور پھر ایک آرام کرسی پر ڈھیر ہو گئی۔ عمران کے اس چکر نے واقعی اُسے اعصابی طور پر بُری طرح تھکا دیا تھا ـــــ گو اُسے یقین تھا کہ سیکشن فور کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی یقیناً ختم ہو گئے ہوں گے۔ کیونکہ کیموفلاج ہو جانے کے بعد وہ وہاں سے کسی صورت نکل نہ سکتے تھے۔ اور کیموفلاج ہونے کے بعد اس نے عمران سے فون پر بات چیت بھی کی تھی ـــــ اس لئے اس بار ان کے بچ نکلنے کی کوئی بھی صورت باقی نہ رہی تھی۔ لیکن پھر بھی اس کے ذہن کے کسی کونے میں یہ خدشہ موجود تھا کہ کہیں پھر یہ بچ نہ گئے ہوں۔ لیکن پھر اُسے اپنے اس خدشے پر خود ہی ہنسی آ جاتی ـــــ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔

پھر نجانے کتنی دیر بعد اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تو لیڈی ایشلے بُری طرح چونک پڑی۔

"یس ـــــ لیڈی ایشلے سپیکنگ" ـــــ لیڈی ایشلے نے رسیور اٹھا کر تیز لہجے میں کہا۔

"مادام ـــــ میں فرینکلن بول رہا ہوں۔ کوئی اجنبی مجھے بیہوش کر کے الماری میں ٹھونس کر چلا گیا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو وہ غائب ہے۔ اور مادام ٹاپ سیکشن اور الیکس سیکشن میں بھی اجنبی نمودار ہوتے ہیں جنہیں میں نے بلیک روم میں پہنچوا دیا ہے۔ اور ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ مادام

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اجنبیوں کے نمودار ہونے کا سن کر اس کا ذہن ایک بار پھر زلزلے کی زد میں آ گیا تھا۔ اس نے رسیور رکھتے ہی چیخ کر پوچھا "کون ہے" ـــــ اور دروازے کے باہر سے فریکلن کی آواز سنائی دی تو لیڈی ایشلے بری طرح اچھل پڑی۔ اس نے جلدی سے بیڈ کی سائیڈ دراز کھولی۔ اس میں ریوالور موجود تھا۔ ریوالور ہاتھ میں لیتے ہی وہ مڑی۔

"یس ـــ کم ان" ـــــ لیڈی ایشلے نے ریوالور کو پشت کی طرف کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور فریکلن اندر داخل ہوا۔ مادام ایک لمحے کے لئے چکرا گئی کیونکہ آنے والا ہر لحاظ سے فریکلن ہی تھا۔

"فلم لے آئے ہو" ـــــ لیڈی ایشلے نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ اس کی تیز نظریں فریکلن کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"یس میڈم" ـــــ فریکلن نے جواب دیا۔ اور پتلون کی جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور کی جھلک نظر آئی اور یہ جھلک دیکھتے ہی مادام نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ آگے کیا ـــــ اور دوسرے لمحے کمرہ ریوالور کے دھماکے کے ساتھ ہی انسانی چیخ کی آواز سے گونج اٹھا۔

گڑگڑاہٹ کی آواز سنتے ہی عمران آڈرے کا خیال چھوڑ کر اپنی پنڈلی پر جھک گیا کیونکہ آڈرے کافی فاصلے پر تھا اور اب اتنا وقت نہ رہا تھا کہ وہ آڈرے تک پہنچ سکتا۔

پنڈلی میں موجود ٹرانسمیٹ فیوز کو دباتے ہی عمران کے ذہن پر یک لخت اندھیرے کا پردہ سا تن گیا۔ اس کے ذہن میں آخری احساس خوف ناک گڑگڑاہٹ اور گیلری کے بری طرح لرزنے کا تھا ـــــ دوسرے لمحے اس کے ذہن پر تن جانے والا پردہ یکلخت غائب ہو گیا۔ اور اس نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھا۔ جس میں بے شمار مشینیں نصب تھیں ـــــ اور ہر مشین کے سامنے ایک آپریٹر کام کر رہا تھا۔ عمران جس جگہ موجود تھا۔ اس طرف دیوار کی دو بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔ یہ الماریاں ہال کمرے سے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ذرا سائیڈ پر ہٹ کر تھیں اور نسبتاً اندھیرے میں تھیں۔ عمران جلدی سے اٹھ کر الماری کی سائیڈ ہو گیا۔

مشینوں پر مسلسل کام ہو رہا تھا۔ اسی لمحے عمران کے کانوں میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران یک لخت چونک پڑا ۔۔۔ اور اُسے پہلی بار احساس ہوا کہ اس کے دائیں طرف کسی کمرے کا دروازہ ہے۔ اور جس جگہ الماریاں تھیں وہاں راہداری تھی۔ اس لئے یہ جگہ ہال سے قدرے ہٹ کر تھی۔ عمران پلک جھپکنے میں آگے بڑھا اور دروازے سے ٹک گیا ۔۔۔ دروازہ لاک نہ تھا اس لئے اس کے ساتھ لگتے ہی دروازہ بے آواز کھلتا گیا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ دفتر نما چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی سائیڈ میں میز اور اس کے پیچھے کرسی تھی ۔۔۔ کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اور فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ ریوالونگ کرسی دوسری طرف گھومی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ دروازہ کھلتے ہوئے نہ دیکھ سکا تھا ۔۔۔ عمران بڑی احتیاط سے آگے بڑھا اور دروازے کے ساتھ ہی ایک الماری کی سائیڈ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔

دوسرے لمحے گفتگو سن کر وہ چونک پڑا۔ کیونکہ گفتگو سے اُسے پتہ چلا کہ نوجوان کا نام فرینکلن ہے۔ جب کہ وہ لیڈی اسٹلے سے بات چیت کر رہا تھا ۔۔۔ لیڈی اسٹلے اُسے بتا رہی تھی کہ اس نے کس طرح سیکشن فور کو اڑا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا ہے۔ اس کے بعد لیڈی اسٹلے نے اُسے فلم لے کر بلیو روم میں آنے کے لئے کہا۔ اور فرینکلن نے او کے کہہ کر

رسیور رکھ دیا۔ اور کرسی میز کی طرف گھمائی۔ لیکن اب چونکہ عمران الماری کی سائیڈ میں تھا۔ اس لئے وہ فرینکلن کو نظر نہ آسکتا تھا۔ فرینکلن نے رسیور رکھ کر میز پر رکھے ہوئے ایک انٹرکام کا بٹن دبایا اور کسی کو کمپیوٹر سیکشن سے فلم منگوانے کا حکم دیا ۔۔۔ انٹرکام پر حکم دیتے ہوئے اچانک میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے ایک ٹیلی فون سے تیز گھنٹی بج اٹھی۔ اور فرینکلن نے چونک کر اس کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ فرینکلن سپیکنگ" ۔۔۔ فرینکلن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس ۔۔۔ میں ٹی بول رہا ہوں۔ ایکس سیکشن سے۔ باس یہاں اچانک دو افراد ایکس روم میں نمودار ہوئے ہیں۔ دو اجنبی۔ باس وہ ایکس روم سے باہر نکلنا چاہتے تھے۔ لیکن میں نے انہیں دیکھتے ہی روم سسٹم جام کر کے انہیں بے ہوش کر دیا ہے ۔۔۔ باس ان کے پاس تھری سکس سٹور کی مشین گنیں ہیں باس۔ ان کا کیا کرنا ہے باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"دو اجنبی افراد نمودار ہوتے ہیں ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہیں یہ۔ ایکس روم میں کیسے نمودار ہو گئے۔ وہاں تو انتہائی قیمتی مشینری موجود ہے۔ اچھا تم انہیں فوراً بلیک ہال میں پہنچا دو۔ میں خود چیک کر دوں گا" ۔۔۔ فرینکلن نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"بہتر باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کمال ہے۔ دو اجنبی افراد نمودار ہو گئے ہیں۔ کیا ٹی نے شراب پی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

رکھی ہے۔ لیکن بٹی تو انتہائی ذمہ دار آدمی ہے" ۔۔۔ فرینکلن نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور رسیور کو کریڈل پر رکھا۔ لیکن رسیور کریڈل پر رکھتے ہی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور فرینکلن نے چونک کر رسیور دوبارہ اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ فرینکلن سپیکنگ" ۔۔۔ فرینکلن نے کہا۔

"باس۔ میں ڈیگران بول رہا ہوں۔ باس ٹاپ سیکشن میں اچانک تین افراد نمودار ہوتے ہیں۔ لیکن ٹاپ سیکشن میں پھیلی ہوئی گیس کی وجہ سے وہ نمودار ہوتے ہی بے ہوش ہو چکے ہیں ۔۔۔ یہ تینوں اجنبی افراد ہیں۔ میں نے انہیں فوراً کریڈل مشین کے ذریعے ٹاپ سیکشن سے نکال کر اپنے کمرے میں منگوا لیا ہے۔ کیونکہ اگر وہ زیادہ دیر ٹاپ سیکشن میں رہتے تو ختم ہو جاتے" ۔۔۔ ڈیگران کی تیز آواز سنائی دی۔

"تین اجنبی افراد۔ یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ کہاں سے آ رہے ہیں یہ افراد۔ پہلے ایکس سیکشن کے انچارج نے رپورٹ دی ہے کہ دو افراد وہاں نمودار ہوئے ہیں ۔۔۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ تین افراد ٹاپ سیکشن میں نمودار ہوتے ہیں" ۔۔۔ فرینکلن نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس ۔۔۔ باس۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ویسے باس ان کے نمودار ہونے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہیڈ کوارٹر سے آتے ہوں۔ ٹرانسمٹ فیوز کے ذریعے ۔۔۔ اس لئے باس میں نے انہیں فوراً ٹاپ سیکشن سے نکال لیا تھا" ۔۔۔ ڈیگران نے گھبرائی ہوئی آواز

میں جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اوہ مجھے تو خیال ہی نہ آیا تھا۔ لیکن وہاں سے آنے والوں کی تو پہلے باقاعدہ اطلاع دی جاتی ہے۔ اور پھر وہاں سے آنے والے ٹاپ سیکشن اور ایکس روم میں کیسے نمودار ہو سکتے ہیں۔ وہ تو مین ہال میں پہنچتے ہیں" ۔۔۔ فرینکلن نے پریشان لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ جیسے آپ حکم فرمائیں" ۔۔۔ ڈیگران کا لہجہ خاصا سہما ہوا تھا۔

"اوکے ۔۔۔ تم ان تینوں کو بلیک ہال میں بھجوا دو۔ پہلے بھی دو آدمی وہاں پہنچائے گئے ہوں گے۔ میں چیک کرتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں" ۔۔۔ فرینکلن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"انہیں چیک کرنے کی ضرورت نہیں۔ پہلے تم اپنے کمرے میں نمودار ہونے والے کو تو چیک کرو" ۔۔۔ اچانک عمران نے الماری کی سائیڈ سے نکلتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ہلکی مشین گن بدستور موجود تھی۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم کون ہو" ۔۔۔ فرینکلن عمران کو دیکھتے ہی گھبرا کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے پتلون کی جیب کی طرف بڑھنے لگا۔

"خبردار ۔۔۔ ورنہ بھون ڈالوں گا" ۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

اور فرینکلن نے گھبرا کر ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اتنی دیر میں عمران

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے مشین گن والے ہاتھ کو بجلی کی سی تیزی سے حرکت دی اور مشین گن اچھل کر دوبارہ اس کے ہاتھ میں آئی تو اس بار اس کی نال اس کی مٹھی میں تھی ــــــ اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کا بٹ لہراتا ہوا پوری قوت سے فریکلن کی کھوپڑی سے ٹکرایا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے عمل پذیر ہوا کہ فریکلن سنبھل ہی نہ سکا ــــــ اور مشین گن کے بٹ کی بھرپور ضرب کھا کر وہ چیختا ہوا فرش پر جا گرا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کے جسم پر پیر رکھا۔ فریکلن نے تڑپ کر اٹھنا چاہا لیکن اُسی لمحے عمران نے اس کی کھوپڑی پر دوسری ضرب جمائی ــــــ اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہو گئے۔ عمران ضرب لگا کر تیزی سے مڑا۔ اور اس نے گہری نظروں سے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرے میں دو الماریوں کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔ عمران ان الماریوں کی طرف بڑھا ــــــ اُسے فوری طور پر میک اپ کی تلاش تھی۔ کیونکہ فریکلن کا قد و قامت اور جسم اس سے کافی حد تک مشابہ تھا۔ لیکن الماریوں میں سوائے مختلف ٹیپوں اور فلموں کے باکسز کے اور کوئی چیز نہ تھی ــــــ عمران واپس میز کی طرف آیا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ــــــ فریکلن سپیکنگ" ــــــ عمران نے فریکلن کے لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"باس ــــــ روکس بول رہا ہوں۔ کیمیوٹر سیکشن سے فلم پہنچ گئی ہے" ــــــ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"او۔ کے ــــــ ابھی اسے اپنے پاس رکھو۔ میں منگوا لیتا ہوں اور

ہاں سنو روکس۔ مادام نے میک اپ باکس کی فرمائش کی ہے"۔ عمران نے کسی خیال کے تحت کہا۔

"میک اپ باکس ــــــ لیکن باس۔ سا جان سنٹر میں تو میک اپ باکس نہیں ہے۔ البتہ زیرو ڈپارٹمنٹ کا شفٹ انچارج بارکر میک اپ میں تجربے کرتا رہتا ہے۔ اس کے پاس مختلف قسموں کے میک اپ باکس موجود ہیں" ــــــ روکس نے جواب دیا۔

"اوہ ــــــ ٹھیک ہے۔ تم اس سے فوراً جدید قسم کا کوئی میک اپ باکس منگوا لو۔ لیکن انتہائی جلدی۔ تمہیں معلوم ہے کہ مادام اپنے حکم کی تعمیل میں دیر پسند نہیں کرتی۔ اور پھر مجھے بتاؤ۔ لیکن فوراً کام ہونا چاہیئے" ــــــ عمران نے سخت اور تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ــــــ میں ابھی منگواتا ہوں" ــــــ روکس نے کہا۔ اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اُسے قدرے اطمینان ہو گیا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے متعلق تو سن ہی چکا تھا کہ وہ کسی بلیک روم میں موجود ہیں ــــــ اور پانچ افراد کا مطلب تھا۔ کہ بے چارہ آڈرسے نہ آسکا تھا۔ وہ ہمیشہ کے لئے اپنے بچوں سے جدا ہو چکا تھا۔ عمران کو اس کا افسوس ضرور تھا۔ لیکن سچویشن ہی ایسی ہو گئی تھی کہ وہ اسے بچا نہ سکا تھا ــــــ ساتھیوں کے متعلق اسے فی الحال فکر نہ تھی کیونکہ جب تک فریکلن یا مادام ان کے متعلق ہدایات نہ دیتے ان کے خلاف مزید کوئی کارروائی نہ ہو سکتی تھی۔ اور مادام کو تو علم ہی نہ تھا اور فریکلن اس کے سامنے بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

اس نے پہلے اپنا لباس اتارا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

بے ہوش پڑے ہوئے فرینکلن کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ فرینکلن کے لباس میں اور فرینکلن اس کا لباس پہن چکا تھا جس میں ایک ریوالور بھی موجود تھا ۔۔۔ عمران نے اس کی نبض چیک کی تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ فرینکلن کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ جلدی ہوش میں آنے والا نہیں ہے۔ اس نے جلدی سے میز کی درازیں کھولیں ۔۔۔ اور ان میں موجود کاغذات باہر نکال کر انہیں دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ اور پھر ایک کاغذ کھولتے ہی وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے کاغذ کی مزید تہیں کھولیں یہ ساجان سنٹر کا تفصیلی نقشہ تھا ۔۔۔ جس میں ہر سیکشن اور اس کی کارکردگی کی بھی تفصیل شامل تھی۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے بلیک ہال کے ساتھ ساتھ بلیو روم کو بھی مارک کر لیا ۔۔۔ اس کے بعد اس نے کاغذ کو تہہ کر کے پتلون کی پچھلی جیب میں ڈال دیا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ عمران نے فرینکلن کے لہجے میں کہا۔

"باس ۔۔۔ روکس بول رہا ہوں۔ میک اپ باکس پہنچ گیا ہے" روکس نے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ میک اپ باکس میرے کمرے میں پہنچا دو۔ اور سنو۔ باکس میز پر رکھ دیا جائے۔ میں باتھ روم میں جا رہا ہوں۔" عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے ایک سائیڈ پر موجود چھوٹا دروازہ دیکھ لیا تھا جس پر باتھ کے

الفاظ موجود تھے۔ اس نے جلدی سے رسیور رکھتے ہی جھک کر فرش پر پڑے ہوئے فرینکلن کو اٹھایا اور تیزی سے باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا ۔۔۔ فرینکلن کو باتھ روم کے فرش پر لٹا کر وہ مڑا اور اس نے باتھ روم کے دروازے کی جھری سے آنکھ لگا دی۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری جسم کا نوجوان کمرے میں داخل ہوا ۔۔۔ اس کے ہاتھ میں ایک باکس تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے باکس میز پر رکھا اور پھر باتھ روم کے دروازے کی طرف دیکھتا ہوا مڑ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو عمران باتھ روم سے باہر نکلا ۔۔۔ اور سب سے پہلے وہ کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو لاک کیا اور مڑ کر میز سے باکس اٹھا لیا۔ اور واپس باتھ روم میں آ گیا ۔۔۔ باکس میں موجود ٹیوبز خاصی جدید تھیں۔ عمران نے مختلف ٹیوبز باہر نکالیں اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے مصروف ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد جب اس نے ہاتھ روکے تو باتھ روم کے آئینے میں فرینکلن کی شکل نظر آنے لگی ۔۔۔ عمران نے فنشنگ ٹچز لگائے اور پھر باکس بند کر دیا۔ اب مسئلہ تھا فرینکلن کا۔ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں لیکن باتھ روم میں ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جس سے وہ فرینکلن کے ہاتھ پیر باندھ سکتا ۔۔۔ چنانچہ وہ اسے اٹھا کر باہر لے آیا۔ وہ اگر چاہتا تو اسے گولی مار کر ہمیشہ کے لئے ختم کر سکتا تھا۔ لیکن کسی نہتے اور بے ہوش آدمی کو اس طرح موت کے گھاٹ اتارنا عمران کی فطرت کے خلاف تھا ۔۔۔ اس نے الماری کھولی اور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اس کے نچلے خانے میں فرینکلن کو توڑ موڑ کر ٹھونس دیا۔ یہ خانہ خالی تھا۔ الماری چونکہ خاصی بڑی اور گہری تھی۔ اس لئے کسی نہ کسی طرح وہ فرینکلن کو اندر ایڈجسٹ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ الماری کے پٹ بند کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا ——— اس نے لاک کھولا اور ہال میں آ گیا۔ ہال میں موجود آپریٹر چونک کر مڑے اور ان سب کے ہاتھ تیزی سے سلام کے لئے اٹھ گئے۔ عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ——— اس کا ایک ہاتھ پتلون کی جیب میں رکھے ہوئے چھوٹے ریوالور کے دستے پر ہی جما ہوا تھا۔ سب مشین گن اس نے وہیں کمرے میں ہی چھوڑ دی تھی ——— کیونکہ فرینکلن کا چست لباس ایسا تھا کہ اس میں سب مشین گن کے چھپانے کی کوئی گنجائش نہ تھی ——— بیرونی دروازے سے باہر نکلتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری میں آگے بڑھتا گیا۔ نقشہ اس کی جیب میں تھا اس لئے اس بار اسے کوئی پریشانی نہ تھی ——— بلیو روم کافی فاصلے پر تھا۔ اس لئے اسے بلیو روم تک پہنچنے میں کم از کم پندرہ منٹ لگ گئے۔ بلیو روم کا دروازہ بند تھا۔ دروازہ لکڑی کا تھا۔ اس لئے عمران نے ہاتھ اٹھا کر مؤدبانہ انداز میں دستک دی۔

"کون ہے" ——— اندر سے لیڈی ایشلے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مادام ——— میں فرینکلن ہوں" ——— عمران نے اونچی لیکن مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔ پھر چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

"یس۔ کم ان" ——— لیڈی ایشلے کی آواز دوبارہ سنائی دی اور عمران کا منہ بن گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ دروازہ اندر سے لاک نہ تھا۔ اگر عمران کو پہلے سے اس کا اندازہ ہوتا تو پھر شاید وہ دستک دینے کا تکلف ہی نہ کرتا۔ اس نے خالی ہاتھ سے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا گیا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"تم لے آئے ہو" ——— لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"یس میڈم" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے پتلون کی جیب میں موجود ہاتھ باہر کھینچا۔

اسی لمحے مادام کا پشت کی طرف موجود ہاتھ تیزی سے باہر آیا۔ لیکن عمران اس کے کھڑے ہونے کے انداز سے ہی سچویشن سمجھ گیا تھا ——— اس لئے جیسے ہی مادام کا وہ بازو آگے آیا۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ گولی مادام کے ہاتھ پر پڑی اور نہ صرف مادام کے ہاتھ سے ریوالور بلکہ اس کے حلق سے ساتھ ہی چیخ بھی نکلی ——— اور وہ بے اختیار اپنا ہاتھ جھٹکنے لگی۔ لیکن دوسرا لمحہ عمران کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا۔ شاید اسے مادام سے اتنی پھرتی کی توقع نہ تھی۔ ہاتھ کو جھٹکنے کے دوران ہی مادام اپنی جگہ سے اچھلی اور عمران کے سینے پر پوری قوت سے فلائنگ کک ماری ——— اور عمران اچھل کر پیچھے بند دروازے سے جا ٹکرایا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے بھی نکل گیا۔ مادام کسی ماہر جمناسٹک کی طرح قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی ہی تھی کہ اس بار عمران اپنی جگہ سے اچھلا ——— مادام بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹی اس کا خیال تھا کہ عمران بھی اس کی طرح فلائنگ کک لگانے کے لئے اچھلا ہے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

لیکن عمران اس کے قریب پہنچتے ہی یک لخت رکا اور دوسرے لمحے مادام بری طرح چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر بیڈ کے اوپر سے ہوتی ہوئی دیوار کے ساتھ پوری قوت سے ٹکرائی ---- اور پھر دھڑام سے بیڈ کے اوپر آ گری۔ عمران نے اس کے گرتے ہی ایک قدم آگے بڑھایا۔ اور مادام کا بازو پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دیا ---- اس بار مادام مقابل کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ زوردار دھماکہ ہوا۔ اور مادام کسی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح فرش پر گری اس بار اس کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا اور یہ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ مادام ہوش و حواس کھو بیٹھی ---- مادام کے نیچے گرتے ہی عمران ایک بار پھر آگے بڑھا۔ اور اس نے مادام کو گلے سے پکڑ کر فضا میں اٹھالیا۔ لیکن مادام کا جسم بے حس و حرکت رہا تو اس نے اسے بیڈ پر اچھال دیا ---- اور خود ایک طرف رکھی ہوئی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اسے نائلون کی رسی کا ایک بڑا سا ٹکڑا نظر آ گیا تھا۔ رسی کے اس ٹکڑے کے ساتھ ایک خوب صورت فریم دیوار کے ساتھ بندھا ہوا تھا ---- عمران نے فریم کو پکڑ کر کھینچا اور پھر رسی اس سے علیحدہ کر کے وہ واپس بیڈ کی طرف مڑا اس نے مادام کے ہاتھ پشت پر کر کے انہیں اچھی طرح باندھ دیا کیونکہ اسے فکر تھی کہ مادام پھر ٹرانسمٹ نیوز کی مدد سے غائب نہ ہو جائے ---- یہی وجہ تھی کہ اس نے مادام کو ایک لمحے کے لیے بھی سنبھلنے کا موقع نہ دیا تھا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس ---- عمران کے حلق سے مادام جیسی آواز نکلی۔

"مادام ---- میں فرینکلن بول رہا ہوں۔ مادام غضب ہو گیا ہے۔ وہ اجنبی میرا لباس پہن کر اور میرا میک اپ کر کے یہاں سے باہر نکلا ہے۔ میز کی درازیں بھی کھلی پڑی ہیں۔ اور ساجان سنٹر کا نقشہ بھی غائب ہے۔ اس نے آپ کا نام کہہ کر روکس سے میک اپ باکس منگوالیا تھا" فرینکلن کی بری طرح گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"احمق آدمی۔ تمہیں اب یہ سب کچھ یاد آ رہا ہے۔ اگر میں بھی تمہاری طرح غافل ہو جاتی تو پورا سنٹر اڑ جاتا۔ وہ تمہارے میک اپ میں میرے پاس پہنچ گیا تھا۔ لیکن میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے ---- اب وہ بے ہوشی کے عالم میں میرے سامنے پڑا ہے" ---- عمران نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ مادام ---- وہ حیرت انگیز آدمی ہے مادام۔ اگر مجھے اچانک ہوش نہ آ جاتا تو نجانے کیا ہوتا۔ مادام یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں شاید" ---- فرینکلن نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"وہ مر چکے ہیں یہ اور گروپ ہے۔ ان سے بھی زیادہ خطرناک ایک خوف ناک بات سامنے آئی ہے۔ بتاؤ ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ میں اس وقت کل کتنے افراد ہوں گے" ---- عمران نے پوچھا۔

"مادام۔ ڈیڑھ سو کے قریب افراد ہیں ---- کیوں مادام"

فرینکلن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اس اجنبی نے ایک انکشاف کیا ہے۔ انتہائی خوف ناک انکشاف

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ساجان سنٹر میں انہوں نے کہیں خفیہ طور پر ہائی پاور میگما بم پھینک دیا ہوا ہے۔ تم جانتے ہو میگما بم کیا ہوتا ہے" ___ عمران کا لہجہ بے حد تیز تھا۔ اس نے جان بوجھ کر ایک فرضی بم کا نام لے دیا۔

"میگما بم ___ نہیں مادام ___ میں تو یہ نام پہلی بار سن رہا ہوں" فریکلن نے عمران کی توقع کے عین مطابق جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی خوفناک اور جدید بم ہے۔ یہ ہوا میں ملنے والی اس گیس سے آپریٹ ہو جاتا ہے جو انسانی سانسوں سے پیدا ہوتی ہے ___ جہاں یہ بم موجود ہو وہاں دس یا دس سے زیادہ افراد جیسے ہی اکٹھے ہوں گے یہ بم پھٹ پڑے گا۔ اور اس میں اتنی طاقت ہے کہ یہ ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ دونوں کو بیک وقت خاک کا ڈھیر بنا سکتا ہے ___ اور اس میں ایک اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ کسی مشینری سے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس کی حالت عام دوا کے کیپسول سے بڑی نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم زیرو پوائنٹ اور ساجان سنٹر میں موجود اپنے تمام افراد کو لے کر فوراً لاڈیم سنٹر پہنچ جاؤ۔ پھر وہاں سے مجھے کال کرنا۔ اس کے بعد میں نیا پروگرام بتاؤں گی" ___ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام ___ اس خوفناک بم کی موجودگی میں آپ یہاں رہیں گی" ___ فریکلن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق آدمی۔ مجھے کیا خطرہ ہے۔ جب یہاں دس افراد ہی نہ ہوں گے تو بم پھٹے گا ہی نہیں۔ اس لئے جو میں کہہ رہی ہوں فوراً اس پر عمل کرو

فوراً" ___ عمران نے اسے بری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔ اس نے ساجان سنٹر کی تباہی کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ یہاں موجود بے گناہ افراد کی اتنی بڑی تعداد کو نہ مارنا چاہتا تھا۔ اس لئے مجبوراً اسے یہ چکر چلانا پڑا۔

"زیرو پوائنٹ اور ساجان سنٹر دونوں کو کلوز کرنا پڑے گا" فریکلن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فریکلن ___ میں آخری بار تمہیں وارننگ دے رہی ہوں۔ حکم کی تعمیل کرو۔ کیا تم نے مجھے احمق سمجھ رکھا ہے" ___ عمران نے لیڈی ایشلے کی آواز میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ___ ٹھیک ہے مادام" ___ فریکلن نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ___ رسیور رکھنے کے بعد وہ الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے تو اس کی نظریں ایک کونے میں موجود کیپسولوں سے بھری ہوئی دوا کی شیشی پر پڑ گئیں۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی ___ اس نے شیشی کا ڈھکن کھول کر اس میں سے ایک کیپسول نکالا اور پھر شیشی واپس رکھ کر الماری بند کرنے ہی لگا تھا کہ اسے ایک تھیلے کی تھوڑی سی کھلی ہوئی زپ میں سے خنجر کا دستہ نظر آیا۔ اس نے جلدی سے تھیلا اٹھایا اس کی زپ کھولی تو واقعی اس میں مختلف سائزوں کے تیز دھار اور نوکیلے خنجر خاصی تعداد میں موجود تھے ___ عمران نے ایک خنجر منتخب کیا اور تھیلا واپس الماری میں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ڈال کردہ مڑا اور بیڈ کی طرف بڑھ آیا۔ مادام کی پنڈلی پر فل جراب چڑھی ہوئی تھی۔ عمران نے خنجر کی نوک سے جراب کو کاٹا۔ اور پھر اسے وہ مخصوص ابھار نظر آگیا۔ جہاں ٹرانسمٹ فیوز پنڈلی کے اندر موجود تھا۔ عمران نے خنجر کی مدد سے کسی ماہر سرجن کی طرح پنڈلی میں خنجر کی نوک اتار دی۔ دوسرے لمحے مادام کے جسم میں حرکت ہوئی اور ساتھ ہی اس کے حلق سے دردبھری چیخ نکل گئی۔ لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آپریشن مکمل کیا۔ اور خون میں لتھڑا ہوا ٹرانسمٹ فیوز پنڈلی سے باہر نکال لیا۔ مادام اب بری طرح پھڑکنے لگی تھی۔ اس کی پنڈلی سے خون بہنے لگا تھا۔

"میں نے تمہاری یہ سلیمانی ٹوپی ٹائپ فیوز نکال لیا ہے مادام۔ تاکہ تم پھر نہ غائب ہو جاؤ۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے ٹارگٹ بدل جانے کی وجہ سے ٹرانسمٹ فیوز بے کار ہو چکا ہے۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ فیوز اس سنٹر کی حد تک کارآمد ہے۔ اور اسی فیوز کی وجہ سے ہی ہم تمہارے الیکٹرون بم کا شکار ہونے سے بچ گئے تھے"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ خون آلود خنجر ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم درندے ہو۔ بھیڑیئے ہو"۔۔۔ مادام نے کراہتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ درندے بھی ہم ہیں۔ سیکشن فور کو الیکٹرون بم سے اڑاتے وقت تو تم نے معصوم بھیڑ کا کردار ادا کیا تھا۔ بہرحال میری بات سن لو مادام۔۔۔ اب میں نے اس کھیل کو ختم کرنے کا فیصلہ

کر لیا ہے۔ یہ کیپسول دیکھ رہی ہو۔ اس کیپسول کے اندر ایک خوفناک بم موجود ہے۔ اور اب یہ کیپسول تمہیں کھانا پڑے گا۔ یہ تمہارے معدے میں پہنچ کر پھٹ جائے گا۔۔۔ اور تمہارا یہ خوب صورت جسم واقعی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گا۔ لو اسے کھا لو" عمران نے کیپسول اس کی آنکھوں کے سامنے نچاتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ مجھے مت مارو۔ میں اسے نہیں کھاؤں گی" مادام نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسے نہیں کھاؤ گی"۔۔۔ عمران نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اور ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر دبا دی۔ گردن پر زور پڑتے ہی مادام کا منہ خودبخود کھل گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے بری طرح تڑپنا شروع کر دیا۔

"مت مارو۔۔۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک"۔۔۔ مادام نے بری طرح تڑپتے ہوئے کہا۔

عمران نے کیپسول اس کے جبڑا کھلے ہوئے منہ کی طرف بڑھایا تو مادام کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔

"ارے۔۔۔ تم تو رونے لگیں۔ واہ۔ یاورلینڈ کی چیف میں اس طرح رونے لگ جائے گی۔ میں تو یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا"۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری ہر بات ماننے کو تیار ہوں۔ مجھے زندہ رہنے دو۔ مت مارو"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے بری طرح گھگھیاتے ہوئے کہا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"سوچ لو۔ ویسے میں جب چاہوں یہ کیپسول تمہارے حلق میں ٹھونس سکتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ میں کسی عورت کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا ۔۔۔ کمزور دل کا آدمی ہوں۔ اس لئے یہ کیپسول والی موت میں نے تمہارے لئے منتخب کی تھی۔ کیونکہ کیپسول کھانے کے دس منٹ بعد تمہارا جسم ٹکڑوں میں تبدیل ہوگا۔ اور میرے یہاں سے جانے کے لئے یہ دس منٹ کافی ہیں ۔۔۔ ورنہ تو ریوالور کی ایک ہی گولی تمہاری چیئرمین شپ کے خاتمے کے لئے کافی ہے" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے مت مارو پلیز مجھے مت مارو۔ تم جیسے چاہو گے ویسے ہی ہوگا۔ مجھے مت مارو۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتی" ۔۔۔ لیڈی ایشلے اب واقعی منتوں پر اتر آئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ۔ میں تمہیں ساتھ لے کر فائر روم میں جانا چاہتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کیپسول پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"فائر روم میں ۔۔۔ مگر کیوں" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تاکہ میں دیکھ سکوں کہ الیکٹرون بم کس طرح آپریٹ ہوتے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"م ۔۔۔ م ۔۔۔ میں تیار ہوں" ۔۔۔ مادام نے فوراً ہی کہا۔ اور عمران اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مادام کی آنکھوں میں چمک کیوں ابھری ہے۔

مادام کا یقیناً یہ خیال تھا کہ یہاں سے باہر نکلتے ہی اس کے آدمی اسے بچا لیں گے ۔۔۔ لیکن اب اسے کیا معلوم تھا کہ عمران نے اس کا بندوبست پہلے ہی کر رکھا ہے۔

مادام بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہوئے۔ لیکن پھر وہ سنبھل گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ کھولا ۔۔۔ اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آ گئے۔ لیڈی ایشلے کمرے سے باہر نکل کر جیسے ہی دائیں طرف مڑنے لگی۔ عمران نے اسے بازو پکڑ کر بائیں طرف موڑ دیا ۔۔۔ اور لیڈی ایشلے لنگڑاتی ہوئی بائیں طرف چل پڑی۔

"مجھے فائر روم کے راستے کا علم ہے لیڈی ایشلے ۔۔۔ اور تم معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے یہیں برآمدے میں ہی یہ کیپسول تمہارے حلق میں اتارنا پڑے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ خاصا سرد تھا۔

لیڈی ایشلے نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور خاموشی سے آگے بڑھتی رہی۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ فائر روم کے دروازے تک پہنچ گئی ۔۔۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔ کیونکہ اتنا سفر کرنے کے باوجود سنٹر کا ایک بھی آدمی اسے نظر نہ آیا تھا۔ بلکہ وہ کمرے جہاں ان لوگوں کو لازماً موجود ہونا چاہئے تھا وہ بھی خالی پڑے ہوئے تھے ۔۔۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پورا سنٹر خالی ہو چکا ہو۔ لیکن اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا۔ اور خاموشی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سے فائر روم کے دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ فائر روم کے دروازے کے درمیان شیشے کا ایک چوکھٹا تھا۔ باقی دروازے سپاٹ تھے۔

"میرے ہاتھ کھولو۔ تاکہ میں اس کا لاک کھول سکوں۔" لیڈی ایشلے نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــ اب ٹرانسمٹ فیوز تو تمہارے پاس نہیں ہے۔ اس لئے تمہارے ہاتھوں کا بندھا رہنا فضول ہے" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر وہ لیڈی ایشلے کے دونوں ہاتھ کھولنے لگا۔

"یہ تمہاری زندگی بچانے کا آخری موقع ہے مادام۔ اگر تم نے ذرا بھی کوئی غلط حرکت کی تو پھر ہمارا تمہارا معاہدہ ختم" ـــ عمران نے اس کے ہاتھ کھولتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں معاہدے کی خلاف ورزی نہ کروں گی" لیڈی ایشلے نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر اس نے شیشے کے اوپر اپنی ہتھیلی رکھ دی۔ ہلکی سی کھٹاک کی آواز ابھری۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا ـــ مادام نے قدم آگے بڑھا دئیے۔ عمران اس کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ کمرہ خاصا چھوٹا تھا۔ اور اس میں صرف ایک ہی مشین موجود تھی۔

اندر داخل ہوتے ہی مادام یک لخت بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور اس کے ساتھ ہی اس کا مکہ پوری قوت سے عمران کے پیٹ میں پڑا۔ لیکن عمران اپنی جگہ سے ذرا سا بھی نہ ہلا۔

"بس اتنی ہی طاقت ہے پاور لینڈ کی چیئرمین میں۔ تمہاری مملکت کا نام اب پاور لینڈ کی جگہ کچھ اور رکھنا پڑے گا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مادام مکہ مار کر تیزی سے پیچھے ہٹتی گئی۔ اس کے چہرے پر جھلاہٹ کی بجائے طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

عمران ابھی اس کی اس طنزیہ مسکراہٹ کی وجہ تسمیہ سوچ رہا تھا۔ کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیٹ میں کوئی دھماکہ سا ہوا ہو ـــ اور اس کے ساتھ ہی دھماکے بڑھنے لگے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے پیٹ کے اندر زبردست بمباری کی جا رہی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور بھی اس کی انگلیوں سے خود بخود پھسل کر نیچے جا گرا ـــ اور عمران ساکت و جامد کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔ اس کا جسم قطعاً مفلوج اور بے حس ہو چکا تھا۔

"اب پتہ چلا کہ میں واقعی پاور لینڈ کی چیئرمین ہوں" لیڈی ایشلے نے آگے بڑھ کر فرش پر گرا ہوا عمران کا ریوالور اٹھاتے ہوئے کہا۔

اور عمران خاموش بت بنا کھڑا تھا۔ اس کی زبان بھی حرکت کرنے سے معذور ہو چکی تھی۔ البتہ صرف اس کی آنکھیں اور پلکیں حرکت کر رہی تھیں۔ اس لحاظ سے وہ ایک زندہ بت تھا۔

"میں پہلے تمہارے دوسرے ساتھیوں کا پتہ کر لوں۔ اگر تم سیکشن فور سے نکل آئے ہو تو پھر لازماً وہ بھی کہیں نہ کہیں ضرور نمودار ہوئے ہوں گے" ـــ لیڈی ایشلے نے کہا۔ اور مشین کی سائیڈ پر پڑے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھالیا اور دو تین نمبر پریس کئے۔ لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا۔ مادام کے چہرے پر حیرت کے آثار بڑھتے جا رہے تھے۔

"یہ کیا ہوا ——— فریکلن اٹنڈ کیوں نہیں کر رہا" ——— لیڈی لفٹے تیز لہجے میں بڑبڑائی۔ اور اس نے کریڈل دبا کر دوسرے نمبر پریس کئے۔ لیکن پھر بھی دوسری طرف پر خاموشی طاری رہی۔

"اوہ ——— یہ کیا ہو گیا" ——— لیڈی ایشلے نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔ اس نے دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ عمران اسی طرح بت بنا خاموش اور بے حس و حرکت کھڑا تھا۔

بلیک روم ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کی دیواریں بہت مضبوط اور ٹھوس تھیں اور دیواروں کے ساتھ قدیم زمانے کے تشدد کے آلات لٹکے ہوئے تھے ——— کمرے کی ایک سائیڈ پر ایک چھوٹی لیکن اونچی باکس نما مشین کھڑی تھی جس کے سامنے ایک لوہے کا بنچ پڑا ہوا تھا۔ اس مشین میں سے تاریں نکل کر اس بنچ کے نیچے غائب ہو رہی تھیں ——— کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ کمرے کے سپاٹ فرش پر عمران کے ساتھی لاشوں کی صورت میں ایک قطار میں پڑے ہوئے تھے۔ البتہ آڈر ان میں موجود نہ تھا وہ سیکشن فور کے ساتھ ہی ختم ہو چکا تھا۔

کمرے میں خاصی زیادہ ٹھنڈک تھی۔ خاص طور پر فرش تو بے حد ٹھنڈا تھا۔ اور شاید فرش کی اسی ٹھنڈک نے ہی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات کو ختم کرنے میں حصہ لیا تھا۔ کیونکہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

بلیک زیرو کی آنکھیں خود بخود کھل گئی تھیں۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا جسم یخ پانی کے کسی ٹب میں ڈوبا ہوا ہو۔ وہ چند لمحوں تک تو بے حس و حرکت پڑا رہا ـــــ پھر اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ جسم واقعی بے حد سرد ہو رہا تھا۔ لیکن بہرحال وہ حرکت کر سکتا تھا۔ بلیک زیرو نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنے ساتھیوں کو قطار کی صورت میں بے ہوش پڑے دیکھ کر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا ـــــ اُسے سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ سب یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کیونکہ عمران کے کہنے پر اس نے جب پنڈلی میں فٹ ٹرانسمٹ فیوز کو دبایا تو اس کے ذہن پر یک لخت تاریکی چھا گئی ـــــ اور اُسے ہوش پہلی بار یہاں آیا تھا۔ اُسی لمحے صفدر اور تنویر کے جسموں میں بھی حرکت ہوئی۔ اور چند لمحوں بعد دونوں بھی اٹھ کر بیٹھ گئے۔ وہ دونوں بھی حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل بدستور بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ ہم کہاں آ گئے ہیں" ـــــ صفدر نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ نجانے وہ کہاں ہے" بلیک زیرو نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے عمران کی بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی عمران نہیں ہے" ـــــ صفدر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ٹائیگر اور کیپٹن شکیل دونوں کو ہوش میں لانا پڑے گا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ خطرہ قریب ہی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے عمران والا حربہ اس پر آزمانا شروع کر دیا تھا۔ ناک اور منہ بیک وقت بند کر دیئے ـــــ اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل کے جسم میں واقعی حرکت پیدا ہونے لگی تو وہ اُسے چھوڑ کر ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی تھوڑی دیر بعد ہوش میں آ گیا۔

صفدر اس دوران دروازے کی طرف بڑھا لیکن دروازہ باہر سے بند تھا۔ اور فولاد کا بنا ہوا دروازہ بے حد مضبوط تھا اُسے توڑا بھی نہ جا سکتا تھا۔

"اب کیا کیا جائے۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہیئے" ـــــ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن نکلیں کیسے۔ یہ دروازہ تو ٹوٹنے والا نہیں ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھہرو ـــــ میں ایک تدبیر کرتا ہوں" ـــــ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اور اس کے قریب جا کر اکڑوں بیٹھ گیا۔ اس کا سر اب دروازے کے نصف تک آ گیا تھا ـــــ یہ وہی جگہ تھی جہاں باہر سے لاک نصب تھا۔ اور اس کے آثار اندر بھی نظر آ رہے تھے۔ لیکن اس جگہ پر ایک فولادی پلیٹ علیحدہ سے نصب تھی۔ کیپٹن شکیل چند لمحے اس پلیٹ اور اس کی سائیڈوں کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"یہ دروازہ بڑی آسانی سے کھولا جاسکتا ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے" ۔۔۔ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے سارے ساتھیوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے اس مخصوص لاک کا سسٹم سمجھ لیا ہے۔ یہ اروناسسٹم کا لاک ہے۔ جس میں صرف ایک کمزوری ہوتی ہے۔ دیکھو یہ کیسے کھلتا ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر جس جگہ فولادی پلیٹ نصب تھی۔ اس کی مخالف سمت میں دروازے کے دوسرے حصے پر اس نے زور زور سے مکے برسانے شروع کر دیئے۔ باقی ساتھی حیرت سے اس کی یہ کارروائی دیکھ رہے تھے۔

"کیا تمہارے دماغ میں تو خلل نہیں آ گیا شکیل صاحب۔ لاک کدھر ہے۔ اور تم کدھر مکے برسا رہے ہو" ۔۔۔ تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

لیکن کیپٹن شکیل نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے اپنا عمل جاری رکھا۔ وہ مسلسل دروازے پر مکے برسا رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اچانک کھٹاک کی آواز ابھری اور کیپٹن شکیل نے مکے برسانے بند کر دیئے۔

"لیجئے تنویر صاحب۔ دروازہ کھل چکا ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے دباتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کمال ہے۔ یہ تو جادو ہے" ۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"جادو نہیں تنویر صاحب تکنیک ہے۔ اروناسسٹم میں مین لیور ایک راڈ ہوتا ہے جو دروازے کی دوسری سائیڈ پر ایک ہک نما حصے میں پھنسا ہوتا ہے۔ اگر راڈ اس ہک سے نکل آئے تو دروازہ کھل جاتا ہے ۔۔۔ اس تکنیک کا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح یہ تالا کسی بھی چابی یا ماسٹر کی سے نہیں کھولا جاسکتا۔ سوائے اس تکنیک کے۔ اور تم نے دیکھا کہ اس کی اس کمزوری کا علم ہو تو دروازہ کتنی آسانی سے کھل جاتا ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور سب مسکرا دیئے۔ کیپٹن شکیل نے اس دوران ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک راہداری سی تھی۔ وہ کمرے سے نکل کر راہداری میں آ گئے۔ راہداری خالی تھی۔

"اب کدھر جانا ہے" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"چل پڑو کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے ایک طرف کو چل پڑے۔ راہداری کا موڑ مڑتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیونکہ ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا ۔۔۔ اندر ایک بڑا ہال کمرہ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں۔ لیکن اندر کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ مشینیں بھی بند تھیں۔

"یہ تو مین کنٹرول روم لگتا ہے۔ لیکن یہاں نہ کوئی آدمی ہے اور نہ ہی کوئی مشین چل رہی ہے۔ یہ چکر کیا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور پھر وہ ہال میں داخل ہو گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کے پیچھے بنے ہوئے کمرے میں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

پہنچ گئے۔ یہ کمرہ بھی خالی پڑا ہوا تھا۔

"ارے یہ مشین گن ——— یہ تو وہی ہے جو ہم سب کے ہاتھوں میں تھی" ——— اچانک میز پر پڑی ہوئی مشین گن پر نظریں پڑتے ہی ٹائیگر بول پڑا۔

"اوہ ——— یہ تو عمران کی گن ہے۔ اس کا دستہ گہرے نیلے رنگ کا ہے۔ ہمارے والی مشین گنوں کے دستے کا رنگ ہلکا نیلا تھا" ——— صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے آگے بڑھ کر مشین گن اٹھالی۔

ابھی وہ کمرے کا جائزہ لے رہے تھے کہ یک لخت میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور وہ سب چونک پڑے۔

"رسیور نہ اٹھانا۔ شاید یہاں ہماری موجودگی چیک کی جا رہی ہے" ——— صفدر نے کہا۔

اور بلیک زیرو کا رسیور کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ یک لخت رک گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی کافی دیر تک بجتی رہی پھر خاموشی ہو گئی۔

"دفتر کی پوزیشن بتا رہی ہے کہ یہاں لوگ کام کرتے رہے ہیں لیکن یہ سب آخر چلے کہاں گئے" ——— کیپٹن شکیل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں مین کنٹرول روم میں چلنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس کمرے میں پھنس جائیں" ——— صفدر نے کہا۔

اور پھر وہ سب سر ہلاتے ہوئے واپس مین کنٹرول روم میں

پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی وہ سب مین کنٹرول روم کی بند مشینوں کا جائزہ لینے لگے۔ اور پھر ایک مشین کو غور سے دیکھتے ہی بلیک زیرو چونک پڑا۔ یہ ویژن مشین تھی ——— ایسی ہی مشین دانش منزل میں بھی نصب تھی۔ اور بلیک زیرو اس مشین کو آسانی سے آپریٹ کر سکتا تھا۔

"دروازہ بند کر دو۔ میں ویژن مشین آپریٹ کرتا ہوں۔ اس سے پورے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہمیں علم ہو جائے گا" ——— بلیک زیرو نے اونچی آواز میں کہا اور ٹائیگر نے بھاگ کر دروازہ بند کر دیا۔ اور خود اس کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ دروازے کو اندر سے لاک کرنے کا سسٹم موجود نہ تھا۔

"یہ تو کوئی پیچیدہ مشین ہے۔ تم اسے آپریٹ کیسے کرو گے۔ ایسا نہ ہو الٹا ہی چکر چل پڑے" ——— تنویر نے مشین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے یہی سوچ کر ایکسٹو نے مجھے اسی مہم پر بھیجا ہوگا۔ میں مشینری کو آسانی سے آپریٹ کرنا جانتا ہوں" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی اس نے بڑے اطمینان بھرے اور ماہرانہ انداز میں مشین کو آن کر کے آپریٹ کرنا شروع کر دیا ——— اور اسے اس طرح بظاہر انتہائی پیچیدہ مشین کو آپریٹ کرتے دیکھ کر سب نے ہی سر ہلا دیا۔ اب انہیں بھی یقین ہو گیا تھا کہ مشینری کو آپریٹ کرنے کے لحاظ سے عامر واقعی ان سے زیادہ معلومات کا حامل ہے۔

مشین کے درمیان میں موجود چھوٹی سی سکرین پر مختلف مناظر ابھر

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

رہے تھے۔ یہ مختلف چھوٹے بڑے کمروں کے مناظر تھے۔ لیکن یہ سب کمرے انسانوں سے خالی تھے۔

"کمال ہے ــــ یہاں تو ایک بھی آدمی نظر نہیں آرہا" بلیک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

سوائے ٹائیگر کے باقی ساتھی بھی اب اس مشین کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ وہ بھی یہ سب کچھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔

مختلف مناظر بدلتے رہے۔ بلیک زیرو مسلسل مختلف بٹن پریس کر رہا تھا۔ اور آپریٹنگ ناب کو آہستگی سے گھما رہا تھا کہ اچانک ایک منظر سکرین پر ابھرا۔ اور وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" ارے اس میں ایک آدمی موجود ہے ــــ ان سب نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے بھی ناب سے بے اختیار ہاتھ اٹھا لیا تھا۔ اور سکرین پر منظر ٹھہر گیا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی اکاونٹی مشین موجود تھی ــــ جس پر مختلف خانے بنے ہوئے تھے۔ اور ہر خانے پر نمبر درج تھے۔ اور ہر خانے میں مختلف رنگوں کے بلب تھے۔ مشینری تو انہیں اب تک بہت سے کمروں میں نظر آئی تھی اس لئے وہ سب اس مشین کو دیکھ کر نہ اچھلے تھے ــــ بلکہ اس مشین کے ساتھ اور گیٹ کے قریب ایک آدمی کھڑا تھا۔ اور چونکہ انسانی شکل انہیں پہلی بار نظر آئی تھی اس لئے وہ سب اسے دیکھ کر چیخ پڑے تھے۔

" یہ تو کوئی بت ہے۔ حرکت ہی نہیں کر رہا ــــ صفدر نے کہا۔

"نہیں ــــ پلکیں جھپکا رہا ہے۔ اور سانس بھی لے رہا ہے لیکن

بے حس و حرکت ہے ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

" ارے ارے ــــ ٹھہرو ٹھہرو۔ یہ تو آئی کوڈ ہے۔ میں نے واضح طور پر محسوس کیا ہے ــــ صفدر نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب حیرت سے سکرین کو دیکھنے لگے۔ ان سب کی نظریں اب سکرین پر نظر آنے والے نوجوان کی آنکھوں پر جمی ہوئی تھیں جو خاموش کھڑا صرف پلکیں جھپکا رہا تھا ــــ گو پلکیں جھپکنے کی رفتار معمول سے بھی سست تھی۔ لیکن اس کے باوجود پلکیں مسلسل جھپک رہی تھیں۔

" عمران ــــ یہ عمران ہے۔ اس نے آئی کوڈ میں بتایا ہے کہ وہ عمران ہے میک اپ میں ــــ صفدر نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

" ہاں ــــ یہ عمران ہے۔ تم نے صحیح سمجھا ہے ــــ اچانک ہال کے کونے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور وہ سب بجلی کی طرح اچھل کر اس کونے کی طرف مڑے۔ لیکن کونہ خالی تھا۔

" میں لیڈی ایشلے بول رہی ہوں پاور لینڈ کی چیئرمین۔ تم نے اپنے لیڈر عمران کی حالت دیکھ لی ہے۔ وہ میرے لئے اب راکھ کا ڈھیر بن چکا ہے ــــ میں جس وقت چاہوں ایک لمحے میں اس کے جسم کو ریزے ریزے کر سکتی ہوں۔ اور اب رہ گئے تم۔ تو تم اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ ــــ لیڈی ایشلے کی کرخت اور گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

ٹائیگر نے جلدی سے بند دروازے کو کھولنا چاہا لیکن دروازہ اب جام ہو چکا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"وہ ہمارا لیڈر نہیں ہے۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے"
اچانک بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔
"مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو۔ میں سب سمجھتی ہوں۔ شروع سے لے کر آخر تک تم اس کے ساتھ رہے ہو۔ اور اب کہہ رہے ہو کہ وہ تمہارا لیڈر نہیں ہے ـــــ اور اگر لیڈر نہیں ہے تب بھی تم مجرم ہو۔ اور سزائے موت تمہارا مقدر ہے" ـــــ لیڈی اینٹلے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
"سنو لیڈی اینٹلے ـــــ جذبات میں آکر کوئی قدم نہ اٹھانا ورنہ ہو سکتا ہے۔ تمہیں پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے۔ تم کیا سمجھ رہی ہو کہ ہم ریت کی بوریاں ہیں جن پر تم آسانی سے نشانہ بازی کر سکتی ہو۔ یہ تمہارا مین کنٹرول روم ہے ـــــ جہاں اس وقت ہم موجود ہیں۔ اور جیسے ہی تم نے ہم پر حملہ کیا۔ میں ایک لمحے میں پورا کنٹرول روم اڑا دوں گا اور اس کے بعد تم جانتی ہو کہ تمہارے اس سنٹر کا کیا حشر ہو گا" ـــــ بلیک زیرو نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔
"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو بچے۔ لیڈی اینٹلے کو۔ پاور لینڈ کی چیئر مین کو۔ تمہاری یہ جرأت ـــــ تو پھر دیکھو پہلے اپنے لیڈر عمران کا حشر دیکھو۔ دیکھو وہ کس طرح اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ تاکہ تمہیں میری طاقت کا اندازہ ہو سکے" ـــــ لیڈی اینٹلے کی بری طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی مائیک آن کیا جاتا ہے۔
یہ آواز سنتے ہی بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے ایک اور مشین کی طرف دوڑا۔ اس نے جلدی سے اس مشین کے قریب پہنچ کر اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ یہ مشین لیڈی اینٹلے کی آواز سنائی دیتے ہی اپنے آپ کام کرنے لگ گئی تھی ـــــ اور اسے کام کرتے دیکھ کر بلیک زیرو اس کی ساخت اور کارکردگی کو سمجھ گیا تھا۔ یہ مشین اور ہیڈ کنٹرولنگ مشین تھی۔ یہ مختلف سسٹم کو کنٹرول کرنے والی مشین تھی ـــــ اور بلیک زیرو نے تیزی سے اس کے مختلف بٹن دبائے۔ تو مشین پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جل اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی مین کنٹرول روم کا بند دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"سب لوگ اس دروازے کے ساتھ اسے پریس کر کے کھڑے ہو جائیں تاکہ پھر یہ بند نہ ہو جائے۔ میں لیڈی اینٹلے کو ٹریس کر لوں" ـــــ بلیک زیرو نے واپس ویژن مشین کی طرف دوڑتے ہوئے کہا۔
اور باقی سب ساتھی دوڑ کر کھلے دروازے کے سامنے قطار بنا کر اس کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔
بلیک زیرو نے جلدی جلدی مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اور ویژن مشین کی سکرین پر ایک بار پھر منظر بدلنے لگ گئے۔ بلیک زیرو کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں ـــــ اور پھر ایک جھماکے سے جیسے ہی ایک منظر ابھرا بلیک زیرو نے بے اختیار ناب کو گھمانے والا اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ کیونکہ سکرین پر اب جو منظر ابھرا تھا اس میں ایک عورت موجود تھی جو ابھی ابھی اس کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اور تیزی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سے ایک کونے میں موجود بڑی سی مشین کی طرف بڑھ رہی تھی۔ مشین کے اوپر سیاہ رنگ کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔ اس عورت نے ایک جھٹکے سے غلاف اس مشین سے اتار کر ایک طرف پھینکا ۔۔۔ اور پھر وہ مشین کے نیچے سے ایک سٹول کھینچ کر اس پر بیٹھ گئی۔ سٹول مشین کے ساتھ ہی لنک تھا۔ اس سٹول کی ساخت ایسی تھی جیسے کوئی تختہ ہو۔۔۔ جس کا پہلا حصہ سٹول بنا ہو۔ بلیک زیرو اس سٹول کو دیکھتے ہی چونکا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے وہ اسی کنٹرولنگ مشین کی طرف دوڑ پڑا۔

"صفدر۔۔۔ سکرین پر دیکھو جب سٹول پر بیٹھی ہوئی عورت نیچے گرے مجھے بتانا۔ میں ایک کوشش کر رہا ہوں دعا کرو کامیاب ہو جائے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور اس نے انتہائی تیزی سے اوور ہیڈ کنٹرولنگ مشین کے نچلے حصے میں ایک سرخ رنگ کا ہینڈل باہر کو کھینچا اور اس کے ساتھ اس کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔۔۔ مشین میں گونج سی پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکے سے مین کنٹرول روم کا کھلا دروازہ یک لخت بند ہو گیا۔ اس دروازے کے اس طرح بند ہو جانے سے اس کے سامنے کھڑے ہوئے ساتھی بھی گیند دل کی طرح اچھل کر کمرے سے باہر جا گرے۔۔۔ اب وہاں صرف صفدر اور بلیک زیرو رہ گئے تھے۔

"وہ گر گئی ہے۔۔۔ اچانک مشین کے ساتھ ٹکرا کر گر گئی ہے۔ وہ سٹول مشین کے اندر گھس گیا ہے۔ وہ فرش پر پڑی اٹھنے

کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔ صفدر نے اسی لمحے چیختے ہوئے کہا۔

"کاش یہ کچھ دیر کے لئے بے ہوش ہو جاتے"
بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ وہ بے ہوش نہیں ہوئی۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ وہ شاید اس سٹول کو کھینچنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔ صفدر نے چیخ کر کہا۔

اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے دوبارہ وہی بٹن پریس کیا اور ساتھ ہی ہینڈل کو واپس اپنی جگہ فٹ کر دیا۔ دوسرے لمحے مشین میں پہلے جیسی گونج پیدا ہوئی۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکے سے مین کنٹرول روم کا بند ہونے والا دروازہ دوبارہ کھل گیا۔

"ارے ارے۔۔۔ وہ پھر گر گئی ہے۔ مشین میں سے وہ سٹول یک لخت باہر نکل کر اس سے ٹکرایا ہے وہ اس بار حرکت نہیں کر رہی وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔ صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔

"آؤ جلدی آؤ۔۔۔ اب اسے ڈھونڈنا ہو گا۔ جلدی آؤ"
بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اچھل کر کھلے دروازے سے باہر نکل آیا۔ صفدر بھی دوڑتا ہوا اس کے پیچھے باہر آ گیا۔
ان کے ساتھی باہر راہداری میں موجود تھے۔ وہ پہلے ہی دروازہ اچانک بند ہو جانے کی وجہ سے باہر آ چکے تھے۔

"آؤ میرے ساتھ۔۔۔ میرا خیال ہے میں نے اس کمرے کی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ساخت کو پہچان لیا ہے۔ یہ اس عمارت کے کونے والا کمرہ ہے۔" بلیک زیرو نے باہر نکلتے ہی کہا اور پھر وہ دائیں طرف بھاگتا گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے بھاگ پڑے۔ راہداری کے اختتام پر ایک پتلا سا دروازہ موجود تھا ۔۔۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور وہاں پہنچتے ہی بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ واقعی یہ وہی کمرہ تھا۔ جس میں وہ مشین اور اس کے سامنے فرش پر پڑی ہوئی لیڈی ایشلے موجود تھی۔

"کمال ہے مسٹر عامر ۔۔۔ آپ نے تو واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے" ۔۔۔ صفدر نے مڑ کر بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی مسٹر صفدر۔ پہلے ہمیں عمران کو اس کیفیت سے نکالنا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ویسے اندرونی طور پر اس کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے کہ اس نے سیکرٹ سروس کے ممبران پر اپنا تاثر ڈال دیا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے وہ یہاں آکر سخت بوریت محسوس کر رہا تھا کیونکہ سوائے عمران کے ساتھ لٹکے رہنے کے اور کوئی کام ہی نہ ہوا تھا۔ اور بلیک زیرو چونکہ بحیثیت ایکسٹو سب پر حکم چلانے اور حاوی رہنے کا عادی ہو چکا تھا ۔۔۔ اس لئے وہ عام ممبر کے طور پر اور وہ بھی ایک اجنبی کے اپنے آپ کو کچھ زیادہ ہی انڈر اسٹیمیٹ کر رہا تھا۔ لیکن اسی تھوڑے سے وقفے میں اس کا سارا موڈ ہی بدل گیا تھا۔ بس قسمت کی بات تھی کہ اس کا داؤ چل گیا تھا ۔۔۔ ویسے مشین تو ظاہر

ہے دانش منزل میں موجود تھی۔ اس لئے اسے آپریٹ کرنا تو اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ لیکن اوور ہیڈ کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا ہی اس کے خیال کے مطابق اصل کام تھا ۔۔۔ اور یہ وہ اس لئے کر گزرا تھا کہ عمران نے ایک بار ایک بین الاقوامی سائنسی نمائش کے متعلق شائع شدہ کتابچے میں اس مشین کی کارکردگی پر اسے تفصیلی لیکچر دیا تھا ۔۔۔ کیونکہ عمران کا خیال تھا کہ دانش منزل میں اس مشین کو نصب کیا جائے۔ لیکن پھر بعد میں اس نے اس کا خیال ترک کر دیا تھا کیونکہ اس مشین کی کارکردگی میں ایک اہم نقص یہ تھا کہ اس میں نصب کمپیوٹر ایک عام کمپیوٹر پر مخصوص کوڈ پنچ کرنے سے بھی خود بخود چل پڑتا تھا ۔۔۔ اور اس مشین کی ساخت اور اس کے اس طرح خود چل پڑنے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ وہی مشین ہے۔ چنانچہ اس نے نہ صرف اسے آپریٹ کر لیا بلکہ اسے اپنے کنٹرول میں کر کے اس سے فائدہ بھی اٹھا لیا ۔۔۔ باقی رہی کمرے کی تلاش کی بات تو یہ بڑی معمولی سی بات تھی۔ کیونکہ اسے اس مشین کی ساخت کے متعلق اتنا علم تھا کہ اس کی بیرونی آپریٹنگ رینج سو گز سے زیادہ نہیں ہے ۔۔۔ اس لئے ظاہر ہے لیڈی ایشلے جس کمرے میں تھی وہ اس کی رینج میں تھا۔ اس لئے مشین نے اس سٹول کو آپریٹ کر لیا۔ کیونکہ اس مشین میں خاصیت تھی کہ یہ متحرک فولادی چیزوں کو خود حرکت دیتی تھی ۔۔۔ اور سٹول فولادی ہونے کے ساتھ ساتھ اس مشین کے ساتھ لنک تھا اس لئے اس کی رینج میں آگیا۔ اور پھر کمرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ کسی بلڈنگ کے کونے کا کمرہ ہے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اس لئے ضرورت سے زیادہ ہی مستطیل تھا۔ ایسے کمرے بڑی بلڈنگوں کے انتہائی کونے میں ہی ہو سکتے ہیں۔ اور مین کنٹرول روم سے باہر نکلتے ہی بلیک زیرو نے دیکھ لیا تھا کہ دائیں طرف راہداری کا اختتام تھا۔۔۔ جب کہ بائیں طرف راہداری حد نظر تک چلی گئی تھی۔ اس لئے وہ دائیں طرف دوڑتا ہوا اس کمرے تک پہنچ گیا تھا۔

لیڈی اینشلے مشین کے سامنے بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ سٹول کی اچانک ضرب اس کے پیٹ کے نچلے حصے پر اس قدر شدید پڑی تھی کہ وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہونے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"اسے ہوش میں لے آیا جائے۔ اب یہ عمران کے پاس ہمیں خود لے چلے گی"۔۔۔ صفدر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے یک لخت آگے بڑھ کر لیڈی اینشلے کو گردن سے پکڑ کر اونچا کیا۔ اور پھر ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیا۔ دوسرے لمحے لیڈی اینشلے کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئی۔

"سنو لیڈی اینشلے۔۔۔ میں عورتوں پر رحم کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ اس لئے ہمیں اس کمرے میں لے چلو جہاں عمران موجود ہے"۔ تنویر نے لیڈی اینشلے کے ہوش میں آتے ہی غرا کر کہا۔ اس کا لہجہ خاصا بھیانک تھا۔

"اوہ۔۔۔ تو تم یہاں پہنچ گئے"۔۔۔ لیڈی اینشلے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی اچھل کر ایک بار پھر پشت کے بل فرش پر گری۔ تنویر نے ایک اور زوردار تھپڑ

اسے جڑ دیا تھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"۔۔۔ تنویر نے ایک بار پھر اسے گردن سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ خود بری طرح چیختا ہوا پیچھے کھڑے ساتھیوں پر جا گرا۔ لیڈی اینشلے نے یک لخت پوری قوت سے اس کے پیٹ میں گھٹنا مار دیا تھا۔ اور پھر تنویر کے نیچے گرتے ہی لیڈی اینشلے یک لخت کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی دروازے سے باہر جا گری۔۔۔ مشین گن چونکہ تنویر کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ اس لئے اس پر مشین گن کا فائر بھی نہ کیا جا سکا۔ البتہ بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں جو تنویر سے ٹکرا کر گرنے سے بچ گئے تھے دروازے کی طرف دوڑے لیکن لیڈی اینشلے باہر گرتے ہی کسی گیند کی طرح اچھلی۔۔۔ اور پھر انتہائی تیزی سے دوڑتی ہوئی وہ آگے بڑھ گئی۔

"رک جاؤ۔۔۔ ورنہ"۔۔۔ یک لخت بلیک زیرو نے چیختے ہوئے کہا۔

لیکن لیڈی اینشلے رکنے کی بجائے یک لخت تیزی سے مڑی اور مین کنٹرول روم کے کھلے دروازے میں داخل ہو گئی۔ بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں بھی اس کے پیچھے بے تحاشا دوڑتے ہوئے کنٹرول روم میں پہنچے۔ باقی ساتھی بھی اب باہر نکل کر ان کے پیچھے آ رہے تھے۔

لیکن مین کنٹرول روم خالی پڑا ہوا تھا۔ لیڈی اینشلے وہاں موجود نہ تھی۔ بلیک زیرو تیزی سے ملحقہ کمرے کی طرف دوڑا۔ لیکن یہ کمرہ بھی خالی پڑا ہوا تھا۔۔۔ اس نے باتھ روم بھی چیک کر لیا لیکن

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

لیڈی ایشلے غائب ہو چکی تھی۔

صفدر اور باقی ساتھی اُسے الماریوں کے پیچھے تلاش کر رہے تھے کہ یک لخت مین کنٹرول روم کا دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا ۔۔۔ اور وہ سب یہ دھماکہ سنتے ہی تیزی سے پلٹے ہی تھے کہ اور ہیڈ کنٹرول مشین ایک خوف ناک دھماکے سے پھٹ گئی۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وہ سب بے اختیار اچھل کر نیچے گر گئے ۔۔۔ مشین کے پرزے پورے کنٹرول روم میں پھیل گئے۔ وہ سب چونکہ دروازے سے کافی فاصلے پر تھے اس لئے مشین کے پھٹنے کے بعد اس کے پرزوں کی بارش کی زد میں آنے سے بچ گئے ورنہ اس مشین کے چھوٹے چھوٹے پرزے گولیوں سے کم ثابت نہ ہوتے۔

"تم شیطان صفت لوگ ہو۔ اب تم اس کنٹرول روم سے باہر نہیں نکل سکتے۔ اب میں تم سب کو تڑپا تڑپا کر ماردوں گی"

اچانک لیڈی ایشلے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور بلیک زیرو تیزی سے اٹھ کر ویژن مشین کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک ویژن مشین میں سے دھواں سا نکلنے لگا اور صفدر نے جو بلیک زیرو کے قریب تھا اُسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچ لیا ۔۔۔ اور دوسرے لمحے ویژن مشین بھی ایک خوف ناک دھماکے سے پھٹ گئی۔ اگر صفدر دھواں نکلتے دیکھ کر بلیک زیرو کو بروقت نہ پکڑ لیتا تو اس بار بلیک زیرو کی موت یقینی تھی ۔۔۔ وہ یقیناً مشین پھٹنے کے وقت اس کے قریب پہنچا

اور نتیجہ صاف ظاہر تھا۔ اور پھر تو جیسے ہال میں موجود ہر مشین میں سے دھواں نکلنے لگا۔

"کمرے میں دوڑو ۔۔۔ کمرے میں سب مشینیں پھٹنے والی ہیں" صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے ملحقہ کمرے کی طرف دوڑے۔ اسی لمحے مین کنٹرول ہال میں جیسے قیامت برپا ہو گئی ۔۔۔ خوف ناک دھماکوں سے باری باری تمام مشینیں پھٹنے لگیں۔ لیکن وہ چونکہ ملحقہ کمرے میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس لئے فضا میں مشین گن کی گولیوں کی طرح اڑتے ہوئے پرزوں کی زد سے بچے ہوئے تھے۔

"یہ لیڈی ایشلے یقیناً پاگل ہو گئی ہے۔ جو اس قدر قیمتی مشینری کو خود تباہ کر رہی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پاگل ہو یا نہ ہو۔ البتہ اگر ہم یہاں زیادہ دیر رہے تو ضرور پاگل ہو جائیں گے۔ لیڈی ایشلے اسی کنٹرول روم سے کہیں گئی ہے۔ اس لئے کوئی نہ کوئی راستہ باہر نکلنے کا یہاں ضرور ہوگا" ۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ میں نے راستہ تلاش کر لیا ہے" ۔۔۔ اچانک ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے دروازے کے قریب موجود الماری کی طرف دوڑا۔

"یہ الماری سیدھی نہیں ہے۔ اس کا دروازے والا حصہ آگے کو ہے۔ یقیناً اس کے پیچھے وہ راستہ ہوگا" ۔۔۔ ٹائیگر نے الماری

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

اور واقعی یہ خاصی واضح سی بات تھی جس پر اب تک کسی نے غور نہیں کیا تھا۔ اس لئے سب بے اختیار ٹائیگر کے پیچھے الماری کی طرف دوڑ پڑے ـــــ ٹائیگر نے الماری کے دروازے والے حصے کو پکڑ کر جھٹکے سے دائیں بائیں گھمانا چاہا۔ اور دوسرے لمحے وہ سب بُری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ الماری کا وہ حصہ تیزی سے بائیں طرف کو گھوما ـــــ اور اس کے ساتھ اس کی پچھلی دیوار کا ایک حصہ ایک طرف کو سمٹ گیا۔ دوسری طرف سیڑھیاں اترتی صاف دکھائی دے رہی تھیں وہ سب تیزی سے اس خلا کو کراس کرتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگے ـــــ الماری بائیں طرف گھوم کر تیزی سے واپس اپنی جگہ آنے لگی تھی۔ لیکن ٹائیگر نے زور لگا کر اُسے واپس آنے سے روک دیا۔ اور جب اس کے سب ساتھی خلا کراس کر گئے تو آخر میں اس نے بھی چھلانگ لگائی اور خلا کراس کر کے سیڑھیاں اترتا گیا الماری اس کے پیچھے خود بخود واپس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔

سیڑھیوں کا اختتام ایک چھوٹے سے کمرے میں ہوا۔

"اوہ ـــــ یہ لفٹ ہے" ـــــ صفدر نے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر موجود اکلوتے بٹن کو دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی سیڑھیوں کی طرف سے آنے والے دروازے پر فولادی چادر آ گری ـــــ اور اس کے ساتھ ہی کمرہ واقعی کسی لفٹ کی طرح اوپر چڑھتا گیا۔ اور چند لمحوں بعد

ہی اس کی حرکت رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور وہ تیزی سے اسے کراس کر کے دوسری طرف آ گئے۔ یہ ایک راہداری سی تھی۔

"ہا ـــــ ہا ـــــ ہا ـــــ اب تم لوگ تڑپ تڑپ کر مرو گے انتہائی عذاب ناک موت ـــــ ہا ـــــ ہا ـــــ ہا" ـــــ اچانک راہداری کے آخری سرے پر ایک کمرے میں سے لیڈی ایشلے کی قہقہے لگاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور صفدر نے ہاتھ اٹھا کر سب کو محتاط رہنے کا اشارہ کیا۔ تنویر نے دانتوں میں ہونٹ دباتے ہوئے کاندھے سے مشین گن اتار لی ـــــ لیڈی ایشلے کی آواز سنتے ہی اس کی آنکھوں میں سرخی سی چھا گئی۔ لیکن صفدر نے یک لخت ہاتھ بڑھا کر اس کی مشین گن کی نال کو نیچے کی طرف جھکا کر اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اب وہ سب بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے ـــــ لیڈی ایشلے کی آواز اب سنائی نہ دے رہی تھی۔ اور نہ ہی وہ راہداری میں نمودار ہوئی تھی۔ وہ سب بلی کی طرح محتاط انداز میں چلتے ہوئے اس کمرے کے دروازے تک پہنچے جس میں سے لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی تھی ـــــ صفدر نے ذرا سا سر آگے بڑھا کر اندر جھانکا۔ اور پھر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بڑی سی میز کے اوپر ایک مستطیل طرز کی کافی بڑی مشین موجود تھی ـــــ لیکن کمرہ خالی تھا۔ صفدر اچھل کر کمرے میں داخل ہوا۔ اور اُسے اس طرح اندر جاتے دیکھ کر اس کے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

باقی ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ صفدر نے تیزی سے کمرے کو ہر طرف سے چیک کیا۔ لیکن کمرہ بالکل خالی تھا۔ لیڈی ایشلے ایک بار پھر غائب ہو چکی تھی ——— مستطیل مشین پر موجود بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے وہ باقاعدہ کام کر رہی تھی۔

"اوہ ——— یہ پھر غائب ہو گئی" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اس مشین کو دیکھو عامر۔ یہ کیا چیز ہے" ——— صفدر نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور بلیک زیرو اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ وہ غور سے مشین کو دیکھ رہا تھا لیکن مشین اس کی سمجھ سے باہر تھی ——— یہ کوئی نئی قسم کی مشین تھی۔ اور پھر بلیک زیرو کی نظریں اس مشین کے نچلے حصے میں لکھے ہوئے الفاظ پر پڑ گئیں اور وہ چونک پڑا۔

"یہ تو ڈسٹرکشن مشین ہے۔ تباہ کرنے والی۔ اوہ۔ لیڈی ایشلے نے اس مشین کے ذریعے کنٹرول روم کی مشینری کو تباہ کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔ اور پھر وہ اور زیادہ آگے کو جھک گیا۔ مشین چونکہ بالکل نئی تھی۔ اس لئے اس پر موجود اشاراتی الفاظ باقاعدہ موجود تھے۔ اور تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد بلیک زیرو اسے کسی حد تک سمجھ گیا تھا۔

"مسٹر صفدر ——— یہ واقعی ڈسٹرکشن مشین ہے۔ ایٹمک کنٹرول سے چلنے والی۔ اس سنٹر کی تمام مشینری اسی سے لنک ہے۔ اور اس کے ذریعے جس مشین کو چاہو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ دیکھو۔ یہ مین کنٹرول روم کا سیکشن ہے۔ اور یہ دوسرے بے شمار سیکشن ہیں۔

"یہ سائیڈ پر بلب کیسے جل بجھ رہے ہیں" ——— ٹائیگر نے کہا۔ اور بلیک زیرو اس پر جھک گیا۔

"اوہ ——— یہ ہلیم گیس فائر ہے۔ اوہ۔ لیڈی ایشلے نے مین کنٹرول روم میں ہلیم گیس فائر کیا ہے۔ اسی لئے وہ عذاب ناک موت کا ذکر کر رہی تھی" ——— بلیک زیرو نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہلیم گیس کیا ہوتی ہے" ——— کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"اس گیس کے شکار کی ہڈیاں نرم ہو کر مڑتی تڑتی رہتی ہیں۔ اور یہ عمل کئی گھنٹوں تک جاری رہتا ہے۔ اس طرح جسم کی ایک ایک ہڈی آہستہ آہستہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے ——— اور انسانی گوشت کا ایک لوتھڑہ سا بن جاتا ہے۔ واقعی ایک عبرت ناک اور خوف ناک موت ہوتی ہے۔ اگر ہم بروقت وہاں سے نکل آنے میں کامیاب نہ ہو جاتے تو اس وقت ہمارا بھی حشر ہو رہا ہوتا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔ اور سارے ممبرز کے جسموں میں سردی کی تیز لہریں دوڑنے لگیں۔ وہ واقعی اس خوف ناک موت سے بال بال بچے تھے۔

"اب یہاں کھڑے ہو کر باتیں کرنے کا کیا فائدہ ہمیں لیڈی ایشلے کو تلاش کرنا چاہیئے۔ مین کنٹرول روم کی طرح یہاں بھی کوئی اور راستہ ہوگا" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن وہ کھلے دروازے کی بجائے اس راستے سے کیوں گئی ہے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"کھلے دروازے والا راستہ سوائے مین کنٹرول روم کے اور کہیں نہ جا سکتا ہو گا۔ پھر وہ ادھر کیوں آتی۔ مجھے یقین ہے وہ ہماری

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

طرف سے مطمئن ہونے کے بعد اب عمران کی طرف گئی ہو گی" صفدر نے کہا۔

"راستہ اس مشین کے ذریعے ہی کھلتا ہو گا" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

اور اسی لمحے بلیک زیرو نے ایک بٹن دبا دیا۔ کیونکہ اس بٹن کے اوپر ایسا لفظ لکھا ہوا تھا جس کا مطلب باہر جانے کا راستہ تھا ۔۔۔۔ بٹن پریس ہوتے ہی واقعی پچھلی دیوار میں ایک خلا پیدا ہو گیا۔

دوسری طرف ایک اور راہداری تھی۔ اور وہ سب تیزی سے اس راہداری میں پہنچ گئے۔ وہ راہداری میں آگے بڑھتے رہے۔ لیکن لیڈی ایشلے یا عمران کہیں نظر نہ آ رہا تھا ۔۔۔۔ راہداریاں مڑ کر آگے بڑھ رہی تھیں۔ کہیں نیچے اتر جاتیں اور کہیں اوپر چڑھ جاتیں۔ عجیب بھول بھلیاں طرز کی عمارت تھی۔ لیکن اس عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔۔۔۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے واقعی وہ کسی بھوتوں کے مسکن میں آ گئے ہوں۔

"میرے خیال میں اس طرح بھٹکنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں کوئی لائحہ عمل سوچنا چاہیئے" ۔۔۔۔ اچانک بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک لائحہ عمل ہے۔ کسی کمرے سے باہر کھڑے ہو کر اس کے اندر مشین گن سے فائرنگ شروع کر دو۔ مجھے یقین ہے سائنسی طور پر سیٹ نظام لیڈی ایشلے کو اس کی اطلاع ضرور کر دے گا" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔۔ اس طرح تو وہ نہ صرف چونک پڑے گی بلکہ ہو سکتا ہے بے خبری میں واقعی اس بار وار سے جائیں کوئی اور طریقہ سوچنا ہو گا" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے صفدر کی تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا۔

"پھر اور تو کوئی صورت نہیں۔ سوائے اس کے چلتے رہو اور تلاش کرتے رہو۔ کہیں نہ کہیں تو وہ مل ہی جائے گی" ۔۔۔۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

لیکن ابھی صفدر کا فقرہ مکمل نہ ہوا تھا کہ اچانک انہیں قریب ہی ایک کمرے کے اندر سے فون کی گھنٹی کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گئے ۔۔۔۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا البتہ اس کے اندر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ صفدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر آہستہ سے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ فرینکلن کالنگ مادام" ۔۔۔۔ رسیور اٹھاتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔۔ مادام اٹنڈنگ یو" ۔۔۔۔ صفدر ابھی بولنے یا نہ بولنے کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ لیڈی ایشلے کی آواز سنائی دی۔ اور صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اسے ذرا بھی توقع نہ تھی کہ لیڈی ایشلے نے بھی رسیور اٹھایا ہوا ہو گا۔

"مادام ۔۔۔۔ میں آپ کے حکم کے مطابق سب افراد سمیت لاڈیم سنٹر پہنچ گیا ہوں۔ اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں" ۔۔۔۔ فرینکلن کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ۔۔۔۔ تو تم لاڈیم سنٹر پہنچ گئے ہو۔ لیکن کیوں۔ میں نے تو

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

تمہیں ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا" ـــــ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ مادام۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا کہ ہٹنے ہونے والوں نے سنٹر میں میگا بم رکھ دیئے ہے۔ اور یہ بم دس سے دس سے زیادہ افراد اکٹھے ہونے کی صورت میں پھٹ جاتا اور اور ذیمڈ اپارٹمنٹ تباہ ہو جاتا" ـــــ فرینکلن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ احمق ـــ نانسن ـــ بلڈی فول۔ ایسا کوئی بم آج تک ایجاد نہیں ہوا جو انسانی سانسوں سے پھٹ پڑے۔ تمہارے اس طرح فرار ہو جانے کی وجہ سے مجھے مین کنٹرول روم کی قیمتی مشینری تباہ کرنی پڑی ہے ـــ تم سب ابھی وہیں رکو میں باس جنرل سے بات کر کے تمہارے خلاف باقاعدہ فرد جرم عائد کر دوں گی اور اس کے بعد اس بات کا فیصلہ ہو گا کہ تمہیں معاف کیا جائے یا سزا دی جائے" ـــــ لیڈی ایشلے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم ـــ مم ـــ مادام۔ میں تو آپ کے حکم پر مادام......" فرینکلن نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ ـــ لاڈیم سنٹر کے انچارج کو فون پر بلاؤ جلدی" لیڈی ایشلے نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔

"یس مادام" ـــــ فرینکلن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد ایک نئی آواز رسیور پر ابھری۔

"یس مادام ـــ میں ڈی گال انچارج لاڈیم سنٹر بول رہا ہوں"

بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"سنو ڈی گال ـــ میں بحیثیت چیئرمین پاور لینڈ تمہیں حکم دے رہی ہوں کہ فرینکلن اور اس کے سب ساتھیوں کو حراست میں رکھو ان کا فیصلہ سپریم کونسل کرے گی۔ میں جلد ہی لاڈیم سنٹر آؤں گی اس کے بعد ان کا فیصلہ ہو گا" ـــــ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام ـــ حکم کی تعمیل ہو گی" ـــــ ڈی گال نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور آواز سنتے ہی صفدر بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ رسیور رکھنے کی آواز اس قدر واضح تھی کہ اس سے صفدر سمجھ گیا کہ مادام کہیں قریب ہی موجود ہے اس نے آہستہ سے رسیور رکھا۔

"آؤ میرے ساتھ ـــ مادام یہیں قریب ہی موجود ہے۔ ہمیں اسے تلاش کرنا ہے فوراً" ـــــ صفدر نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ راہداری آگے جا کر مڑی۔ اور وہ سب اس موڑ کو کاٹ کر دبے قدموں آگے بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک صفدر ٹھٹھک کر رک گیا ـــ ایک کمرے کے دروازے پر کنٹرول روم کے الفاظ لکھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ دروازہ بند تھا لیکن اس کے درمیان ایک چھوٹے سے چوکھٹے میں شیشہ لگا ہوا تھا اور اس شیشے میں سے اسے اس مشین کا اوپر کا سر نظر آ گیا۔ جو انہوں نے ویژن مشین پر دیکھی تھی اور جس کے قریب عمران بے حس و حرکت کھڑا نظر آ رہا تھا ـــــ صفدر نے آگے بڑھ کر ذرا سا اونچا ہو کر شیشے میں دیکھا تو دوسرے لمحے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

اس نے سب کو مخصوص اشارہ کیا کہ لیڈی لیشلے اندر موجود ہے۔ سب الرٹ ہو گئے۔ صفدر نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر تنویر سے مشین گن لے لی ——— کیونکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ اس نے سب ساتھیوں کو دیوار کے ساتھ لگ جانے کا اشارہ کیا۔ اور خود اس نے ایک سائیڈ پر ہٹ کر دروازے کا رخ کر کے ٹریگر دبا دیا ——— تڑتڑاہٹ کی زوردار آواز راہداری میں گونجنے لگی۔ صفدر تیزی سے چند قدم پیچھے ہٹتا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹریگر مسلسل دباتے چلا گیا۔ اور پھر اس نے یک لخت انگلی ٹریگر سے ہٹا دی ——— اب اس کی نظریں اس دروازے پر جمی ہوئی تھیں اسے یقین تھا کہ اتنی زوردار آوازیں لازماً لیڈی لیشلے کے کانوں میں پہنچ جائیں گی اور وہ انہیں چیک کرنے کے لئے لازماً دروازہ کھولے گی ——— لیکن دروازہ تو بدستور بند رہا۔ یک لخت راہداری کی چھت پر سے نیلے رنگ کی روشنی کا ایک تیز جھماکا ہوا۔ اور پوری راہداری نیلے رنگ کی روشنی سے ایک لمحے میں چمک اٹھی ——— اور اس روشنی کے چمکتے ہی وہ سب یک لخت گھومتے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ ان کے چہروں پر شدید تکلیف کے آثار ابھر آئے جیسے ان پر صدہا ٹن کا وزن آ پڑا ہو۔ چند لمحوں تک ان کے جسم بری طرح مڑتے تڑتے رہے اور پھر ساکت ہو گئے۔ اور اسی لمحے فائر روم کا دروازہ آہستہ آہستہ کھلنا شروع ہو گیا۔

عمران کا جسم بالکل مفلوج ہو گیا تھا صرف ذہن زندہ تھا اور [illegible] آنکھیں جھپک رہی تھیں۔ ورنہ اس کی حالت ایسی تھی کہ اسے دیکھ کر [illegible] کہہ سکتا تھا کہ وہ زندہ انسان ہے ——— عمران سوچ رہا تھا کہ اس [illegible] وہ احمق بن گیا ہے۔ اسے اب سمجھ آگئی تھی کہ مادام نے اس کے [illegible] حربہ اختیار کیا ہے۔ اس حربے کا دراصل اس کے ذہن کے [illegible] گوشے میں بھی کوئی تصور نہ تھا ورنہ وہ اتنی آسانی سے مار نہ [illegible] ——— پیٹ میں ہونے والے دھماکوں کی وجہ سے ہی وہ اس کی اصل ماہیت کو جان سکا تھا۔ شیشے کے جو کھٹے پر سیٹا کام ریز [illegible] ہیں یہ ایسی ریز ہیں کہ جن کی مدد سے کسی بھی مشینری کو حرکت دی [illegible] ہے اور اسے بند بھی کیا جا سکتا ہے ——— چنانچہ مادام نے [illegible] ہاتھ رکھا تو سیٹا کام ریز حرکت میں آگئیں اور دروازہ کھل گیا۔ [illegible] ام کے ہاتھ پر ان کے اثرات رہ گئے۔ اور انہی اثرات کا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

فاتحہ مادام نے اٹھایا کہ اس ہاتھ کی مٹھی بنا کر اس نے عمران کے پیٹ
پر ماردی۔ وہاں چونکہ زخم تھا۔ اس لئے یہ ریز اس کے جسم کے اندر
پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئیں۔۔۔ اور نتیجہ یہ کہ اس کے اعصاب بے کار
ہو گئے۔ اگر زخم نہ ہوتا تو پھر ان کے اثرات نہ پڑتے۔ کیونکہ ایسی صورت
میں ہو سکتا تھا کہ اس کے پیٹ پر پانی کی پھوار ماری جاتی۔ پانی کی
نمی سے ریز کی کارکردگی ختم ہو جاتی۔۔۔ اور عمران کے اعصاب اس
خوفناک ریز کے چنگل سے نکل آتے۔ لیکن اب کون پانی مارتا۔
اس لئے وہ بے بس اور مجبور کھڑا تھا۔ اور شاید اس قدر بے بسی اس
نے زندگی میں پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔۔۔ ان ریز کے مقابلے میں
تو اس کی قوت ارادی بھی کوئی کام نہ دکھا سکتی تھی ورنہ اکثر ایسی اوقات
اور ریز کا توڑ وہ اپنی طاقت ور قوت ارادی کو بھی حرکت میں لا کر کر لیتا
تھا۔۔۔ لیکن یہاں تو اس کی قوت ارادی بھی فیل ہو گئی تھی۔ اور اس
کی ریڈی میڈ کھوپڑی بھی جو ہر مسئلے کا حل نکال لیتی تھی خاموش تھی
اس بار وہ واقعی مردہ بدست زندہ کی صورت میں آ گیا تھا۔

مادام کمرے سے باہر جا چکی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ فرینکلن اس کے
حکم پر اپنے ساتھیوں سمیت سنٹر سے جا چکا ہو گا۔ لیکن مادام اس
وقت بے ہوش تھی۔۔۔ اس لئے ظاہر ہے مادام کو اس امر کا علم نہ
تھا۔ باقی رہے اس کے ساتھی تو وہ لازماً بلیک روم میں بے ہوش
پڑے ہوں گے۔ اس لئے نہ وہ اس کی کوئی مدد کر سکتے تھے اور نہ
عمران ان کی کوئی مدد کر سکتا تھا۔۔۔ اس کی ذرا سی غفلت کا نتیجہ یہ
نکلا تھا کہ اب تک کی تمام جان لیوا جدوجہد بے کار چلی گئی تھی۔ اور

وہ سراسر مادام جیسی سفاک عورت کے رحم و کرم پر رہ گیا تھا۔ اور
اسے معلوم تھا کہ مادام اب اس سے عبرتناک انداز میں انتقام
لینے کے لئے آزاد ہو گی۔

ابھی وہ بت بنا کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ اچانک سامنے والی دیوار
میں ایک چوکھٹا روشن ہوا۔ اور اس میں تیز روشنی نکل کر کمرے میں پھیل
گئی۔۔۔ روشنی مسلسل آ رہی تھی اور اس روشنی کو دیکھتے ہی عمران سمجھ
گیا کہ کمرے کو کسی ویژن مشین پر چیک کیا جا رہا ہے۔ ایک لمحے سے
بھی کم عرصے میں عمران کے ذہن نے نتیجہ نکال لیا کہ یہ چیکنگ لازماً
مادام کا کوئی ساتھی کر رہا ہے۔۔۔ کیونکہ فرینکلن اور اس کے تمام ساتھی
جا چکے ہیں اور مادام کو چیکنگ کی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس نے
اپنی جھپکتی ہوئی پلکوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا اور مخصوص
انداز میں پلکیں جھپک جھپک کر آئی کوڈ میں بتانے لگا کہ وہ عمران
ہے اور اس طرح فائر روم میں بے بس کھڑا ہے۔۔۔ لیکن چند لمحوں
بعد روشنی غائب ہو گئی اور عمران دل ہی دل میں مزید بجھ کر رہ گیا وہ
شاید غلط سمجھا تھا۔

پھر کافی دیر بعد اسے اپنی پشت پر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی
دی اور اس کے بعد مادام اس کے سامنے آ کر الیکٹرون بموں والی
مشین کے سامنے رکھے سٹول پر بیٹھ گئی۔۔۔ مادام کے چہرے پر
فاتحانہ انداز کی مسکراہٹ تھی وہ بڑے غور اور دلچسپی سے عمران کو
دیکھ رہی تھی۔

"تمہارے سب ساتھی اس وقت عبرتناک موت کا مزہ چکھ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

رہے ہیں۔ سنا تم نے عمران۔ اور اب تم بھی خوف ناک اور عبرتناک موت کا مزہ چکھو گے" ——— لیڈی ایشلے نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ لیکن عمران اُسے کوئی جواب تو نہ دے سکتا تھا اس لئے خاموش کھڑا رہا۔

"تمہارے ساتھی بھی تمہاری ہی طرح عیار اور چالاک ہیں۔ تم سب ہی شیطان ہو۔ انہوں نے مجھ پر قابو بھی پا لیا تھا۔ لیکن میں پاورلینڈ کی چیئرمین ہوں۔ چیئرمین ——— اگر میں تم جیسے چوہوں کے قابو آجاؤں تو پھر میں تو چیئرمین نہ ہوئی" ——— لیڈی ایشلے بڑے فاتحانہ انداز میں بولے چلی جا رہی تھی۔ اور پھر اس نے تفصیل سے عمران کو بتانا شروع کر دیا کہ وہ فرینکلن کو تلاش کرتی ہوئی جب مین کنٹرول روم کے آگے سے گزری تو اس نے اندر سے اجنبی لوگوں کی آواز سنی ——— چنانچہ وہ تیزی سے دوسرے کنٹرولنگ سنٹر میں گئی تو اس نے دیکھا کہ واقعی وہاں اجنبی افراد موجود تھے۔ وہ ٹیلی وژن آئی سے تمہیں چیک کر رہے تھے۔ اور تم نے شاید کسی طرح انہیں بتا دیا کہ تم عمران ہو ——— اس پر میں نے مین کنٹرول روم کا دروازہ جام کیا وہ تمہیں لیڈر ماننے سے انکار کر رہے تھے۔ اور انہوں نے مجھے دھمکیاں دینا شروع کر دیں جس پر مجھے بے حد غصہ آیا اور میں نے اپنی طاقت کے مظاہرے کے لئے ان کے سامنے تمہارے خاتمے کا پروگرام بنایا تاکہ انہیں پتہ چل سکے کہ مجھ میں کتنی طاقت ہے میں تم پر الیکٹو فائیوریز کی بارش کر کے تمہیں راکھ کا ڈھیر بنانے کے لئے الیکٹو فائیو مشین روم میں گئی تو نجانے کس طرح انہوں نے مشین کے

سٹول کو کنٹرول میں کر کے ——— میرے پیٹ پر خوف ناک ضرب لگائی اور میں بے ہوش ہو گئی۔ اور وہ شیطان وہاں پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک درندے نے مجھے تھپڑ مارے ——— لیکن میں اُنہیں گرا کر وہاں سے نکلی اور مین کنٹرول روم سے ہوتی ہوئی ڈسٹرکشن مشین روم میں پہنچی اور پھر میں نے چیک کیا تو وہ مجھے مین کنٹرول روم میں ہی تلاش کر رہے تھے ——— میں نے اس کا سسٹم جام کر کے سب مشینری تباہ کر دی اور پھر ان پر ہیلیم گیس فائر کھول دیا۔ جانتے ہو ہیلیم گیس فائر کیا ہوتا ہے" ——— لیڈی ایشلے نے بڑے سفاکانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

اور عمران کا دل ہیلیم گیس فائر کا سنتے ہی دھک سے رہ گیا کیونکہ وہ اس کی خوف ناک کارکردگی سے اچھی طرح واقف تھا اور اس کے تصور میں اپنے ساتھیوں کی عبرت ناک موت کی تصویر ابھر آئی۔ لیڈی ایشلے بھی اُسے وہی کچھ بتانے لگی جو وہ تصور میں دیکھ رہا تھا۔ ابھی لیڈی ایشلے نے بات ختم ہی کی تھی کہ اچانک پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ——— اور لیڈی ایشلے نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ فون فرینکلن کا تھا لاڈیم سنٹر سے۔ اور پھر لیڈی ایشلے اس پر چیختی رہی۔ عمران خاموش کھڑا مجبوراً یہ سب کچھ سنتا رہا۔ فون رکھ کر لیڈی ایشلے ایک بار پھر عمران کی طرف مڑی۔

"تو اب تم عبرت ناک موت کے لئے تیار ہو جاؤ"

لیڈی ایشلے نے سرد لہجے میں کہا۔ اور سٹول سے اٹھ کر کمرے کی ایک دیوار کی طرف بڑھی اس نے دیوار کے ایک مخصوص حصے پر

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہاتھ رکھا تو یہ حصہ ایک طرف ہٹا اور اندر ایک الماری نمودار ہو گئی۔ مادام نے الماری میں سے ایک چھوٹی سی گن اٹھائی اور الماری بند کر کے واپس مڑی۔

"اس گن کو دیکھ رہے ہو۔ یہ پاور لینڈ کے سائنسدانوں کی مخصوص ایجاد ہے۔ ہم اسے آڈیو گن کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں لیزر شعاعوں کو ایک مخصوص اینگل میں استعمال کیا جاتا ہے ـــــ میں جیسے ہی اس کا فائر تم پر کروں گی لیزر شعاعیں تمہارے جسم کو گھیرے میں لے لیں گی۔ لیکن تم فوراً نہیں مرو گے۔ پہلے تمہارے کپڑوں کو آگ لگے گی پھر یہ آگ تمہارے جسم کی کھال کو جلائے گی ـــــ اس کے بعد گوشت اور آخر میں ہڈیوں کا نمبر آئے گا۔ اس طرح تم رفتہ رفتہ جل کر مرو گے۔ ایک عذاب ناک اور خوف ناک موت جس سے کسی صورت میں بھی چھٹکارا نہ پاسکو گے۔ کسی بھی صورت میں"۔ لیڈی ایشلے نے گن کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سفاکانہ انداز میں کہا۔ اور عمران کا دل زندگی میں پہلی بار کانپ اٹھا۔ اس قدر خوف ناک اور بے بس موت کا تو اس نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔

"تو اب اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ" ـــــ لیڈی ایشلے نے آڈیو گن کے ٹریگر کی طرف انگلی بڑھاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑی۔ کیونکہ مشین گن چلنے کی ہلکی سی آواز کمرے میں گونجی تھی ـــــ یہ آواز عمران نے بھی سنی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے کمرے سے باہر خوف ناک انداز میں فائرنگ ہو رہی ہو۔

"یہ کیسی فائرنگ ہے۔ کون کر رہا ہے۔ سنٹر میں تو کوئی آدمی موجود نہیں ہے" ـــــ لیڈی ایشلے نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور پھر وہ اس آڈیو گن کو ایک طرف رکھ کر تیزی سے مشین کی طرف جھک گئی اور اس نے اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں بھی گھوم کر مشین پر جم گئیں ـــــ دوسرے لمحے مشین کے ایک کونے پر موجود ایک سکرین روشن ہو گئی۔ اس پر راہداری کا منظر نظر آ رہا تھا اور یہ منظر دیکھتے ہی عمران کا دل بے اختیار اچھل پڑا ـــــ کیونکہ راہداری میں اس کے سارے ساتھی موجود تھے جب کہ صفدر مشین گن سے فائرنگ کر رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ لیڈی ایشلے کا اندازہ غلط تھا۔ اس کے ساتھی ہیلیم گیس فائر کی زد میں نہ آئے تھے ـــــ اور نہ صرف اس سے بچ نکلے تھے بلکہ وہ یہاں تک بھی پہنچ چکے تھے۔

"اوہ اوہ ـــــ یہ کیسے مین کنٹرول روم سے زندہ نکل آئے۔ کمال ہے تم میں سے کوئی بھی نہیں مرتا۔ تم لوگوں نے کہیں آب حیات تو نہیں پی رکھا" ـــــ مادام نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے نچلے حصے میں موجود مختلف بٹن دبائے اور پھر ایک ہینڈل کو کھینچ لیا۔ ہینڈل کھنچ کر فوراً ہی کھٹاک سے دوبارہ اپنی جگہ پہنچ گیا ـــــ لیکن اس کے کھنچتے ہی راہداری میں نیلے رنگ کی تیز روشنی کا جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے سارے ساتھی فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ان کے جسم چند لمحوں تک بُری طرح مڑتے تڑپتے رہے پھر وہ ساکت ہو گئے۔ اور لیڈی ایشلے نے مشین کے باقی بٹن آف کئے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب مجھے یہ راز تم لوگوں سے اگلوانا ہی پڑے گا کہ آخر تم لوگ کس طرح بھیانک موت سے بچ نکلے ہو" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ عمران کے قریب سے گزر کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

چند لمحوں بعد جب وہ واپس آئی تو وہ کسی کو بازو سے پکڑے گھسیٹتی ہوئی اپنے ساتھ اندر لے آئی۔ اور پھر اسے عمران کے سامنے ہی فرش پر پٹخ دیا ۔۔۔ اور عمران نے دیکھا کہ یہ تنویر تھا۔ وہ شاید دروازے کے بالکل قریب پڑا ہوا تھا اس لئے لیڈی ایشلے اسے گھسیٹ کر لے آئی تھی۔

لیڈی ایشلے اسے فرش پر پٹخ کر تیزی سے دوڑتی ہوئی واپس اسی دیوار کی طرف بڑھی جس میں وہ مخصوص الماری تھی۔ جس میں سے اس نے آڈیو گن نکالی تھی ۔۔۔ اور اس بار جب وہ واپس مڑی تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک گچھا موجود تھا۔ اس نے جلدی سے فرش پر پڑے ہوئے تنویر کے جسم کو پلٹا اور پھر اس کے ہاتھ پشت پر موڑ کر انہیں رسی سے باندھ دیا ۔۔۔ اور پھر اسے سیدھا کر کے اس نے اس کے پیر بھی رسی سے باندھ دیئے۔

"اب یہ اپنی مرضی سے حرکت نہ کر سکے گا" ۔۔۔ لیڈی ایشلے

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس بار وہ الماری سے ایک ڈبہ اٹھا کر واپس پلٹی۔ اس نے ڈبہ سٹول پر رکھا ۔۔۔ اور اس میں سے ایک سرنج نکال کر اس نے سرنج کی سوئی تنویر کے بازو میں گھونپ دی اور سرنج میں موجود بے رنگ محلول انجکٹ کر دیا۔ خالی سرنج اس نے واپس ڈبے میں رکھی اور ڈبہ اٹھا کر واپس الماری میں رکھ دیا۔

اس کے واپس مڑتے تک تنویر کے جسم میں حرکت پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ پہلے اس کا جسم اسی طرح مڑنے تڑپنے لگا جیسا کہ بے ہوش ہونے سے قبل اس کی حالت ہوئی تھی ۔۔۔ اور اس کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ساتھ ہی اس کے حلق سے کراہیں نکلنے لگیں۔

لیڈی ایشلے نے آڈیو گن اٹھا کر اسے نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے تنویر کے جبڑے پر زوردار ضرب لگائی۔ تنویر کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی ۔۔۔ اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کا جبڑا ٹوٹ کر لٹک گیا۔ تنویر ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔

"بے ہوش تو جلدی ہو جاتے ہیں لیکن مرتے نہیں کم بخت"۔ لیڈی ایشلے نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس نے گن کا ہٹ ایک بار پھر تنویر کو مارنے کے لئے اٹھایا۔ لیکن پھر اس کا ہاتھ رک گیا۔

"اگر اس کا دوسرا جبڑا ٹوٹ گیا تو یہ بولے گا کیسے"۔ لیڈی ایشلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ کا نادیہ

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

بدلا اور اس بار گن کا بٹ تنویر کے جبڑے پر پڑنے کی بجائے اس کے پہلو پر پڑا۔ یہ ضرب بھی خاصی زوردار تھی۔ اس لئے تکلیف کی بے پناہ شدت کی وجہ سے تنویر ہوش میں آ گیا۔ وہ بری طرح پھڑکنے لگا۔

"بولو — جلدی بولو۔ تم مرتے کیوں نہیں۔ تمہارے پاس ایسی کیا چیز ہے کہ تم ہر صورت میں زندہ رہتے ہو"۔ لیڈی ایشلے نے تنویر کے سینے پر اپنا پیر رکھ کر اُس نے تڑپنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"جب تک تم نہیں مرو گی ہم میں سے کوئی نہیں مرے گا کتیا" — تنویر نے ٹکے ہوئے جبڑے کے ساتھ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا کتیا کہنا تھا کہ لیڈی ایشلے پر تو جیسے جنون کا دورہ سا پڑ گیا۔ اس نے گن تو ایک طرف پھینکی اور اچھل کر اس نے دونوں پیروں سے تنویر کے سینے اور پہلو پر زوردار ککیں لگانی شروع کر دیں۔

تنویر کے حلق سے چند لمحے تو چیخیں نکلتی رہیں لیکن پھر وہ سنبھل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی فرش پر پڑا ہوا جسم نیم دائرے کی صورت میں یک لخت گھوما — اور اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے اچھلتی ہوئی لیڈی ایشلے کی ٹانگوں سے ٹکرائیں اور لیڈی ایشلے اپنا توازن نہ برقرار رکھ سکی اور وہ منہ کے بل نیچے گری اور اس کا سر پوری قوت سے اس مشین سے ٹکرایا — اور اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح چیختی ہوئی نیچے تنویر کے جسم کے اوپر ڈھیر ہو گئی۔ اسی لمحے تنویر

یک لخت پورے جسم سمیت اچھلا اور اس نے اپنے اوپر گری ہوئی لیڈی ایشلے کو منہ کی ضرب لگا کر ایک طرف اچھالا — اور پھر خود قلابازیاں کھاتا ہوا اس کے قریب گیا۔ اس نے اپنا اوپر والا جسم دور رکھا جب کہ اس نے بندھی ہوئی ٹانگوں کا رخ لیڈی ایشلے کی طرف کیا — اور اس کے ساتھ ہی اس کی بندھی ہوئی دونوں ٹانگیں فضا میں بلند ہوئیں۔ اور پھر پوری قوت سے اس نے لیڈی ایشلے کے پیٹ میں ضرب لگائی۔ لیڈی ایشلے کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ تڑپ کر ٹیڑھی ہوئی — زوردار ضرب نے اُسے ہوش دلا دیا تھا۔ عمران بے حس و حرکت کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ ویسے اس کے نقطہ نظر سے تنویر نے لیڈی ایشلے کو ہوش میں لا کر سخت حماقت کی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ تنویر کا ذہن جس ٹائپ کا ہے اس نے ایسا ہی کرنا تھا۔

لیڈی ایشلے ہوش میں آتے ہی ٹیڑھی ہو کر تنویر کی ٹانگوں کی زد سے نکل گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھڑی ہوئی۔ اس کا چہرہ تکلیف اور غصے کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے یک لخت چھلانگ لگائی — وہ شاید آڈیو گن اٹھانا چاہتی تھی۔ جو تنویر کے جسم کی دوسری طرف سٹول کے پاس فرش پر گری ہوئی تھی۔ اس لئے اسے تنویر کا جسم پھلانگنے کے لئے چھلانگ لگانی پڑی لیکن اسی لمحے تنویر کا اوپر والا جسم یک لخت فضا میں بلند ہوا — اس کا انداز ایسا تھا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

جیسے کوئی آدمی یک لخت اٹھ کر بیٹھ جائے۔ اور تنویر کے یک لخت اٹھنے کی وجہ سے لیڈی اینشلے ایک بار پھر اس کے جسم سے ٹکرا کر چیختی ہوئی سائیڈ کے بل فرش پر گر گئی ـــــ اور تنویر یک لخت پلٹ کر اس پر جا گرا۔ اور اس بار تنویر کا سر اس کے سر کے عین اوپر تھا۔ تنویر نے یک لخت پوری قوت سے اس کی ناک پر دانت پیستے ہوئے اپنے سر کی ٹکر ماری ـــــ اور لیڈی اینشلے کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ ایک لمحے کے لئے پھڑک کر ساکت ہو گئی۔ اس کی ناک سے خون کی دھار بہہ نکلی تھی۔ تنویر جنونیوں کے سے انداز میں مسلسل اس کے چہرے پر ٹکریں مارتا چلا گیا ـــــ لیکن جیسے ہی اُسے احساس ہوا کہ لیڈی اینشلے ساکت ہو گئی ہے وہ پلٹ کر واپس فرش پر گرا۔ اور زور زور سے سانس لینے لگا۔ اُسی لمحے اُس کی نظریں ساکت کھڑے عمران سے ٹکرائیں ـــــ اور عمران نے جلدی سے پلکیں جھپکانی شروع کر دیں۔ تنویر چند لمحے تو خالی خالی نظروں سے عمران کو دیکھتا رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کی طرف متوجہ ہی نہ ہو ـــــ لیکن پھر اس نے چونک کر شعوری طور پر عمران کی طرف بغور دیکھا۔ عمران مخصوص آئی کوڈ میں اُسے ہدایات دے رہا تھا۔

"ٹھیک ـــــ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا کہ اب مجھے اپنے ہاتھ کھولنے چاہئیں۔ لیکن کس طرح کھولوں" ـــــ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے آئی کوڈ میں اُسے یہ بات بتانی شروع کر دی۔ تنویر نے شاید یہ سمجھا تھا کہ عمران سن بھی نہیں سکتا۔ لیکن

عمران نے فوراً ہی آئی کوڈ میں اُسے بتایا کہ وہ سن سکتا ہے لیکن بول نہیں سکتا۔

"تو پھر بتاؤ میں ہاتھ کیسے کھولوں" ـــــ تنویر نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے تیزی سے پلکیں جھپکانی شروع کر دیں۔ عمران اُسے بتا رہا تھا کہ اس کی انگلیوں کے ناخنوں میں تیز بلیڈ موجود ہیں وہ انہیں استعمال کر سکتا ہے۔

"میں سمجھ گیا" ـــــ تنویر نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے گھسٹتا ہوا عمران کے پاس پہنچنے لگا۔ عمران کے قریب گھسٹتے ہوئے پہنچنے کی وجہ سے اچانک اس کی بندھی ہوئی ٹانگیں عمران سے ٹکرائیں اور عمران کا جسم یک لخت ایک دھماکے سے فرش پر گرا ـــــ عمران کے ذہن میں ستارے سے ناچنے لگے۔ اُسے اس طرح گرنے سے سخت تکلیف پہنچی تھی لیکن ظاہر ہے وہ کر کچھ نہ سکتا تھا۔

"اوہ سوری ـــــ مجھے خیال نہ رہا تھا" ـــــ تنویر نے کہا اور پھر وہ اپنے جسم کو موڑ کر عمران کی طرف لے گیا۔ اس نے اپنی پشت عمران کے سائیڈ کی طرف کی۔ اور پھر پیچھے کھسکتا گیا۔ جب اس کے دونوں بندھے ہوئے ہاتھوں میں عمران کا ہاتھ آیا تو اس نے عمران کے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا ـــــ اس طرح عمران کے ناخنوں میں موجود تیز بلیڈ باہر نکل آئے۔ اور پھر تنویر نے انداز ے سے عمران کی سخت اور اکڑی ہوئی انگلیوں کے سرے پر اپنی دونوں کلائیوں کا درمیانی حصہ رکھا اور اپنے ہاتھوں کو تیزی

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

سے اوپر نیچے کرنے لگا۔ عمران کا اکڑا ہوا اور سخت جسم کام آ رہا تھا۔ اگر ہاتھ نرم ہوتا تو پھر بلیڈ کسی صورت کام نہ کر سکتے ــــــ تنویر نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ کئی بلیڈ اس کی کلائیوں کو بھی زخمی کر رہے تھے۔ لیکن وہ مسلسل ہاتھوں کو حرکت دیتا رہا۔ اور پھر اچانک اس کے ہاتھ ذرا سے علیحدہ ہوئے تو تنویر نے خوشی سے چیختے ہوئے زور لگایا ــــــ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ آزاد ہو چکے تھے۔ رسی کٹ گئی تھی۔

"ویری گڈ ویری گڈ" ــــــ تنویر نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے انتہائی تیزی سے سب سے پہلے اپنے پیر رسیوں سے آزاد کئے اور اس کے ساتھ ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"پہلے میں اس سے پوچھ لوں۔ اس نے میرا جبڑا توڑا ہے۔ میں اس کے دونوں جبڑے توڑوں گا پھر کوئی اور بات کروں گا" تنویر نے کھڑے ہوتے ہی کہا۔ اور تیزی سے سٹول کے پاس پڑی ہوئی گن کی طرف لپکا ــــــ جسم رسیوں سے آزاد ہوتے ہی اس کے ذہن پر ایک بار پھر انتقام کا اندھا جنون سوار ہو گیا تھا۔ اس نے پلٹ کر عمران سے کچھ نہ پوچھا اور گن اٹھا کر وہ فرش پر بےہوش پڑی ہوئی لیڈی ایشلے کی طرف لپکا ــــــ اس نے گن کو نال سے پکڑا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بلند ہوا اور کھٹاک کی زوردار آواز سے گن کا بٹ پوری قوت سے لیڈی ایشلے کے جبڑے پر پڑا ــــــ اور لیڈی ایشلے کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی وہ

شدید ترین ضرب کی وجہ سے یک لخت ہوش میں آ گئی تھی۔ اس کا ایک جبڑا واقعی ٹوٹ گیا تھا۔ ناک پہلے ہی پچک گئی تھی اور چہرہ اس کے اپنے ہی خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس کی شکل واقعی انتہائی بھیانک ہو چکی تھی۔

"دیکھا اس طرح ٹوٹتا ہے جبڑا" ــــــ تنویر نے مسرت سے کلکاری مارتے ہوئے کہا۔ وہ تشدد پسند تھا اس لئے وہ لیڈی ایشلے کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ لیکن وہ یہ بھول گیا کہ لیڈی ایشلے کوئی عام عورت نہیں ہے۔ اس لئے اس نے جیسے ہی دوسری ضرب لگانے کے لئے ہاتھ اونچا کیا۔ لیڈی ایشلے کسی سپرنگ کی طرح اپنی جگہ سے اچھلی اور اس نے اچھل کر یک لخت پوری قوت سے تنویر کے پیٹ میں اپنے سر کی ٹکر ماری۔ اور تنویر نہ صرف چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر گرا ــــــ بلکہ آٹو گن بھی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر دور جا گری۔ لیڈی ایشلے اسے ٹکر مار کر سیدھی ہوئی اور پھر اس نے آٹو گن کی طرف دوڑ لگا دی۔ اور جب تک تنویر اچھل کر کھڑا ہوتا ــــــ لیڈی ایشلے گن اٹھا چکی تھی۔

"اب واقعی مر جاؤ گے" ــــــ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے گن کا ٹریگر دبا دیا۔ لیکن تنویر یک لخت بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور گن سے نکلنے والی سرخ رنگ کی شعاع اس کے قریب سے گزرتی ہوئی سیدھی دروازے پر پڑی ــــــ وہ فرش پر گرے ہوئے عمران کے عین اوپر سے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

گو یہ بھی اگر عمران نیچے نہ گرا ہوتا تو یقیناً اس گن سے نکلنے والی خوفناک شعاع کی زد میں آجاتا واقعی قدرت جو کام بھی کرتی ہے اس میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی مصلحت ضرور چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ دروازہ ایک زوردار دھماکے سے ٹوٹ کر بکھر گیا۔

پھر جب تک لیڈی ایشلے گن کا رخ موڑتی تنویر کی لات نیم دائرے میں گھومتی ہوئی پوری قوت سے اس کے ہاتھوں سے ٹکرائی اور گن لیڈی ایشلے کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف جا گری ——— لات مارنے کی وجہ سے تنویر نے اپنا توازن کھو دیا تھا۔ لیڈی ایشلے نے چیختے ہوئے اس وقفے سے ایک بار پھر فائدہ اٹھانا چاہا اور اس کا جسم تیزی سے مڑا اور اس نے گن کی طرف چھلانگ لگائی ——— لیکن اس بار تنویر سنبھل گیا تھا اس نے بھی لیڈی ایشلے پر چھلانگ لگائی اور پھر اسے دھکیلتا ہوا دور تک لیتا گیا۔ مگر گن پر لیڈی ایشلے کا ہاتھ پڑ چکا تھا اور لیڈی ایشلے نے دھکیلے جانے کے دوران ہی گن کی نال کو پلٹ کر تنویر پر آڈیو گن کا فائر کرنا چاہا ——— لیکن تنویر نے اس کی یہ کوشش تو البتہ کامیاب نہ ہونے دی۔ لیکن لیڈی ایشلے کا ایک اور داؤ چل گیا اور جیسے ہی ان دونوں کے جسم دیوار سے ٹکرائے لیڈی ایشلے نے یک لخت اپنی کہنیوں کو پیچھے کی طرف موڑ کر کرانے کا خوفناک داؤ تنویر پر کیا ——— اور تنویر کے حلق سے نہ صرف بے اختیار چیخ نکلی بلکہ وہ یک لخت پیچھے گر کر تڑپنے لگا۔ کہنیوں کی زوردار ضربوں نے شاید اس کی کئی پسلیوں کو توڑ کر اس کے دل پر

زبردست دباؤ ڈالا تھا۔

تنویر کے پیچھے گرتے ہی لیڈی ایشلے یک لخت تڑپ کر اٹھی۔ اور پھر اس نے مڑ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن کو سیدھا کرنا ہی چاہا تھا کہ تنویر کا جسم کسی سپرنگ کی طرح اچھلا ——— اور اس کے ساتھ ہی لیڈی ایشلے کے ہاتھ سے آڈیو گن اچھل کر تنویر کی پشت پر جا گری۔ تنویر قلابازی کھا کر سیدھا ہوا۔ اور اب اس کا چہرہ غصے اور انتقام کی شدت سے پاگلوں جیسا ہو رہا تھا۔ لیڈی ایشلے نے یک لخت اچھل کر تنویر پر حملہ کرنا چاہا ——— لیکن اب تنویر پاگل پن کی حدود میں داخل ہو چکا تھا۔ اس نے بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح اچھل کر لیڈی ایشلے کو زوردار ٹکر رسید کی۔ اور لیڈی ایشلے چیختی ہوئی پچھلی دیوار سے جیسے ہی ٹکرائی ——— تنویر نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر یک لخت فضا میں اٹھایا اور پھر پوری قوت سے فرش پر پٹخ دیا اب اسے قطعاً یہ پرواہ نہ رہی تھی کہ اس کے مقابل کوئی عورت ہے ——— جیسے ہی لیڈی ایشلے چیختی ہوئی نیچے گری تنویر نے مڑ کر بجلی کی سی تیزی سے آڈیو گن اٹھائی۔ اور دوسرے لمحے اس نے اس کا رخ فرش پر پڑی تڑپتی ہوئی لیڈی ایشلے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا ——— آڈیو گن سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور سیدھی لیڈی ایشلے کے جسم سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی لیڈی ایشلے کے کپڑے یک لخت بھڑک اٹھے ——— وہ اس طرح جل رہے تھے جیسے ان پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی ہو لیڈی ایشلے بری طرح چیختی ہوئی اٹھ کر

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

بھاگنے کی کوشش کرنے لگی۔ لیکن پھر یک لخت گر گئی۔ وہ آگ کے ایک بھڑکتے ہوئے شعلے میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اور اس کی خوف ناک چیخوں نے پورے کمرے کو لرزا کر رکھ دیا تھا ـــــ وہ بُری طرح ہاتھ پیر پٹخ رہی تھی۔ جب کہ تنویر ہونٹ بھینچے دیوار کے ساتھ لگا کھڑا اُسے عبرتناک موت مرتا دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ اب بالکل سپاٹ تھا ـــــ وہ لیڈی اینشلے کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ لیڈی اینشلے انسان کی بجائے کوئی خوف ناک درندہ ہو۔ لیڈی اینشلے کی چیخیں اب مدھم پڑتی جا رہی تھیں۔ آگ مسلسل بھڑک رہی تھی ـــــ اور پھر چیخیں کراہوں میں اور آخر میں ہلکی ہلکی سسکیوں میں تبدیل ہوتی گئیں۔ اور پھر ایک ہچکی کے ساتھ لیڈی اینشلے ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئی۔ اس کا پورا جسم مسلسل آگ میں جل رہا تھا۔ اور کمرے میں اب جلتے ہوئے گوشت کی سرانڈ بُری طرح پھیل گئی تھی ـــــ لیڈی اینشلے جس خوف ناک موت کو عمران پر وارد کرنا چاہتی تھی۔ اس خوف ناک اور عبرت ناک موت کا وہ خود شکار ہو چکی تھی۔ پاور لینڈ کی چیئرمین جسے اپنے ناقابل شکست ہونے کا غرور تھا آہستہ آہستہ راکھ کا ڈھیر بنتی جا رہی تھی۔

تنویر کا چہرہ اب معمول پر آ چکا تھا۔ ویسے اس نے اپنی زندگی کی بقا کی خوف ناک جنگ لڑی تھی۔ لیڈی اینشلے نے بار بار اس پر آڈیو گن کا وار کرنا چاہا ـــــ لیکن تنویر اس کی زد سے بار بار بچ نکلا تھا۔ وہ اب عمران کی طرف متوجہ ہوا جو اسی طرح پہلو کے بل فرش پر گرا پڑا تھا۔ البتہ اس کا چہرہ چونکہ اندر کی طرف تھا اس

لئے یہ ساری جنگ اور لیڈی اینشلے کی خوف ناک موت کو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ـــــ چنانچہ جیسے ہی تنویر عمران کی طرف مڑا۔ عمران نے فوراً ہی اپنی پلکیں جھپکنا شروع کر دیں۔ کیونکہ اب وہ خود فوری طور پر ٹھیک ہونا چاہتا تھا۔ اس نے تنویر کو آئی کوڈ میں بتایا کہ فوراً کہیں سے پانی لا کر وہ اس کے سینے اور پیٹ پر ڈالے۔ پھر عمران ٹھیک ہو سکتا ہے۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ میں ابھی کہیں سے پانی لاتا ہوں" تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ آڈیو گن کو کاندھے سے لٹکائے تیزی سے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور تقریباً پانچ چھ منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا جگ تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا ـــــ اس نے پانی کا جگ عمران کے سینے اور پیٹ پر انڈیل دیا اور خود ایک قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد عمران کے جسم میں حرکت پیدا ہونی شروع ہو گئی ـــــ اور آہستہ آہستہ عمران کا جسم پوری طرح حرکت میں آتا گیا اور عمران پہلے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم نے بڑی خوف ناک موت مارا ہے لیڈی اینشلے کو۔" عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوتے قدرے سرد لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے یہی موت مرنا چاہئے تھا۔ اس نے مجھے یہ موت دینے کی پوری کوشش کی ہے" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اب ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔ وہ ڈبہ نکال لوں جس میں انجکشن موجود ہیں تاکہ سارے ساتھی جلد از جلد ہوش میں آجائیں" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر وہ اس الماری کی طرف بڑھ گیا جو ابھی تک کھلی ہوئی تھی۔ اور پھر اس نے وہ ڈبہ نکالا۔ اس میں خاصی تعداد میں انجکشنز موجود تھے۔ عمران ڈبہ لے کر باہر راہداری میں آگیا ——— اور پھر اس نے باری باری سب ساتھیوں کو وہ انجکشن لگا دیئے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوش میں آچکے تھے۔ اور جب انہیں تنویر اور لیڈی ایشلے کی جنگ اور پھر لیڈی ایشلے کی خوف ناک اور عبرت ناک موت کا پتہ چلا تو وہ بے حد حیران ہوئے کہ ان کی بے ہوشی کے دوران اس قدر خوف ناک واقعات گزر چکے ہیں۔

عمران انہیں باتیں کرتا چھوڑ کر واپس کمرے میں چلا گیا تھا۔ اور جب وہ لوگ اندر آئے تو عمران مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا مشین کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف تھا۔

"یہ کس قسم کی مشین ہے عمران صاحب ——— اور اب یہاں سے نکلیں گے کیسے" ——— بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"میں تو لیڈی ایشلے کو اس لئے زندہ رکھنا چاہتا تھا تاکہ اس کی مدد سے اس خوف ناک سنٹر سے باہر نکل سکیں۔ لیکن وہ تو اب ختم ہو چکی ہے ——— اس لئے اس کے متعلق سوچنا بیکار ہے۔ یہ مشین الیکٹرون بموں کی آپریٹنگ مشین ہے۔ اور اس

کی مدد سے لیڈی ایشلے نے اس کمرے اور راہداری کو اڑایا تھا جس میں ہم موجود تھے۔ اور اب اس مشین کی مدد سے میں اس پورے سنٹر کو ہمیشہ کے لئے اڑانا چاہتا ہوں" ——— عمران نے سر اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"لیکن اگر ہم باہر نہ نکل سکے تو پھر خود بھی اس سنٹر کے ساتھ ہی اڑجائیں گے" ——— صفدر نے کہا۔

"یار آج تک جہازوں کے ذریعے اڑتے رہے ہیں اب اگر بموں سے اڑیں گے تو چلو کچھ انفرادیت تو رہے گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مسلسل ایک ناب کو گھمائے جا رہا تھا۔ اب مشین کے سرخانے میں ایک ایک بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ اور اس کے بعد ہی عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں نے اس پر ایک گھنٹے کا وقت سیٹ کر دیا ہے۔ کیونکہ ایک گھنٹے سے زیادہ اس میں وقفہ ہی نہ تھا۔ ایک گھنٹے بعد یہ مشین خود بخود فائنل آپریٹ ہو گی ——— اور اس کے ساتھ ہی سارا سنٹر کے سارے سیکشن تباہ ہو جائیں گے۔ اس لئے اب ہمیں اس ایک گھنٹے کے اندر ہی یہاں سے نکلنا ہو گا" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— لیڈی ایشلے" ——— عمران نے لیڈی ایشلے کے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو۔ تمہاری آواز لیڈی ایشلے سے ملتی ضرور ہے لیکن پوری طرح نہیں۔ کون بول رہا ہے، جلدی بتاؤ"۔۔۔ دوسری طرف سے ہنری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور عمران ہنری کی ذہانت پر دل ہی دل میں ایمان لے آیا۔ کیونکہ ہنری نے پہلی بار ہی عمران اور لیڈی ایشلے کی آواز کے فرق کو محسوس کر لیا تھا۔۔۔ حالانکہ فرینکلین اس فرق کو نہ سمجھ سکا تھا۔ اور ظاہر ہے آواز اور لہجہ کو کتنا ہی ہو بہو بنا لیا جائے بہرحال کچھ نہ کچھ فرق تو ضرور ہی رہتا ہے۔

"اوہ۔۔۔ ہنری تم۔۔۔ پہلے میں نے تمہاری ذہانت کے قصے سنے تھے لیکن آج پتہ چلا کہ یہ قصے درست تھے۔ میں عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ تم عمران۔۔۔ تم زندہ ہو۔ لیکن لیڈی ایشلے تو کہہ رہی تھی کہ تم مر چکے ہو"۔۔۔ ہنری کی پھٹی پھٹی آواز سنائی دی۔

"کہنے سے کیا ہوتا ہے مسٹر ہنری۔۔۔ دنیا تو کچھ نہ کچھ کہتی رہتی ہے۔ اب کسی کی زبان کو تو کوئی نہیں روک سکتا۔ البتہ زبان صرف ایک ہی صورت میں رک سکتی ہے کہ بے چاری مردہ ہو جائے اور اُسے پکا کر کھا لیا جائے۔۔۔ لیکن لیڈی ایشلے کی زبان تو اب پکنے کے بھی قابل نہیں رہی۔ اب راکھ کے ڈھیر کو بھلا کس طرح پکایا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔ تمہارا دماغ تو نہیں الٹ گیا۔ کہاں ہے لیڈی ایشلے"۔۔۔ ہنری نے حیرت کی بے پناہ شدت کی وجہ سے رک رک کر کہا۔

"اگر تم اس ٹیلی فون کے ذریعے دیکھ سکتے ہو تو دیکھ لو۔ وہ سامنے اس کا جسم راکھ کا ڈھیر بنا ہوا پڑا ہے۔ وہ آڈیو گن سے نکلنے والی ریز کا شکار۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو بنانا چاہتی تھی۔ لیکن بن گئی خود"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔۔۔ غضب ہو گیا۔ میں اس کا انتقام لوں گا ابھی اور اسی وقت"۔۔۔ ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"جلدی کرو۔ نکلو یہاں سے۔ شاید پاور لینڈ کا کوئی خاص حربہ اب ہم پر استعمال کیا جائے گا"۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اچھل کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے باہر راہداری میں آ گئے۔

"لیکن اب جائیں کہاں"۔۔۔ صفدر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی نہ کوئی راستہ تو بہرحال ہو گا۔ تلاش کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے ایک طرف کو دوڑنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔

ایک راہداری مڑ کر وہ لفٹ کے ذریعے نیچے اتر آئے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران انہیں لے کر اسی سکس ایونیو میں پہنچ گیا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

جہاں سب سے پہلے آڈرے انہیں لے کر آیا تھا۔ عمران شاید اسی راستے سے زیر دیو اسٹ میں جانا چاہتا تھا۔ لیکن اب وہ راستہ بند تھا۔

"آڈیو گن مجھے دو تنویر" ـــــ عمران نے کہا اور تنویر کے ہاتھ سے گن جھپٹ کر اس نے سامنے موجود دیوار کی طرف اس کا رخ کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ گن سے نکلنے والی شعاع دیوار پر پڑی تو دیوار کا ایک خاصا بڑا حصہ ایک زوردار دھماکے سے دوسری طرف جا گرا۔ اور عمران اچھل کر اس سوراخ کو کراس کر گیا۔ اب وہ ایک اور راہداری میں تھے۔

"عمران صاحب ـــــ عمران صاحب۔ میں نے ایک ہیلی کاپٹر دیکھا ہے یہاں" ـــــ اچانک ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کہاں ہے" ـــــ آگے بھاگتا ہوا عمران یک لخت رک کر مڑا۔

"ادھر اس کمرے میں دروازے میں جھری ہے۔ اس میں سے دیکھا ہے" ـــــ ٹائیگر نے پیچھے موجود ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب واپس مڑ کر اس دروازے کی طرف بھاگ پڑے۔ دروازہ کھول کر جب وہ اندر داخل ہوئے تو یہ بہت بڑا ہال تھا ـــــ جس میں دو بڑے بڑے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ اور وہاں موجود نشانات سے پتہ چلتا تھا کہ یہاں چار اور ہیلی کاپٹر بھی کھڑے تھے۔ لیکن اب وہاں صرف ان کے نشانات تھے۔

"اوہ ـــــ میرے خیال میں فریکلن اور اس کے ساتھی انہی چار ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹروں کی مدد سے یہاں سے نکلے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر دیوار میں لگے ہوئے بڑے سے بورڈ کی طرف لپکا۔ اس بورڈ پر صرف سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ہینڈل نصب تھا ـــــ عمران نے قریب جا کر اس ہینڈل کو زور سے نیچے کی طرف کھینچا تو چھت ایک زوردار گڑگڑاہٹ سے درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹتی چلی گئی۔ اب اوپر آسمان نظر آ رہا تھا۔

"جلدی کرو ہیلی کاپٹر میں بیٹھو جلدی" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور خود بھی قریب ترین ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔

اور چند ہی لمحوں میں وہ سب اس بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو چکے تھے۔ عمران نے پائلٹ سیٹ سنبھالی ہی تھی کہ اچانک گڑگڑاہٹ کے ساتھ چھت دوبارہ مل گئی۔ اور عمران اور اس کے ساتھی یکلخت بری طرح چونک پڑے۔

"ارے یہ کیا" ـــــ سب نے بیک وقت چونکتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ ہینڈل دوبارہ اپنی جگہ چلا گیا ہے۔ شاید اس کا سسٹم ہی ایسا ہے کہ ہینڈل ایک مخصوص وقت پر خود بخود واپس چلا جاتا ہے" ـــــ عمران کی پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

اور پھر عمران کے سر ہلاتے ہی وہ یک لخت اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا۔ اور دوڑتا ہوا اس ہینڈل کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/
http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ایک زوردار جھٹکے سے ہینڈل کو نیچے کھینچا تو چھت ایک بار پھر زوردار گڑگڑاہٹ سے درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی ــــ ٹائیگر نے ہینڈل کو پکڑے رکھا۔ اور عمران نے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو جس کا انجن وہ پہلے ہی سٹارٹ کر چکا تھا، فضا میں بلند کیا اور ٹائیگر دوڑتا ہوا بلند ہوتے ہیلی کاپٹر پر اچھل کر لگ کر سوار ہوا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے چھت سے باہر نکل کر اوپر فضا میں بلند ہوتا گیا ــــ اور اس کے ساتھ ہی عمران کے سب ساتھیوں نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ وہ زندہ سلامت اس خوفناک سنٹر سے باہر نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

لیکن ابھی ہیلی کاپٹر فضا میں کچھ دور ہی گیا تھا کہ اچانک ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور عمران سمیت سب افراد یہ آوازیں سنتے ہی بری طرح چونک پڑے۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو عمران ــــ میں ہنری بول رہا ہوں۔ تم سمجھ رہے ہو گے کہ تم لوگ اس طرح ساجان سنٹر سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ تم اب بھی پاورلینڈ کے ٹارگٹ میں ہو تم نے لیڈی ایشلے کو ختم کر کے نہ صرف اپنے بلکہ اپنے ملک کے دارالحکومت کے ایک کروڑ افراد کی زندگیوں پر موت کی مہر لگا دی ہے ــــ میں نے لیڈی ایشلے کی موت کی خبر ترمذی کو دے دی ہے۔ اور ترمذی اپنی بیوی کی موت پر پاگل ہو گیا ہے اس نے کہا ہے کہ ریڈ پاور کی لیبارٹری کی تکمیل میں صرف تین دن

کا وقفہ رہ گیا ہے۔ اور تین دنوں کے بعد وہ ریڈ پاور آن کر کے دارالحکومت کے ایک کروڑ افراد کو راکھ کا ڈھیر بنا کر اپنی بیوی کی موت کا انتقام لے گا ــــ یہ میں تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تم نے لیڈی ایشلے کو ختم کر کے کتنی بڑی حماقت کی ہے اوور" ــــ ہنری کی تیز آواز ہیلی کاپٹر میں گونج رہی تھی اور عمران کے سب ساتھیوں کے چہروں پر دارالحکومت کے ایک کروڑ افراد کی بھیانک موت کا سن کر شدید خوف کے آثار ابھر آئے تھے جبکہ تنویر جس نے لیڈی ایشلے کو ختم کیا تھا اس کا چہرہ خوف کی وجہ سے زرد پڑ گیا تھا۔

"لیڈی ایشلے بھی ایسے ہی دعوے کرتی تھی مسٹر ہنری۔ لیکن تم نے دیکھا کہ اس کا انجام کس قدر عبرتناک ہوا۔ اور ایسا انجام ترمذی کا بھی ہو گا اور تمہارے پاورلینڈ کا بھی اوور" ــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ ہیلی کاپٹر اب خاصی تیز رفتاری سے پرواز کر رہا تھا۔

"یہ دعوے نہیں ہیں حقیقت ہے۔ اس کا مظاہرہ ابھی ہو جاتا ہے تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ پاورلینڈ کس قدر طاقتور ہے اوور اینڈ آل" ــــ دوسری طرف سے ہنری نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران ہونٹ بھینچے ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ ہنری ان کے خلاف کیا حربہ اختیار کرے گا ــــ کیا وہ کوئی لڑاکا طیارے ان کے ہیلی کاپٹر کو ختم کرنے کے لئے بھیجے گا یا ریز میزائلوں سے حملہ ہو گا کہ اچانک

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کا رخ یک لخت تیزی سے مڑا۔ اور جب تک عمران سمجھتا ہیلی کاپٹر مڑ کر واپس ساجان سنٹر کی طرف اڑنے لگا

"یہ کیا ہوا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔" سب ساتھیوں نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ جب کہ عمران کے ہاتھ تیزی سے مشینری کو چیک کرنے میں مصروف تھے۔

"ہیلی کاپٹر کی مشینری کو کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ یہ ریڈیائی کنٹرول میں ہے۔۔۔" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے ایک نظر نیچے ڈالی۔ لیکن ہیلی کاپٹر خاصی بلندی پر تھا۔ بغیر پیراشوٹ کے اتنی بلندی سے چھلانگ بھی نہ لگائی جا سکتی تھی۔ اور وہ سب واقعی بے بس سے ہو کر رہ گئے تھے۔

"ہیلو۔۔۔ تم نے دیکھا کہ کیا ہوا ہے۔ اور اب دیکھو کہ یہ ہیلی کاپٹر فضا میں کس طرح دھماکے سے پھٹتا ہے۔ میں تمہیں واپس زمین پر اتارنے کا رسک نہیں لے سکتا اوور۔۔۔" اچانک ٹرانسمیٹر میں سے ہنری کی آواز بلند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ہیلی کاپٹر یک لخت جھٹکا کھا کر رک گیا۔ اب وہ اسی جگہ پر معلق ہو گیا تھا۔

"جناب ہنری صاحب۔۔۔ ٹھیک ہے تم ہیلی کاپٹر تباہ کر کے ہمیں ختم کر دو گے لیکن تمہارا ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ بھی نہ بچ سکے گا۔ ہماری جانیں رائیگاں نہیں جائیں گی اوور۔"

اچانک عمران کی آواز بلند ہوئی۔ اس کے لہجے سے بجائے گھبراہٹ

کے گہرا اطمینان ظاہر ہو رہا تھا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ تم نے الیکٹرون بموں کو چارج کر دیا ہے اور اس مشین میں موجود ٹائم چارجر آن کر دیا ہے۔ اور اب اتنا کم وقفہ رہ گیا ہے کہ میں ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ کو تباہی سے نہیں بچا سکتا۔۔۔ لیکن اگر ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ کے بدلے ہم تم لوگوں اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک کروڑ افراد کا خاتمہ کر دیں تو میرے خیال میں سودا مہنگا نہیں رہے گا ہمیشہ کے لئے گڈ بائی۔۔۔" ہنری کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلنی بند ہو گئی۔

"یہ تو بعد میں پتہ چلے گا کہ کون سا سودا سستا ہے اور کون سا مہنگا۔ فی الحال تو ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ کی تباہی سامنے ہے" عمران نے کہا۔ پھر وہ انتہائی برق رفتاری سے اپنی سیٹ سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس نے کھلی کھڑکی میں پیر رکھے۔۔۔ اور پھر اچھل کر وہ ہیلی کاپٹر کے اوپر والے حصے پر چڑھ گیا۔ اس سارے کام میں اسے صرف چند لمحے لگے۔ عمران کے باقی ساتھی سہمے ہوئے بیٹھے تھے۔۔۔ انہیں معلوم تھا کہ کسی بھی لمحے ہیلی کاپٹر ایک دھماکے سے پھٹے گا اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کے پرزے بھی اڑ جائیں گے۔ ان سب کے دلوں کی دھڑکنیں یکلخت تیز ہو گئی تھیں جب کہ عمران ہیلی کاپٹر کی چھت پر نجانے کیا کرنے گیا تھا۔۔۔ اور پھر اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ان سب کے دل اچھل کر حلق میں آ گئے۔ زندگی کا آخری لمحہ شاید آن ہی پہنچا تھا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

ھنری ایک دیوہیکل مشین کے سامنے بیٹھا ہوا تیزی سے اس کے مختلف بٹن دبائے چلا جا رہا تھا۔ اس کے سر پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا ——— دیوہیکل مشین پر بے شمار رنگوں کے چھوٹے بڑے بلب جل رہے تھے۔ اور درمیانی سکرین پر ایک ہیلی کاپٹر فضا میں معلق نظر آ رہا تھا۔

"نمبر تھری ——— جلدی کرو۔ رینج ہم آن کرو جلدی۔ ان شیطانوں کو مزید وقفہ نہیں ملنا چاہیئے" ——— ہنری نے ایک بٹن دبا کر چیختے ہوئے کہا۔

"باس ——— رینج ہم چارج ہو رہا ہے باس صرف ایک دو منٹ مزید چاہئیں" ——— مشین میں سے ایک آواز ابھری اور ہنری نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اُسی لمحے اس نے ایک سائے کو ہیلی کاپٹر کی کھڑکی سے نکل کر اوپر چھت پر چڑھتے دیکھا تو اس نے

تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ایک ناب کو تیزی سے گھمایا تو سکرین پر ہیلی کاپٹر پھیلتا گیا۔ اب ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہوئے افراد اور اوپر چڑھا ہوا آدمی صاف نظر آ رہا تھا۔

"ارے یہ کیا کر رہا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر کے پنکھے کے ساتھ کیا کر رہا ہے" ——— ہنری نے بڑی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"باس باس ——— یہ شخص ریڈیائی کنٹرول ایریل کی راڈ کھولنے کی کوشش کر رہا ہے" ——— اچانک مشین میں سے ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ریڈیائی کنٹرول راڈ کو خالی ہاتھوں سے ——— یہ کیسے ممکن ہے" ——— ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"نمبر تھری ——— کیا کر رہے ہو۔ رینج ہم آن کرو احمق آدمی۔ جلدی کرو" ——— ہنری اتنے زور سے بولا تھا کہ اس کی آواز پھٹ گئی تھی۔

"باس ——— صرف پندرہ سیکنڈ رہ گئے ہیں اسے چارج ہونے میں صرف پندرہ سیکنڈ" ——— نمبر تھری کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ہنری نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور پھر اچانک اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا کھاتے دیکھا۔

"باس باس ——— ہمارا ریڈیائی کنٹرول ہیلی کاپٹر پر ختم ہو گیا ہے۔ اس نے راڈ کھول لیا ہے باس" ——— اچانک پہلے والی آواز مشین میں گونجی اور ہنری بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"باس ۔۔۔ ریز بم چارج ہو گیا ہے لیکن اب آن نہیں ہو رہا۔ سلسلہ ختم ہو چکا ہے"۔۔۔ نمبر تھری کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ہنری اس طرح واپس کرسی پر ڈھیر ہو گیا جیسے جواری اپنی زندگی کی آخری بازی بھی ہار چکا ہو۔

"اب وہ کیسے آن ہو سکتا ہے۔ کنٹرول ہی ختم ہو گیا ہے"۔ ہنری نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

سکرین پر ہیلی کاپٹر جھٹکا کھا کر تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس کی چھت پر پنکھے کے راڈ کو پکڑنے والا آدمی اب تیزی سے ادھر ادھر جھول رہا تھا۔۔۔ ہنری ہونٹ بھینچے اُسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اس کی دونوں ٹانگیں ایک لمحے کے لئے ہیلی کاپٹر کی کھلی کھڑکی میں رکتے اور پھر اُسے یک لخت پھسل کر کھڑکی کے اندر غائب ہوتے دیکھا اور اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکلی۔

"اوہ ۔۔۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک اور مافوق الفطرت لوگ ہیں اس قدر باریک پیچوں کو ہاتھ سے کھول لینا ناممکن ہے۔ کاش ریز بم فائر کرنے کے بعد میں ہیلی کاپٹر کو معلق کرنے پر مجبور نہ ہوتا تو پھر دیکھتا کہ یہ کس طرح بچ نکلتے ہیں"۔۔۔ ہنری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس ۔۔۔ میں نمبر سکس بول رہا ہوں۔ ہیلی کاپٹر کا رخ لاڈیم سنٹر کی طرف ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو لاڈیم سنٹر کو حکم دیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے خفیہ اڈے سے اس پر میزائل فائر کر دیں"۔۔۔ مشین

میں سے ایک نئی آواز نکلی اور ہنری یک لخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔ یہ بات تو اس کے ذہن میں ہی نہ آئی تھی۔

"ہاں ۔۔۔ بالکل بالکل ۔۔۔ جلدی ۔ لاڈیم سنٹر کو کنکٹ کرو۔ فوراً جلدی"۔۔۔ ہنری نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے نمبر سکس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور ہنری خاموش بیٹھا رہا۔ سکرین اب صاف ہو چکی تھی۔ ہیلی کاپٹر اب اس پر نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ شاید مشین کی رینج سے نکل گیا تھا۔

"ہیلو ۔۔۔ لاڈیم سنٹر سے ٹی گال انچارج بول رہا ہوں اوور"۔ اچانک مشین میں سے ایک آواز نکلی۔

"ہنری فرام ہیڈ کوارٹر اوور"۔۔۔ ہنری نے لہجے کو باوقار اور بارعب بناتے ہوئے کہا۔

"یس چیف باس۔ حکم سر اوور"۔۔۔ ٹی گال کا لہجہ سہما ہوا تھا۔

"سنو ٹی گال ۔۔۔ لاڈیم سنٹر میں لڑاکا طیارے موجود ہیں اوور"۔ ہنری نے پوچھا۔

"لڑاکا طیارے ۔۔۔ نہیں سر۔ پہلے ہوتے تھے لیکن ایک سال قبل چیئرمین مادام ایشلے کے حکم پر انہیں وہاں سے ہٹا لیا گیا تھا کیونکہ مقامی حکومت کو اس کی خبر ہو گئی تھی اوور"۔۔۔ ٹی گال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اچھا۔ میزائل فائرنگ مشین تو موجود ہے اوور"۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/
http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

ہنری نے اس بار چیختے ہوئے پوچھا۔ وہ چونکہ یہاں ہیڈکوارٹر کی اندرونی لیبارٹریوں کا انچارج تھا۔ اس لئے اُسے بیرونی سنٹرز کے متعلق زیادہ علم نہ تھا ــــ یہ کام لیڈی ایشلے اور ٹومز ہی سرانجام دیتے تھے۔

"یس باس ــــ میزائل فائرنگ سیکشن موجود ہے اوور" ڈی گال نے جواب دیا اور ہنری نے قدرے اطمینان کا سانس لیا۔

"اس کی رینج کتنی ہے اوور" ــــ ہنری نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"محدود رینج ہے باس ــــ زیادہ سے زیادہ سو کلومیٹر تک باس اوور" ــــ ڈی گال نے جواب دیا۔

"کافی ہے ــــ اب میرا حکم غور سے سن لو۔ ساجان سنٹر کا ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر ساجان سنٹر سے اڑ کر لاڈیم سنٹر کی طرف آ رہا ہے۔ اس میں پاورلینڈ کے مجرم سوار ہیں۔ ان کا رخ لاڈیم سنٹر کی طرف ہے ــــ جیسے ہی یہ میزائل رینج میں آئے تم نے اس پر فائر کھول دینا ہے۔ اسے ہر قیمت پر فضا میں ہی تباہ ہو جانا چاہئے۔ سنا۔ ہر قیمت پر۔ کسی قسم کی معمولی سی کوتاہی بھی برداشت نہیں کی جائے گی اوور" ــــ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ــــ حکم کی تعمیل ہوگی باس اوور" ــــ ڈی گال نے جواب دیا۔

"جیسے ہی ہیلی کاپٹر تباہ ہو تم نے فوراً ہیڈکوارٹر رپورٹ کرنی ہے۔ فوراً بغیر کوئی وقت ضائع کئے۔ اور سنو۔ فوراً انتظامات

مکمل کر لو۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے لاڈیم سنٹر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ دس یا پندرہ منٹوں بعد تمہاری رینج میں پہنچ جائے گا اوور" ــــ ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس اوور" ــــ دوسری طرف سے ڈی گال نے جواب دیا۔ اور ہنری نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اب اُس کے چہرے پر اطمینان کے خاصے آثار ابھر آئے تھے ــــ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ ایک بار ہیلی کاپٹر لاڈیم سنٹر کی رینج میں پہنچ گیا تو پھر خوفناک میزائلوں کے فائر سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن اور دل میں زبردست بے چینی اور اضطراب کروٹیں لے رہا تھا ــــ کیونکہ عمران جیسے آدمی کی موت کی منصوبہ بندی کر لینے کے باوجود اُسے یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ منصوبہ بندی واقعی کامیاب ہو جائے گی۔ اس لئے وہ نتیجہ سننے کے لئے بڑی طرح بے چین ہو رہا تھا۔

پھر تقریباً بارہ منٹ بعد اچانک مشین میں سے ٹرانسمیٹر کال کی مخصوص آواز سنائی دی اور ہنری نے بڑی طرح چونک کر ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ ڈی گال فرام لاڈیم سنٹر کالنگ اوور" ڈی گال کی پُرجوش آواز سنائی دی۔

"یس ــــ ہنری باس اٹنڈنگ۔ رپورٹ دو اوور" ہنری نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو پُرسکون بنانے کی کوشش

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کرتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ وہ اپنے ایک ماتحت پر اپنی بے چینی ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا۔

"کامیابی باس ــــ ہیلی کاپٹر ابھی چند لمحے قبل ہماری رینج میں داخل ہوا۔ ہم اس پر میزائل فائر کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔ اور باس پہلا میزائل ہی ٹھیک نشانے پر بیٹھا۔ اور ہیلی کاپٹر اڑان میں ہی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گیا اوور" ــــ ڈی گال نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اس کا ملبہ چیک کیا ہے۔ اس میں انسانی لاشیں موجود ہیں اوور" ــــ ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے کامیابی کی رپورٹ ملنے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھیوں کے اتنی آسانی سے مر جانے پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"یس باس ــــ میں ملبہ چیک کر کے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ ملبے میں سے انسانی جسموں کے ریزے اور پھٹے ہوئے کپڑے ملے ہیں اوور" ــــ ڈی گال نے جواب دیا۔

"لاشیں نہیں ہیں اوور" ــــ ہنری نے پوچھا۔ ویسے پھٹے ہوئے کپڑوں کا سن کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"باس۔ خوفناک میزائل کے ٹکرانے کے بعد انسانی لاشوں کا صحیح سالم ملنے کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہیلی کاپٹر کا کوئی پرزہ سلامت نہیں رہا اوور" ــــ ڈی گال کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کپڑوں کا بنڈل بنا کر ہیڈ کوارٹر روانہ کر دو۔ اوور" ــــ ہنری نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس ــــ ویسے باس ایک درخواست ہے کیا فرینکلن کو معافی نہیں مل سکتی۔ وہ اور اس کے ساتھی بیحد پریشان ہیں اوور" ــــ ڈی گال نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"کیسی معافی ــــ کیا کہہ رہے ہو ــ فرینکلن کہاں ہے اوور" ــــ ہنری نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے تو عمران سے بات ہونے کے بعد ساجان سنٹر کو مصنوعی سیارے میں موجود مشینی آنکھ کے ذریعے چیک کیا تھا۔ لیکن وہاں کوئی انسان موجود نہ تھا ــــ اس سے ہنری یہی سمجھا تھا کہ ساجان سنٹر اور زیرو پوائنٹ کا سارا عملہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارا جا چکا ہوگا۔ مشینی آنکھ کے ذریعے ہی اسے پتہ چلا تھا کہ عمران نے ایکڑون بم چارج کر کے ٹائم چارجر لگا دیا ہوا ہے۔

"آپ کو علم نہیں باس ــــ مادام لیڈی لیشلے کا حکم تھا باس۔ ...." ــــ ڈی گال نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

"اوہ اچھا ــ ٹھیک ہے ــــ میں مادام سے کہہ دوں گا تم ان سب کو اب زیرو ٹکس سنٹر جانے کا کہہ دو۔ اب یہ وہیں رہیں گے اوور" ــــ ہنری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ ڈی گال کو کیا بتاتا کہ فرینکلن کی قسمت کا فیصلہ کرنے والی مادام کی اپنی قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے ــــ اور ظاہر ہے مادام کا خصہ نے جا تھا۔ ہنری سمجھ گیا تھا کہ یہ سارا کھیل عمران نے کھیلا ہوگا۔ اس نے ہنری کو بھی لیڈی لیشلے کی آواز میں چکر دینے کی کوشش کی ہوگی ــــ لیکن اب یہ ہنری کی خوش قسمتی تھی یا پھر

http://im... ...rkaleem.blogspot.com/

عمران کی بد قسمتی کہ ہنری جس مشین کے ذریعے کال کر رہا تھا وہ عام ٹرانسمیٹر نہ تھا۔ اس میں کمپیوٹر کے ذریعے آواز چیک کی جاتی تھی ـــــ اس لئے مشین نے فوراً ہی بتا دیا کہ بولنے والی لیڈی اسٹلے نہیں ہے۔ کیونکہ لیڈی اسٹلے کی اصل آواز کمپیوٹر میں پہلے ہی کلیئر تھی۔ ہاں اگر کوئی متعلقہ آدمی ہوتا تو شاید یہ کمپیوٹر اس کی آواز کا فرق نہ بتا سکتا ـــــ اس وجہ سے ہنری کو آواز کے اس فرق کا پتہ چل گیا اور اس طرح عمران سامنے آ گیا۔ اسی لئے اس نے فریکلن کو معاف کر دیا تھا۔ لیکن چونکہ اب ساجان سنٹر اور نیمد پوائنٹ کی تباہی میں صرف چند منٹ ہی باقی رہ گئے تھے اس لئے اس نے انہیں دوسرے سنٹر میں ایڈجسٹ کرنے کے احکامات صادر کر دیئے تھے۔

ہنری نے ٹی گال کو پیغام دینے کے بعد ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے ایک آپریٹر کو پاکیشیا میں ترمذی سے کال ملانے کا حکم دیا ـــــ تاکہ ترمذی کو وہ یہ اطلاع دے دے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے لیڈی اسٹلے کی موت کا فوری انتقام لے لیا ہے۔ اور چند لمحوں بعد ہی ترمذی لائن پر آ گیا۔

"ترمذی ـــــ میں نے مادام کی موت کا انتقام لے لیا ہے عمران اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں اوور" ـــــ ہنری نے اسے بتایا۔

"اوہ کاش تم انہیں نہ مارتے۔ میں اپنے ہاتھوں سے ا

کی بوٹیاں اڑانا چاہتا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ لیکن مادام کی موت اتنی سستی نہیں ہے کہ صرف چند آدمیوں کے مرنے سے ہی اس کی قیمت برابر ہو جائے ـــــ میں پورے پاکیشیا کو جلا کر بھسم کر دوں گا۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ صرف دارالحکومت ہی نہیں بلکہ پورے پاکیشیا کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دوں گا۔ میں ریڈ پاور کی رینج بڑھا رہا ہوں اوور" ـــــ ترمذی نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں پاگل پن کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو ترمذی ـــــ اس طرح تو کروڑوں اربوں افراد ختم ہو جائیں گے پوری دنیا چیخ پڑے گی۔ اور پھر بڑی طاقتیں پوری طرح حرکت میں آ جائیں گی۔ اور تم جانتے ہو کہ ابھی پاور لینڈ اس قابل نہیں ہوا کہ پوری طور پر دنیا کو اپنے کنٹرول میں کر سکے اس لئے تم اتنا بڑا قدم مت اٹھاؤ اوور" ـــــ ہنری نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو میں مادام اسٹلے کا بھرپور انتقام لوں گا۔ ایسا انتقام کہ پاکیشیا والے پوری دنیا کے لئے عبرت بن کر رہ جائیں گے اوور" ـــــ ترمذی نے جواب دیا۔

"لیکن پورے پاکیشیا کو اڑانے کے لئے تو تمہیں لیبارٹری کو خاصا بڑا کرنا پڑے گا اور اس طرح کام بہت بڑھ جائے گا۔ جب کہ تم جانتے ہو پاور لینڈ کے کس قدر اہم مشن ادھورے پڑے ہیں ـــــ اب مادام تو ہیں نہیں۔ اور میں اکیلا ہیڈ کوارٹر میں مصروف ہوں اوور" ـــــ ہنری نے دوسرا انداز اختیار

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کرتے ہوئے کہا۔

"ہوں ۔۔۔ یہ بھی مسئلہ ہے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہنری۔ واقعی مادام کا مشن ہم نے مکمل کرنا ہے ورنہ اس کی روح بے چین رہے گی۔ ٹھیک ہے۔ میں صرف دارالحکومت کے لوگوں سے انتقام لے کر واپس آجاتا ہوں اوور" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔ اور ہنری نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ اُسے دراصل پورے ملک کی تباہی کا سن کر شدید شاک پہنچا تھا وہ تو دارالحکومت کے لاکھوں افراد کی موت کا بھی قائل نہ تھا ۔۔۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ ترمذی ضد کا پکا ہے۔ اور پھر شاید وہ اُسے منا لیتا لیکن احمق عمران نے لیڈی اسٹلے کو ختم کر کے یہ مسئلہ بھی ختم کر دیا تھا۔ ہنری جانتا تھا کہ ترمذی لیڈی اسٹلے سے کس قدر والہانہ محبت کرتا ہے حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ لیڈی اسٹلے کوئی وفادار عورت نہیں تھی ۔۔۔ لیکن بہرحال یہ ان کا ذاتی مسئلہ تھا اور اس نے اس مسئلے میں کبھی دخل نہ دیا تھا۔

"تم کل تک واپس آجاؤ گے ناں ۔۔۔ کیونکہ اب ٹرانسمٹ نیوز کا ٹارگٹ ملانے کا وقت آگیا ہے۔ وہ بھی کل تک بدل جائے گا اوور" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ پہلے تو یہی خیال تھا کہ چوبیس گھنٹوں میں کام ہو جائے گا لیکن اچانک ایک مشین میں خرابی ہو گئی ہے۔ اور اب اس کی مرمت کی جا رہی ہے۔ اور اس میں تین چار دن لگ جائیں گے ۔۔۔ اس لئے میں چار یا پانچ روز بعد ہی مشن مکمل کر کے واپس

آؤں گا اوور" ۔۔۔ ترمذی نے جواب دیا۔

"کیا کوئی بڑی خرابی ہو گئی ہے اوور" ۔۔۔ ہنری نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ بس اُسے لوڈنگ کے درمیان ایک آدمی کی حماقت کی وجہ سے نقصان پہنچ گیا ہے۔ بہرحال تم بے فکر رہو میں آجاؤں گا اوور" ۔۔۔ ترمذی نے جواب دیا۔ اور ہنری نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اُسی لمحے مشین میں سے ایک آواز اُبھری۔

"نمبر سکس بول رہا ہوں باس ساجان سنٹر اور زیرو لوائنٹ کے الیکٹرون بم چارج ہو رہے ہیں۔ مشین ان کی نشاندہی کر رہی ہے۔ وہ پھٹنے والے ہیں" ۔۔۔ نمبر سکس کی آواز میں خاصی افسردگی تھی۔

"اوہ ۔۔۔ یہ پاورلینڈ کے لئے بہت بڑا نقصان ثابت ہوگا لیکن کیا کیا جائے۔ ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں" ۔۔۔ ہنری نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے مختلف بٹن دبا دیئے۔ اور پھر ایک ناب کو گھمانے لگا۔ سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ اور پھر اس پر وہی ٹیلوں سے بھرا ہوا میدان نظر آنے لگا تو ہنری نے ہاتھ اٹھا لیا۔

اُسی لمحے جیسے کوئی خوفناک آتش فشاں پھٹتا ہے۔ اس طرح ٹیلوں سے بھرا ہوا میدان پھٹا اور پھر آگ کا ایک طوفان سا آسمان کی طرف بلند ہوا ۔۔۔ یوں لگ رہا تھا جیسے آگ کا پورا سمندر آسمان کی طرف اٹھ رہا ہو۔ پاورلینڈ کا اہم ترین سائنسی اڈہ اور

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

انتہائی بڑی اور خفیہ اسلحہ ساز فیکٹری زیرو پوائنٹ تباہ ہو چکے تھے۔ اور ہنری نے بڑے افسردہ سے انداز میں ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن آف کر دیا اور سر پر چڑھا ہوا ہیڈ فون اتار کر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر ڈھیلے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔ لیڈی ایشلے کی موت۔ ساجان سنڈا اور زیرو پوائنٹ کی تباہی انتہائی افسوس ناک تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اُسے حوصلہ دینے والی صرف یہ بات تھی کہ پاورلینڈ کا سب سے بڑا دشمن عمران ختم ہو گیا تھا ۔۔۔ وہ دشمن جو ہنری کے خیال کے مطابق پاورلینڈ کے لئے پوری دنیا کی حکومتوں سے بھی زیادہ ضرر رساں ثابت ہو سکتا تھا۔

ہیلی کاپٹر کو زوردار جھٹکا لگتے ہی ان سب کے سانس رک گئے۔ لیکن دوسرے لمحے جب ہیلی کاپٹر تباہ ہونے کی بجائے تیزی سے آگے کی طرف بڑھا تو وہ سب بُری طرح چونک پڑے ۔۔۔ عمران کی سیٹ خالی تھی۔ اور ہیلی کاپٹر اچانک چل پڑنے کی وجہ سے تیزی سے نیچے کی طرف جھکتا جا رہا تھا۔ اس لئے ساتھ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے اچھل کر پائلٹ سیٹ سنبھالی اور ہیلی کاپٹر کو کنٹرول میں کر کے سیدھا کر لیا ۔۔۔ اسی لمحے عمران کی ٹانگیں کھلی کھڑکی میں نظر آئیں۔ اور دوسرے لمحے عمران چکنی مچھلی کی طرح پھسلتا ہوا بلیک زیرو کے اوپر آ گرا۔ اس کا چہرہ ہوا کی شدت کی وجہ سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا۔

"خدا کی پناہ ۔۔۔ اس قدر تیز ہوا تھی کہ مجھے لگ رہا تھا کہ میں

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کسی پتنگ کی طرح اڑتا ہوا دور چلا جاؤں گا ۔ اور پھر کسی حسینہ کے کے ٹھیے پر گر پڑوں گا "۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو کے اوپر سے پھسل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔ اور وہ سب اس حالت میں بھی عمران کے لبوں سے نکلنے والے مزاحیہ فقرے سن کر نہ صرف بے اختیار مسکرا دیئے ۔۔۔ بلکہ دل ہی دل میں ان کے حوصلے اور بے پناہ قوت ارادی کی بھی داد دینے پر مجبور ہو گئے ۔

" عمران صاحب ۔۔۔ آپ اوپر کیا کرنے گئے تھے ۔ کیا آپ نے اسے کنٹرول سے باہر نکالا ہے "۔۔۔ ٹائیگر سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا ۔

" میں تو صرف اوپر کا درجہ حرارت چیک کرنے گیا تھا ۔ کیونکہ نیچے سردی بہت تھی ۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہاں مجھے پنکھے کے ساتھ ریڈیائی کنٹرول ایریل نظر آ گیا ۔۔۔ بڑا خوب صورت سا تھا میں نے سوچا چلو اسے اتار لوں ڈرائنگ روم میں سجانے کے کام آئے گا "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ اور پھر جیب سے ایریل نکال کر دکھانے لگا ۔

" اوہ عمران صاحب ۔۔۔ اس میں تو انتہائی باریک پیچ لگے ہوئے ہیں ۔ آپ نے اسے خالی ہاتھ کیسے کھول لیا "۔۔۔ بلیک زیرو نے واقعی حیران ہو کر پوچھا ۔

" میرے ناخنوں میں موجود بلیڈ صرف رسیاں کاٹنے کے ہی کام نہیں آتے ۔ پیچ بھی کھول لیتے ہیں "۔۔۔ عمران نے

جواب دیا ۔

بلیک زیرو اس دوران ہیلی کاپٹر کو موڑ کر واپس پہلے والی سمت میں لے آیا تھا اور ہیلی کاپٹر اب تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر میں سے ہیلو ہیلو کی آوازیں نکلنے لگیں لیکن یہ آواز ہنری کی نہیں تھی ۔ اس لئے عمران نے سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا ۔۔۔ اسی لمحے ایک اجنبی آواز ابھری ۔

" ہیلو ۔۔۔ لاڈیم سنٹر سے ڈیگال انچارج بول رہا ہوں اوور "

" ہنری فرام ہیڈ کوارٹر اوور "۔۔۔ دوسرے لمحے ہنری کی آواز سنائی دی ۔ اور عمران بے اختیار مسکرا دیا ۔

ٹرانسمیٹر کھلا ہوا تھا اس لئے اس نے درمیانی کال کو کیچ کر لیا تھا اور ہنری کو اس کا علم ہی نہ ہو سکا تھا ۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے گفتگو سنتے رہے ۔۔۔ جب ٹرانسمیٹر آف ہوا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا ۔

" میں رخ موڑ لوں ہیلی کاپٹر کا "۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا ۔

" نہیں ۔۔۔ اس طرح یہ ہمیں نہیں چھوڑیں گے ۔ اور ہم نے جلد از جلد پاکیشیا پہنچنا ہے ۔ اس لئے انہیں ڈاج دینا ہو گا ۔ تم ویسے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھنے سے روک دو تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم باتیں کرتے کرتے ان کی فائرنگ رینج میں آ جائیں "۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

اور بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھنے سے روک دیا اب ہیلی کاپٹر ایک جگہ معلق تھا ۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران نے نیچے جھک کر دیکھا تو دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ اُسے دُور تک ٹرین کی پٹڑی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"تم سیٹ سے ہٹ جاؤ عامر۔ میں خود اسے آپریٹ کرتا ہوں۔ اور سب لوگ اپنا اپنا لباس اتار دیں" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لباس اتار دیں ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ بلیک زیرو سمیت سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یار۔ جب مرنا ہی ٹھہرا تو پھر قدرتی لباس میں کیوں نہ مریں۔ اتنا مہنگا لباس کسی اور کے کام آجائے گا" ۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو کی جگہ سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ کوئی نئے قسم کا مذاق ہے" ۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو۔ اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم مذاق پر گفتگو کرتے رہیں" عمران نے مڑ کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اور اس بار اس کے لہجے کو دیکھ کر وہ سب سمجھ گئے کہ عمران واقعی سنجیدہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے بادل نخواستہ اٹھ کر اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا ۔۔۔ عمران اس دوران ہیلی کاپٹر کی مشینری کو چھیڑ چھاڑ کرنے میں مصروف رہا۔ وہ مختلف خانوں کو کھول کر ان میں سے تاریں کھینچ کھینچ کر ایک دوسرے سے ملاتا رہا۔ ہیلی کاپٹر اپنی جگہ پر معلق تھا ۔۔۔ چند لمحوں بعد عمران فارغ ہو گیا۔ اور اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سب ساتھی انڈرویئر پہنے بیٹھے ہوئے تھے۔

ساتھ والی سیٹ پر بلیک زیرو بھی اسی حالت میں موجود تھا اور عمران کو اسے دیکھ کر بے اختیار ہنسی آگئی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بلیک زیرو کو بھی بڑا شوق تھا مشن میں کام کرنے کا ۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ اگر پیچھے بیٹھے ہوئے ممبران کو پتہ چلا کہ بلیک زیرو ایکسٹو ہے جس کی پہلے شکل کسی نے نہ دیکھی تھی اور آج وہ اس کا جسم بھی ساتھ ہی دیکھ رہے ہیں تو کتنا لطف آئے۔

"عمران صاحب ۔۔۔ آپ ہنس رہے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا ۔۔۔ تم جیسے صحت مند جوانوں کو دیکھ کر رونا شروع کر دوں۔ یار تمہارا ایکسٹو تمہیں کچھ کھانے پینے کو نہیں دیتا۔ دیکھو کیسے پسلیاں نکلی ہوئی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار سب خفیف سی ہنسی ہنس کر رہ گئے۔

"آخر آپ کا پروگرام کیا ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"فی الحال تو میرا خیال ہے ننگوں کا کلب قائم کر دوں۔ لوگوں کو بڑا شوق ہے ننگا ہونے کا۔ جس کو دیکھو غسل خانے میں داخل ہوتے ہی کپڑے اتارنا شروع کر دیتے ہیں۔ بس اس کلب کا نام غسلخانہ رکھنا پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اب ہیلی کاپٹر کو انتہائی تیز رفتاری سے نیچے لئے جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر زمین کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ سب ساتھیوں نے دیکھا کہ ہیلی کاپٹر اب ریل کی پٹڑی کے اوپر اڑ رہا تھا۔ اور پھر عمران نے ہیلی کاپٹر کو پٹڑی کے بالکل قریب روک لیا۔

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

"چلو نیچے اترو۔ اور پریڈ شروع کرو۔ جلدی کرو فوراً" ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اسی حالت میں" ـــــ سب نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسی حالت میں۔ جلدی کرو وقت نہیں ہے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اس حالت میں نیچے نہیں اتروں گا سمجھے" ـــــ یک لخت تنویر بُری طرح بھڑک اٹھا۔

"زیادہ غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ـــــ عمران کا لہجہ یک لخت انتہائی سرد ہو گیا اور تنویر کان دبائے خاموشی سے نیچے اتر گیا پھر باقی ساتھی بھی اتر گئے۔ عمران نے جلدی سے اپنے کپڑے اتار دیے۔ اس کے بعد ـــــ آٹو لوگن کو نیچے پھینکا۔ اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا۔ اور ایک بٹن دبا کر اس نے تیزی سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ پیرا ٹروپنگ کے انداز میں قلابازی کھا کر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا ـــــ جب کہ ہیلی کاپٹر اسی رفتار سے فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ عمران خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ کافی بلندی پر جا کر ہیلی کاپٹر یک لخت ذرا سا ترچھا ہو کر آگے کی طرف بڑھنے لگا ـــــ اور پھر ایک خاص زاویے پر جا کر وہ سیدھا ہو کر پرواز کرنے لگا۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اب یہ ہمارے کپڑوں سمیت لائیم سنٹر کے میزائلوں سے ہٹ ہو گا تو ملبے کے ساتھ ساتھ جب کپڑوں کے پھٹے ہوئے

ٹکڑے انہیں ملیں گے تو ہنری کو اطمینان ہو جائے گا کہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی ختم ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور ان سے پیچھا چھڑانے کا کوئی طریقہ نہ تھا" ـــــ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور وہ سب بے اختیار سر ہلانے لگے۔ انہیں کپڑے اتارنے کی تک اب سمجھ میں آئی تھی۔ عمران نے جھک کر زمین پر پڑی ہوئی آٹو لوگن اٹھا لی۔

"لیکن اس حالت میں ہم جائیں گے کہاں" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں نے کچھ سوچ کر ہی یہاں ہیلی کاپٹر اتارا ہے۔ یہاں سے تھوڑے فاصلے پر ایک اسٹیشن ہے۔ میں نے اسٹیشن کے ساتھ ہی ایک جیپ کھڑی دیکھی ہے ـــــ اسٹیشن سے ہمیں کپڑے بھی مل سکتے ہیں اور جیپ بھی اڑائی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک پرائیویٹ ایئرپورٹ ہے جہاں سے جیٹ طیارے چارٹرڈ کرائے جا سکتے ہیں ـــــ اور چارٹرڈ نہ ہوں تو اڑائے جا سکتے ہیں۔ اس طرح ہم پاکیشیا پہنچ سکتے ہیں" عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب عمران کی اس پلاننگ پر دل ہی دل میں داد دینے لگے۔

"چلو اب عریاں پریڈ شروع ہو جانی چاہیے" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے بعد وہ باقاعدہ فوجیوں کے سے انداز میں پریڈ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا۔ باقی ساتھی بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے چل دیئے ـــــ واقعی ان کو دیکھ کر یہی محسوس ہو رہا تھا

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

کہ عریاں پریڈ ہو رہی ہے۔

" اور کچھ ہوا نہ ہو کم از کم پاور لینڈ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ننگا کر ہی دیا " ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شکر کرو جولیا ہمارے ساتھ نہیں ہے ورنہ تمہارا یہ ڈھانچہ دیکھ کر وہ تمہیں گرائپ واٹر پینے کا مشورہ ضرور دیتی " ——— عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس بار فضا سب کے بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد۔

عمران سیریز میں ایک خوفناک اور دھماکہ خیز ناول

عمران کی موت

مصنف :- مظہر کلیم - ایم - اے

ماسٹر کلرز :- پیشہ ور خوف ناک قاتلوں کی بین الاقوامی تنظیم جس کا ہر ممبر قتل کرنے میں بے پناہ مہارت رکھتا تھا ———

ماسٹر کلرز :- جس کے ہر ممبر نے اپنے اپنے انداز میں عمران پر مسلسل اور خوف ناک قاتلانہ حملے شروع کر دیئے۔ ———

ماسٹر کلرز :- جنہوں نے عمران کے فلیٹ۔ رانا ہاؤس اور زیرو ہاؤس کے پرخچے اڑا دیئے۔ کیسے ؟ ———

پے در پے اور خوف ناک حملوں کے سامنے اکیلا عمران کب تک ٹھہر سکتا تھا ———

ماسٹر کلرز اور عمران کے درمیان خوفناک اور اعصاب شکن تصادم ———

کیا عمران خوفناک قاتلوں کی اس تنظیم کے ہاتھوں بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا یا موت عمران کا مقدر ہو چکی تھی ———

خوفناک اور مسلسل ایکشن سے بھرپور کہانی

یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران سیریز کا ایک لافانی شاہکار

رنگین موت

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

- عمران نے سیکرٹ سروس چھوڑ کر یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ کیوں؟
- صفدر، جولیا اور تنویر بھی عمران کے ساتھ ہی یونیورسٹی میں داخل ہو گئے۔
- تنویر اور جوزف کے درمیان خوفناک مقابلہ ـــــ
- پرنس آف ڈھمپ نے یونیورسٹی میں ہر طرف قہقہے بکھیر دیئے۔
- کیا عمران اور سیکرٹ سروس کا مقصد صرف تفریح تھا؟
- رنگین موت کیا تھی۔؟ ـــــ
- شمشیر زنی کا خوفناک مقابلہ جس میں عمران رنگین موت کا شکار ہو گیا۔؟ ـــــ
- ایک حیرت انگیز اور بالکل منفرد انداز کا ناول

شائع ہو گیا ہے آج ہی طلب فرمائیں

ناشران:۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انوکھا اور قہقہہ بار ناول

اناڑی مجرم

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

- اناڑی مجرموں پر مشتمل ایک حیرت انگیز تنظیم "الفن" جو عمران کو اپنا گائیڈ منتخب کر لیتی ہے
- اناڑی مجرم جو حماقت میں عمران سے بھی دو چوتے آگے تھے۔
- الفن ـــــ ایک ایسے مشن پر کہ آپ کے قہقہے تھمنے کا نام ہی نہ لیں گے۔
- سپرنٹنڈنٹ فیاض ـــــ چار الٹرا ماڈرن لڑکیوں کے گھیرے میں تھا کہ اس کی بیوی موقع پر پہنچ گئی ـــــ اور پھر فیاض کا کیا حشر ہوا؟
- فیاض اور عمران کے سامنے فیاض کی بیوی کی عزت پر مجرموں نے ہاتھ ڈال دیا۔ کیا فیاض خاموش رہا ـــــ؟ عمران پر اس کا کیا ردعمل ہوا
- انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ موڑ۔
- بلیک ٹائیگر ـــــ بین الاقوامی پیشہ ور قاتل اور دلچسپ تنظیم الفن کے درمیان حیرت انگیز اور انوکھی کشمکش
- انتہائی حیرت انگیز، دلچسپ اور قہقہوں بھرپور کہانی۔

یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

عمران سیریز میں ایک یادگار ناول

باساشی

مصنف - مظہر کلیم ایم اے

— جاپان کی سب سے خوفناک تنظیم باساشی۔ جس کے نام سے ہی دنیا کی ہر سیکرٹ سروس کانپ اٹھتی تھی۔

— باساشی - ایک ایسی تنظیم جو اپنی بے پناہ صلاحیتوں سے اپنا مشن یوں آسانی سے سرانجام دے لیتی تھی کہ اس کے مقابلے میں آنیوالے جاسوس احمقوں کا ٹولہ بنکر رہ جاتے تھے

— باساشی جب عمران کے ملک میں پہنچی تو عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان کو یوں محسوس ہوا جیسے پہ سچ مچ وہ اسکے مقابلے میں خس وخاشاک سے زیادہ اہمیت نہ رکھتے ہوں

— عمران اور اس کے ساتھی باساشی کی حیرت انگیز کارکردگی سے بری طرح بوکھلا کر رہ گئے۔

— باساشی — جو یقیناً آنکھوں سے سُرمہ چرانے کی حیرت انگیز صلاحیت رکھتی تھی۔

— لیکن عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی نے جب گل کھلانے شروع کئے تو باساشی کو بھی زندگی میں پہلی بار یہ احساس ہوا کہ ان کا مقابلہ بھی کامیابی سے کیا جاسکتا ہے۔

باساشی کیا مشن لے کر آئی تھی — ؟ کیا وہ اپنے خوفناک مشن کو مکمل کرنے میں کامیاب ہوگئی — ؟ ایکشن اور سسپنس سے بھرپور۔

آج ہی طلب فرمائیے۔ شائع ہوگیا ہے

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

باساشی کے سلسلے کا دوسرا اور آخری حصہ

• کیا عمران بے بسی کی موت مارا گیا ؟ • کیا عمران کی موت اپنے ہی ہم وطنوں کے ہاتھوں لکھی ہوئی تھی ؟ • اصل باساشی کون تھی ؟ اس کا مشن کیا تھا ؟ • فیکٹری میں موجود بے رحم باساشی کا مشن کیا تھا - ؟ کیا وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوگئی ؟

• ایکشن سسپنس اور سراغ رسانی سے بھرپور ایک یادگار کہانی جسے آپ بار بار پڑھنے ... پر مجبور ہو جائیں گے۔

مصنف

مظہر کلیم ایم - اے

مادام

شائع ہوگیا ہے

آج ہی طلب فرمائیں

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com/

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/

مظہر کلیم ایم اے کا عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز شاہکار

کایا پلٹ

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

- ایک انتہائی سنسنی خیز اور ایکشن سے بھرپور ناول ۔
- ایسے مجرم جنہوں نے عمران اور پوری سیکرٹ سروس کی کایا پلٹ دی ۔
- عمران جو ممبران کو اپنے ایکسٹو ہونے کا یقین دلاتا پھرتا تھا مگر اس کی بات پر کوئی یقین کرنے کو تیار نہ تھا ۔
- صفدر سیکرٹ سروس کا سب سے دلیر ممبر اپنی کایا پلٹنے کے بعد ایک حقیر سچویشن سے بھی خوف کھانے لگا ۔
- مجرموں نے سیکرٹ سروس کی کایا کیوں پلٹی — ؟ وہ کیا چاہتے تھے — ؟ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ؟
- کیا عمران مجرموں کی کایا پلٹنے میں کامیاب ہوا — یا — نہیں ۔

★ آج ہی طلب فرمائیں ★

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار ناول

ٹوپاز

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

- ٹوپاز — ایک بین الاقوامی سمگلنگ ریکیٹ جس کا جال پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا ۔
- کرنل ہالینڈ — انسداد منشیات کے بین الاقوامی ادارے نارکوٹک ایجنسی کا چیف جس نے عمران کو مسخرہ کہہ کر دھتکار دیا ۔
- مادام برینڈی — ایک مجرم تنظیم کی سربراہ — جس نے ذہانت میں عمران کو بھی مات کر دیا ۔
- بوتھم — ٹوپاز کا چیف باس — جس کے مقابلے میں آ کر کرنل ہالینڈ کو اس کے پیروں پر جھکنا پڑا ۔
- جوزف اور جوانا — عمران کے باڈی گارڈ — جنہوں نے عمران کو عین اس لمحے بچا لیا جب عمران موت کو قبول کر چکا تھا ۔
- صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا — جنہوں نے مادام برینڈی کے سامنے عمران کا راز افشا کر دیا اور عمران کو موت قبول کرنا پڑی ۔
- ایکس ویلی — دنیا کا سب سے تیز ترین نشہ — جس کی لیبارٹری آخر کار عمران کا مدفن بنی ۔ اور عمران اپنی تمام تر صلاحیتوں اور ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے باوجود — ؟

سسپنس اور ایکشن سے بھرپور — ایک ایسی کہانی جو عمران کے لئے چیلنج بن کر رہ گئی

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.blogspot.com

عمران سیریز میں انوکھے اور منفرد انداز کی دلچسپ کہانی

لانسر فائیو

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- لانسر فائیو۔ ایک غیر ملکی سپر ایجنٹ۔ جو بہر لحاظ سپر ایجنٹ تھا۔
- لانسر فائیو۔ پاکیشیا میں ایک پراسرار مشن لے کر جب وارد ہوا تو عمران کے ساتھی ٹائیگر نے اس کی بھرپور معاونت کی۔ کیوں۔ کیا ٹائیگر غدار ہو گیا تھا؟
- غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک ایک انوکھا بندر۔ جس کا نام کیپٹن تھا کر مالانسر فائیو سے ٹکرا گیا۔ وہ کس کا ایجنٹ تھا۔؟
- علی عمران جو سب کو اپنی انگلیوں پہ نچانے میں ماہر تھا۔ ایک بندر کے اشاروں پر ناچنے پر مجبور ہو گیا۔ کیوں؟
- عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کیپٹن بندر کے احکامات کی تعمیل پر مجبور ہو گئے۔ کیا ایکسٹو کی جگہ بندر نے سنبھال لی۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔
- سپر ایجنٹ لانسر فائیو۔ ناقابل تسخیر علی عمران اور شہرہ آفاق پاکیشیا سیکرٹ سروس ان سب کو کیپٹن بندر نے ایک لمحے میں ناکامی کے زخم چاٹنے پر مجبور کر دیا۔ کیسے؟
- سپر ایجنٹ لانسر فائیو کا پراسرار مشن کیا تھا۔ انتہائی پراسرار مشن؟
- عمران سیکرٹ سروس سپر ایجنٹ لانسر فائیو اور کیپٹن بندر کے درمیان ہونے والی خوفناک اعصابی جنگ میں آخری فتح کسے حاصل ہوئی۔ حیرت انگیز اور ناقابل یقین فتح؟

دلچسپ۔ منفرد۔ اور نئے انداز کی حیرت انگیز کہانی۔
قہقہوں میں لپٹے ہوئے ایکشن اور سسپنس سے بھرپور۔

ناشران:۔ یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

http://imranseriesbymazharkaleem.wordpress.com/